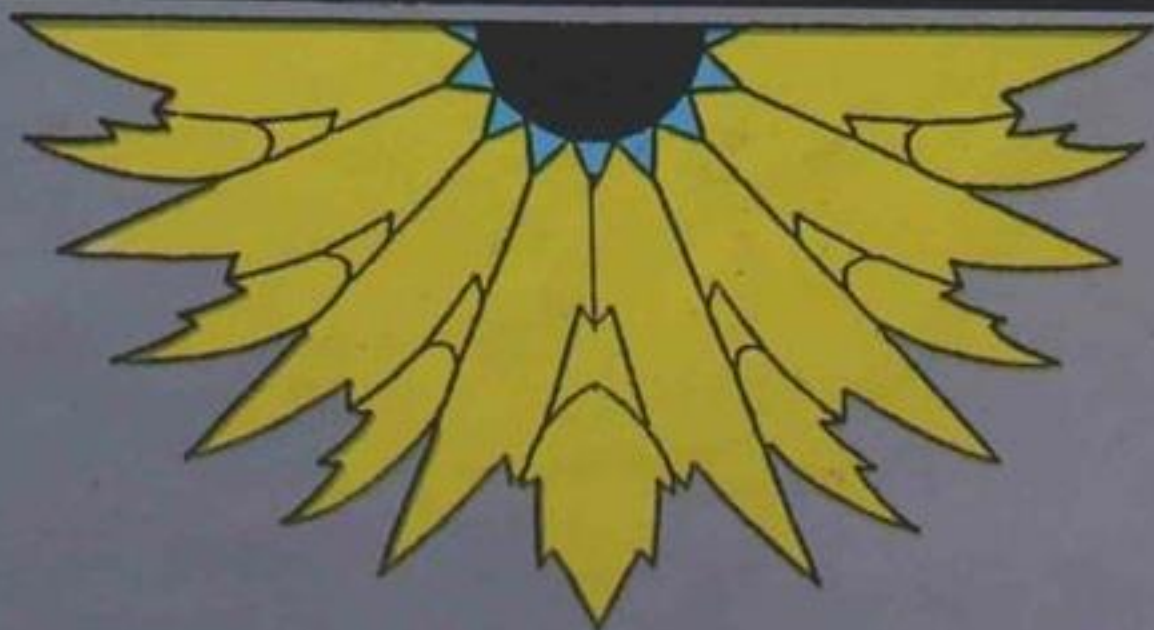


جبریل اذاری

بالجبریل
منظومہ سنجائی ترجمہ

ترجمہ

اسرار عالیہ



جبریل اُطاری

(بالِ جبریلِ دَا منظوم پنجابی ترجمہ)

2.6964
153/153
13198

اسیر عابد

اقبال اکادمی پاکستان ○ لاہور

جملہ حقوق محفوظ ہیں

ڈاکٹر وحید قریشی

ناشر:

ناظم

اقبال اکادمی پاکستان

۱۱۶ مہکلوڈ روڈ، لاہور

۱۹۹۵ء

طبع اول:

۵۰۰

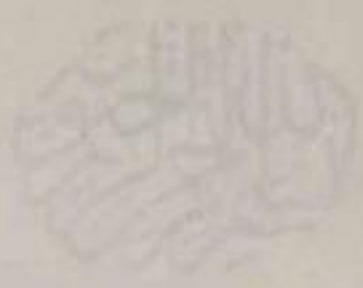
تعداد:

- ۱۲۵ روپے

قیمت:

طیب اقبال پرنٹرز، لاہور

مطبع:



پھل دی پتی ہیرے نوں کوئی چیر کلیجے پاندی ؟
مورکھ نوں نتیں ریشم ورگی گل ذرا بھر ماندی

(بھرتی ہری)

دلیل اللہ

دیباچہ

اسیر عابد کی "جبریل اڈاری"

کرہ ارض پر بسنے والی تمام قومیں معاشرتی سطح پر ایک ساتھ رہنے اور روابط رکھنے پر مجبور ہیں۔ اور یہ روابط ایک دوسرے کی زبان جانے بغیر ممکن نہیں ہوتے۔ اسی لئے بین الاقوامی سطح پر یورپی زبانوں کے ترجمے یورپی زبانوں میں، ایشیائی زبانوں کے ترجمے یورپی زبانوں اور یورپی زبانوں کے ترجمے ایشیائی زبانوں میں ہوئے، جن کے باعث بین الاقوامی رابطوں کو فروغ ملا اور ایک دوسرے کو سمجھنے کا وافر مواد ہاتھ آیا۔ اس رابطے کی ایک مثال فیز جیرالڈ کا ترجمہ رباعیات عمر خیام ہے جس کے طفیل عمر خیام مغربی دنیا سے متعارف ہوا۔ اسی طرح نکسن نے علامہ اقبال کی مثنوی اسرار و رموز کا انگریزی میں ترجمہ کر کے یورپ کو علامہ کے افکار سے روشناس کرایا۔

پنجابی زبان کے متقدمین شعرا اور صاحب قلم بزرگوں نے ترجمے کی بڑی توانا روایت قائم کی۔ قرآن مجید، احادیث نبوی، مثنوی مولانا روم، گلستان، بوستان، یوسف زلیخا، دیوان حافظ، رباعیات عمر خیام، قصیدہ بردہ شریف اور قصیدہ ہانت سعاد اور ایسے ہی کئی قابل ذکر عربی اور فلسفی آثار کے جزوی یا کئی ترجمے پنجابی ادب کا قابل فخر سرمایہ ہیں۔ ان تراجم نے اہل پنجاب کے ذہنوں میں اخلاقی اور مذہبی سواد اعظم تعمیر کرنے میں بنیادی کردار ادا کیا ہے۔ یوں ترجمہ کی افادیت کا اندازہ کرنا چنداں مشکل نہیں رہتا۔

متقدمین کی اس روایت کو آگے بڑھاتے ہوئے اسیر عابد نے دیوان غالب کا منظوم ترجمہ (پنجابی) اس جانکاہی سے کیا کہ ترجمے پر تخلیق کا گمان گزرتا ہے۔ مجلس ترقی ادب لاہور کے زیر اہتمام چھپنے والا یہ ترجمہ اسیر عابد کی بدہ سالہ محنت کا شاہکار ہے۔ فاضل مترجم نے غالب کی شعری ساخت کے جملہ اوصاف اپنے ترجمے کی شاعری میں بھر دیے ہیں اور ترجمہ پڑھ کر یہ خیال پختہ ہو جاتا ہے کہ اگر غالب اکبر آباد کی بجائے گوجرانوالہ یا اس کے مضافات میں پیدا ہو گیا ہوتا اور اسی ذہنی توانائی اور ہنرمندی سے پنجابی شاعری کرتا تو وہ اسیر عابد کے محولہ ترجمے سے مختلف نہ ہوتی۔

آج تک شعرو ادب کے بڑے بڑے جغادریوں سے یہی سنتے آئے تھے کہ پنجابی زبان چپے ماہے اور بولوں ٹھولوں کی زبان ہے۔ اس میں گہرے فلسفیانہ اور سنجیدہ شعری مضامین کے ادا کرنے کی صلاحیت نہیں ہے۔ اسی تاثر نے ہمارے پنجابی نژاد شعراء و ادبا کو احساس کمتری کا شکار بنا رکھا ہے اور وہ اپنی مادری زبان کو اپنی نگارشات میں منہ نہیں لگاتے۔ مگر اسیر عابد کے دیوان غالب کے منظوم پنجابی ترجمے کے بعد یہ بات بڑے فخر سے کہی جاسکتی ہے کہ پنجابی زبان نہ صرف سنجیدہ افکار و خیالات سمونے کی صلاحیت رکھتی ہے بلکہ موثر پیرایہ ہائے اظہار کی ضمانت بھی دیتی ہے۔

اسیر عابد کے اس مہتمم بالشان ترجمے نے، جسے احمد ندیم قاسمی نے ترجمے کا مجزہ قرار دیا ہے، میرے دل میں اس خواہش کو جنم دیا کہ کیا اچھا ہو اگر اسیر عابد علامہ محمد اقبال مرحوم کے کلام کو پنجابی میں منتقل کر دے! اس طرح اہل پنجاب کو جب علامہ مرحوم کے افکار مادری زبان میں سننے پڑھنے کو ملیں گے تو وہ کسی قسم کی اجنبیت محسوس نہیں کریں گے۔ چونکہ اقبال اکادمی کا ایک اہل کار ہونے کی حیثیت سے علامہ کے کلام کو پاکستان کی علاقائی زبانوں میں ترجمہ کروانے کا خوشگوار فریضہ میری منصبی خدمات میں شامل ہے اس لیے میں نے اسیر عابد کو علی اکبر عباس کی معرفت بلوا بھیجا۔ اسیر عابد میرے دفتر میں آئے تو میں نے اپنی خواہش کا اظہار کیا۔ اسیر عابد نے فوراً جواب دیا کہ میں نے پہلے ہی سے

یہ کام شروع کر رکھا ہے۔ اس نے مجھے "بال جبریل" کی ایک دو غزلوں کے تراجم سنائے جو بڑی سچ و سچ کے ترجمے تھے۔ اسیر عابد نے خیال ظاہر کیا کہ وہ سب سے پہلے "بال جبریل" کو ترجمہ کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ اکادمی کی طرف سے اسے "بال جبریل" کے پنجابی ترجمے کا منصوبہ تفویض کیا گیا۔ اسیر عابد نے ایک سال کی مقررہ مدت میں "بال جبریل" کا پنجابی ترجمہ مکمل کر کے اکادمی کے حوالے کر دیا اور "جبریل اڈاری" نام رکھا۔

ڈاکٹر فقیر محمد فقیر مرحوم کی پنجابی شعرو ادب میں تخلیقی خدمات کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ مرحوم نے اس وقت پنجابی لکھنے پڑھنے اور بولنے کا علم بلند کیا جب ادیب اور شاعر پنجابی میں لکھنا کسر شان سمجھتے تھے۔ ڈاکٹر مرحوم نہ صرف خود پنجابی لکھتے تھے بلکہ بڑے بڑوں کو پنجابی لکھنے پر مجبور کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ڈاکٹر مرحوم علامہ اقبال کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انھیں پنجابی میں شاعری کرنے کی ترغیب دلائی۔ علامہ نے پنجابی میں شاعری کرنے پر معذوری ظاہر کی اور فرمایا ایک تو میرا مزاج اردو فارسی پڑھتے اور لکھتے ایسا بن چکا ہے دوسرے پنجابی زبان میرے افکار و خیالات کے اظہار پر قادر نہیں۔ اس پر ڈاکٹر فقیر محمد فقیر جوش میں آگئے اور کہنے لگے یہ آپ کیوں کہتے ہیں کہ پنجابی میں قوت اظہار نہیں۔ لائیے میں آپ کے جس شعر کا کہیں پنجابی میں ترجمہ کئے دیتا ہوں۔ علامہ نے کہا کہ میرے اس شعر کا ترجمہ کر دیجئے :

گیسوائے تابدار کو اور بھی تابدار کر
ہوش و خرد شکار کر، قلب و نظر شکار کر

ڈاکٹر فقیر محمد فقیر نے فوراً یہ مصرع موزوں کر دیا :

لشکن والیاں زلفاں نوں توں ہور ذرا لشکاندا جا

علامہ اقبال نے یہ ترجمہ سنتے ہی ڈاکٹر فقیر مرحوم سے کہا کہ ہم ہارے اور آپ جیتے۔ لیکن اصل بات یہ تھی کہ علامہ کے نزدیک یہ ترجمہ درست نہیں تھا۔ میں نے جب اسیر عابد کے ترجمہ "بال جبریل" میں اس شعر کا ترجمہ پڑھا تو مجھے یہ خیال آیا کہ اگر علامہ مرحوم اسیر عابد کا ترجمہ سن لیتے تو مزید ترجمے کی فرمائش کرتے۔ آپ بھی ترجمہ دیکھیں :

۸
کنڈ لائیاں ہوئیاں زلفوں نوں توں ہور ذرا کنڈ لا بجا
عقلاں نوں جل پھسا بجا : عشقوں نوں پھاپیاں پا بجا

ڈاکٹر فقیر نے تبادار کا ترجمہ لشکن والیاں کیا جبکہ اسیر عابد نے اس کا ترجمہ کنڈ لائیاں
ہوئیاں کیا ہے۔ شعر کی صنعت گریوں اور ہنرمندیوں سے واقف فیصلہ کر سکیں گے کہ ہوش و خرد شکار
کرنے کے لئے زلفوں کے جل کی ضرورت ہوتی ہے یا زلفوں کے چمکنے کی۔

غالب ایسے مشکل پسند شاعر کا ترجمہ کر کے اسیر عابد نے جو فنی ریاضت بہم پہنچائی ہے اس
سے گمان گزرتا ہے کہ ”بال جبریل“ کا ترجمہ کرتے ہوئے اسے زیادہ دشواری پیش نہیں آئی ہوگی۔
لیکن ترجمہ پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ اسیر عابد دونوں شاعروں کی شاعری کا بڑا مزاج شناس ہے۔ اسے
احساس ہے کہ غالب کی شاعری میں کوئی مربوط نظام فکر یا پیغام نہیں جبکہ اقبال کے ہاں ایک منضبط اور
مربوط نظام فکر موجود ہے۔ جو فلسفیانہ اور متکلمانہ افکار پر مشتمل ہے۔ اقبال کا اپنا ایک جہان
مصطلحات ہے جس کی علامتیں قرآن و حدیث، فقہ، تصوف، اخلاق اور آثار سلف سے لی گئی ہیں۔
اسیر عابد کو ترجمہ کرتے ہوئے ان اصطلاحات سے نمٹتے وقت کافی آزمائشوں سے گزرنا پڑا ہے۔ مثلاً
”بال جبریل“ کی پہلی غزل کا مطلع دیکھئے۔

میری نوائے شوق سے شور حریم ذات میں
غلغلہ ہائے الاماں ! بت کدہ صفات میں

اس شعر میں حریم ذات، الاماں اور بت کدہ صفات کی اصطلاحات کا متبادل یا مترادف تلاش
کرنا بڑا کنٹھن مرحلہ تھا۔ لیکن اسیر عابد کی ریاضت فن نے اسے صوفی شعرا کے فیض سے یوں ترجمہ کر
دیا ہے :

ناد پھو کیا شوق برکات میرے حجرے ذات اس لامکان اندر
بوہڑ بوہڑ سائیاں ! بو بو کار پے گئی بتخانیاں زمی اسمان اندر

ترجمے میں ناد پھو کیا۔ شوق برکات، بوہڑ بوہڑ سائیاں اور بو بو کار کے استعمال سے شعر میں
علامہ اقبال کی وہی گھن گرج سنائی دیتی ہے جو اصل میں موجود ہے۔

بال جبریل ”کی شاعری کو ہیئت کے اعتبار سے ہم دو حصوں میں تقسیم سکتے ہیں (۱) غزل (۲)

نظم۔ "بال جبریل" میں علامہ اقبال کی نمائندہ غزل شامل ہے جس نے فکری اور فنی سطح پر اپنی ہم عصر اردو شاعری کا دھارا موڑ دیا ہے۔ عام روش سے ہٹ کر علامہ نے غیر مردف غزلیں زیادہ کہی ہیں اور وہ اس وقار کی غزلیں ہیں کہ ردیف کی کمی کا احساس ہی نہیں ہونے دیتیں۔ اگر ایسی غزلوں کا ترجمہ کرنا پڑے اور وہ بھی غیر مردف تو کامیابی اس وقت تک ممکن نہیں ہوتی جب تک مترجم بھی اسی ذہنی اور فنی سطح تک نہ پہنچے۔ اسیر عابد طبعاً "غزل کا شاعر ہے اور غزل کا ترجمہ بڑی رغبت سے کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ غیر مردف غزلوں میں ایسا ہی کامیاب دکھائی دیتا ہے جیسا مردف غزلوں میں ایک مطلع اور اس کا ترجمہ ملاحظہ کیجئے

وہی میری کم نصیبی وہی تیری بے نیازی
مرے کام کچھ نہ آیا یہ کمال نے نوازی

ترجمہ :

اج وی لیکھاں وچ رسوائیاں، بے پروا توں ازلوں سائیاں
را بنجھن پاس نہ معجھیاں آئیاں، ونجھلی پھوکل مار گوائیاں
اسیر عابد نے اپنے ترجمے میں دو مصرعوں کو چار برابر ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا ہے اور ہر ٹکڑے کے آخر میں بالترتیب رسوائیاں، سائیاں، آئیاں، گوائیاں ایسے مترنم قافیے اس خوبی سے لایا ہے کہ رانجھن کی "ونجھلی" کے کرات سنائی دیتے ہیں۔ پھر شاعر کو "رانجھن" اور قوم کو "معجھیاں" کہہ کر نیلے کا منظر بھی مصور کر دیا ہے۔

بعض مقامات پر وہ علامہ کے نظام استعارات کو متبادل استعارات سے بدل دینے کی جرات بھی کر جاتا ہے اس غزل کا آخری شعر ہے :

کوئی کارواں سے ٹوٹا کوئی بدگماں حرم سے
کہ امیر کارواں میں نہیں خوں دلنوازی

ترجمہ ملاحظہ ہو :

کوئی چڑھ بیڑے توں لٹھا، کوئی پتنوں رنج کھلوتا
خواجہ خضر دیاں اج خبرے کتھے ڈبیاں دل دریاں

اس ترجمے میں "کلرداں" کو "بیزا" حرم کو "ہن" امیر کلرداں کو "خواجہ خضر" اور
خوئے دلنوازی کو "دل دریائیاں" سے بدل کر پنجابی روایت کے اتنا قریب کر دیا گیا ہے کہ ترجمے پر
تخلیق کا مکمل گزرنے لگا ہے۔

اسیر عابد نے ہر غزل کا ترجمہ کرتے ہوئے اس کا پنجابی آہنگ تلاش کیا ہے۔ "ہے یہی میری
نماز ہے یہی میرا وضو" ایک معروف غزل ہے جو دعا کے عنوان سے معنون ہے۔ اس میں وضو 'لہو'
سبو' کلخ و کو وغیرہ قافیہ آتا ہے جو موسیقی کا بھرپور تاثر رکھتا ہے۔ یہاں مترجم کو مشکل یہ ہے کہ وہ اس
قافیہ کے ساتھ اور اس بحر میں پنجابی فضا پیدا نہیں کر سکتا اور وہ وضو 'لہو' اور سبو کے آہنگ سے
دستبردار بھی نہیں ہونا چاہتا لہذا وہ وضو اور سبو کے آہنگ آخر کو "ہو" کی ردیف سے پورا کرتا ہے جو
سلطان باہو کے ابیات کی پہچان اور ذات حق کی متصوفانہ علامت ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ علامہ
اقبال کا صوفیانہ مزاج سلطان العارفین کے مزاج کے بہت قریب ہے اس لیے بھی "ہو" کی ردیف
نے ترجمے کو بڑا اہمبیر بنا دیا ہے۔ غزل کا مطلع اور اس کا ترجمہ دیکھئے :

ہے یہی میری نماز ہے یہی میرا وضو
میری نواوں میں ہے میرے جگر کا لہو

ترجمہ

ایہو میرے وضو نمازاں، ایہو میرے سجدے ہو
میری رت جگر دے بھجے، شعر سخن کر لانے ہو

علامہ اقبال علم موسیقی سے کمال درجے کی آشنائی رکھتے ہیں اور گاہے گاہے موسیقی کی
اصطلاحات سے مضمون کا تانا بانا جتے ہیں۔ فطرت سے آگاہی حاصل کرنے میں انسان کو جس لغزش کا
خطرہ ہوتا ہے علامہ نے اس سے صاحب دل کو خبردار کیا ہے :

صاحب ساز کو لازم ہے کہ غافل نہ رہے
گاہے گاہے غلط آہنگ بھی ہوتا ہے سروش

ترجمے میں یہ وہ مقام ہے جہاں مترجم کو تلوار کی دھار پر چلنا پڑتا ہے۔ دیکھئے اسیر عابد اس راہ
پر خطر سے کیسے سلامت نکلا ہے۔ ترجمے میں جو متبادل موسیقی کی اصطلاحات برتی گئی ہیں ان کی داد

ایک ماہر فن ہی دے سکتا ہے۔

ترجمہ :

لازم ہے سازندے نوں نہ باہر خیالوں ہو دے
کدی کدی سر غیر وی لگدے جا الہام خیالی

الغرض اسیر عابد نے ایسے کئی ہفت خواں طے کئے ہیں جن کی چند مثالیں اوپر بیان ہوئی ہیں مکمل ترجمہ پڑھ کر اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ مترجم نے فکر اقبال کے پنجابی اظہار و بیان کے کیسے کیسے سانچے ڈھالے ہیں اور اسلوب ایجاد کئے ہیں اور ترجمے کی شاعری کو غزل کا وہی لوج اور وہی لہجہ دیا ہے جو علامہ کی غزل کا طرہ امتیاز ہے اور یہ کوئی آسان کام نہیں۔

حضرت حکیم الامت علامہ اقبال بیسویں صدی کے سب سے بڑے شاعر ہیں اور آئندہ کئی صدیوں تک زمانہ ان کا جواب پیدا نہیں کر سکے گا۔ علامہ اقبال طبعاً نظم کے شاعر ہیں اور ان کی نظم نے اپنے افکار و اظہار سے جہاں شعرو ادب کی دنیا میں ایک انقلاب برپا کر دیا ہے وہاں عالمی سیاست، استعماریت اور میسجیہ اولی جمہوریت کے فلسفوں کی جڑیں ہلا کر رکھ دی ہیں۔ علامہ نے فلسفیانہ افکار فلسفہ خودی، موت و حیات، جبر و اختیار، وجودیت، نظریہ حکومت، وطنیت، تہذیب جدید اور قومی زوال کے موضوعات پر بڑی معرکے کی نظمیں کہی ہیں جن کی نظیر عالمی ادب میں بھی ملنا محال ہے۔ بال جبریل میں شامل نظمیں علامہ کے پورے نظام فکر کی نمائندہ نظمیں ہیں۔ نظریہ فن، نظریہ سیاست، فلسفہ خودی، مظاہر قوت، ارتقائے حیات اور عشق رسول ان نظموں کے غالب موضوعات ہیں۔ ایسی سنجیدہ نظموں کا پنجابی ترجمہ کمال درجے کی ذہنی استعداد اور فنی ریاضت کا متقاضی ہے۔ جب ہم بال جبریل کی نظموں کا پنجابی ترجمہ پڑھتے ہیں تو وہاں اسیر عابد کی ذہنی استعداد اور فنی ریاضت کے کرشمے جا بجا دکھائی دیتے ہیں۔ نظم اور غزل کے مابین موضوع اور ہیئت کے اعتبار سے جو فرق مانا گیا ہے مترجم اسے ملحوظ رکھے بغیر کامیابی سے ہمکنار نہیں ہو سکتا۔ غزل میں ایجاز و اختصار سے کام لیا جاتا ہے اور پورا مضمون دو مصرعوں میں سمیٹ لیا جاتا ہے جبکہ نظم میں تفصیل و اطناب ضروری ہوتے ہیں۔ علامہ اقبال کی نظم کا یہ پھیلاؤ جہاں فکری اور فنی سطح پر نہایت مربوط ہے وہاں بھرپور غنائیت بھی رکھتا ہے۔ ربط و غنائیت کا یہ قرآن السعدین ترجمہ میں بھی سمودینا اسیر عابد ہی کے حصے میں آتا ہے اور اس کی یہی صلاحیت اسے کئی دوسرے مترجمین سے ممتاز کرتی ہے۔ یہاں مشہور نظم مسجد قرطبہ کے چند اشعار کے تراجم کا چند

ایک دوسرے مترجمین کے ترجموں سے موازنہ کر کے اپنے موقف کی وضاحت کرتا ہوں :

سجد قرطبہ ترکیب بند کی ہیئت میں لکھی گئی ہے پہلا بند اس شعر سے شروع ہوتا ہے۔

سلسلہ روز و شب نقش گر حادثات

سلسلہ روز و شب اصل حیات و ممات

علامہ کے ایک معروف پنجابی مترجم خلیل آتش مرحوم نے اس شعر کا یوں ترجمہ کیا ہے۔

رات دن دا دیروا اے مورتل دیاں نکران

زندگی تے موت نوں ہے ایس پایا چکراں

معذرت سے عرض کروں گا کہ مترجم نقش گر حادثات کا مفہوم سمجھ ہی نہیں پایا۔ حادثات کے لفظ سے مترجم کا ذہن گاڑیوں کی نکر کی طرف چلا گیا ہے۔

اب ایک اور اہم مترجم عبدالمجید خاں ساجد کا ترجمہ دیکھئیے۔

رات تے دن دا چکر حادثیاں دا نقش بناوے

رات تے دن دا چکر کھیلد حیاتی موت کھداوے

یہ ترجمہ نسبتاً بہتر ہے لیکن یہاں بھی حادثیاں دا نقش بناوے "نقش گر حادثات" کا لغوی ترجمہ بن گیا ہے مفہوم کی ڈور کٹ گئی ہے "نقش گر حادثات" داماد صدائے کن فیکوں کا تخلیقی عمل ہے۔ ان دو ترجموں کے بعد اسیر عابد کا ترجمہ ملاحظہ کیجئیے۔

آوندے جاندے شام سویرے، خلقن نقش نگاراں

آوندے جاندے شام سویرے، موت حیاتی کاراں

انصاف کیجئے! "آوندے جاندے شام سویرے" میں جو سلسلہ روز و شب کی استمراریت پیدا ہوئی ہے وہ "رات دن دے چکر" اور "رات دن دا دیروا" میں کہاں ملتی ہے اور جو روانی اور بے ساختہ پن اسیر عابد کے ترجمے میں موجود ہے وہ متقابل ترجموں کو کہاں نصیب ہے۔ نظم کے اسی بند سے ایک اور شعر کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے :

آنی و فانی تمام، معجزہ ہائے ہنر
کار جہاں بے ثبات، کار جہاں بے ثبات

عبدالجید خاں ساجد کا ترجمہ یوں ہے۔

ہنر دے معجزے جگ دے اندر سارے آنے جانے
دنیا دا کم بے ثباتا ایویں آوے جاوے

اب اسیر عابد کا ترجمہ۔

پلک پروہنے، جگ تے فانی کارے کل ہنر دے
فانی جگ دیاں کاراں اتھے فانی جگ دیاں کاراں

عبدالجید خاں ساجد کا ترجمہ مفہوم تو ادا کر رہا ہے لیکن علامہ کے شعر کے دوسرے
بصورتے میں "کار جہاں بے ثبات" کی تکرار سے جو انتباہ مقصود ہے اس کا احساس صرف اسیر عابد ہی
کو ہوا ہے اور کسی مترجم کے ہاں "فانی جگ دیاں کاراں اتھے فانی جگ دیاں کاراں" ایسا تنبیہ کرتا
ہوا مصرع نہیں نکلا۔

علامہ کی نظموں میں منظر کشی اور ایجری بڑی جاندار ہے اس ضمن میں "ساقی نامہ" کا پہلا
بند منظر کشی کا عمدہ نمونہ ہے۔ ابتدائی چند شعر ملاحظہ ہوں:

ہوا	خیمہ	زن	کاروان	بہار
ارم	بن	گیا	دامن	کوہسار
گل	و	زرگس	و	سوسن
شہید	ازل	لالہ	خونین	کفن
جہاں	چھپ	گیا	پردہ	رنگ
لو	کی	ہے	گردش	رگ
فضا	نیلی	نیلی	ہوا	میں
ٹھہرتے	نہیں	آشیاں	میں	طیور

وہ جوئے کستان، اچکتی ہوئی
 اکتی، پکتی، سرکتی ہوئی
 اچھلتی، پھلتی، سنبھلتی ہوئی
 بڑے پچ کھا کر نکلتی ہوئی

اب ترجمے کا لطف اٹھائیے :

لتھے لشکر، آن بہاراں تھان تھان تنبو تانے
 جنت باغ کھڑے ہر پاسے پریت کیہ میدانے
 کیہ چنبا کیہ پھل گلاباں، کلیاں، مشک مچائی
 تیغ ازل دے کٹھے لالے لہو دی کفنی پائی
 رنگو رنگ گلاباں پردے لکی کل خدائی
 پتھر پڑیاں دی رگ اندر رت حلاڑے آئی
 نیلو نیل فضاواں اندر مستی پرے کھلارن
 آہلنیاں دے اندر پنچھی بیٹھے کھمب الارن
 دیکھو ندی پہاڑوں لندی شوکے تڑدی آوے
 اڑدی لڑدی کھہہندی بہہندی رڑہندی بھڑدی آوے
 ڈہدی، نچدی روڑھے پیندی، گجندی وجدی آوے
 کنے ونگ تڑنگ ولادیں کھاندی بہجندی آوے

پنجابی شعری ذوق رکھنے والا قاری ترجمہ پڑھ کر محسوس کرے گا کہ یہاں میاں محمد بخش کی
 مثنوی سیف الملوک سے کوئی ٹکڑا نقل کر دیا گیا ہے۔ وہی بحر، وہی مثنوی کی ہیئت اور وہی لہجہ ہے
 جس کے فیض سے یہ ترجمہ کلاسیکیت کی حدوں کو چھونے لگا ہے۔ ندی کے بہاؤ کا جو منظر ترجمے میں
 مصور ہوا ہے وہ خالص پنجابی فضا اور ڈکشن سے تعمیر ہوا ہے اور شازہی کوئی لفظ ہو گا جسے علامہ کے
 متن میں رکھا جاسکتا ہے۔ اردو اور پنجابی کے لسانی قرب کے باعث یہ امر بسکے دشوار ہے۔

دنیا کی امامت کا منصب سنبھالنے کے لیے علامہ مسلمانوں کو صداقت اور عدالت کے
 ساتھ شجاعت کا درس بھی دیتے ہیں۔ علامہ کا عقیدہ ہے "عصانہ ہو تو کلیسی ہے کار بے بنیاد" اس
 سلسلے میں انہوں نے بہت سی مظاہر قوت شخصیتوں کے حوالے سے نظمیں لکھی ہیں۔ فرمان خدا ندی

ایک نوجوان کے نام، نپولین کے مزار پر، مسولینی، خوشحال خان خٹک کی وصیت، ابوالعلا معری اور شاہین ایسی نظمیں ہیں جو حوصلہ اور جرات مندی کے جوہر کی اہمیت کا احساس دلاتی ہیں۔ ان نظموں کے تراجم میں اسیر عابد نے بحروں کے انتخاب میں وہی آہنگ ملحوظ رکھا ہے جو شجاعت آموز شاعری کا طرہ امتیاز ہے۔ مثلاً خوشحال خان خٹک کی وصیت کے ترجمے میں اس نے پنجابی شاعری سے ”مرزے“ کی بحر کو منتخب کیا ہے کہ یہ پنجاب کے ایک رومانی رزمیے کا دہنگ لہجہ رکھتی ہے۔ صرف ترجمہ پڑھ کر بھی آپ اصل کے قریب چلے جائیں گے :-

خوشحال خان خٹک کی وصیت

ہون	اکو	مٹھ	قبیلڑے
تل	ہون	افغان	بلند
میری	اکھ	دا	نور
جیرڑے	تدیاں	پان	گہرو
نئیں	گھٹ	مغلاں	توں
میرے	پھاڑاں	دبے	دل
گل	دل	دی	سن
مینوں	اوتھے	قبر	توں
نہ	اڑے	نال	پنہریاں
جھٹے	مغلاں	دھوڑ	سند

”بال جبریل“ میں غزل اور نظم کے ساتھ کم و بیش چالیس رباعیات بھی شامل ہیں جن میں بڑے دقیق فلسفیانہ اور متصوفانہ مضامین نظم ہوئے ہیں۔ تمام رباعیات مفاعیلن مفاعیلن فعولن کے وزن میں کہی گئی ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ رباعی کے لیے علامہ کو یہ وزن نہایت مرغوب تھا اور وہ اس کو اپنے مطالب کے ادا کرنے میں زیادہ مہم جانتے تھے۔ اسیر عابد نے بھی اس سہولت کو بھانپ لیا ہے اور پنجابی ترجمے کے لیے چھ فعلان کا ایسا وزن تراشا ہے جس میں ان رباعیات کا مفہوم بہ آسانی ادا ہو گیا ہے اور یوں پنجابی رباعی کے لیے ایک وزن بھی ترتیب پا گیا ہے۔ ایک رباعی اور اس کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے :

خرد سے راہرو روشن بھر ہے
 خرد کیا ہے چراغ رہگذر ہے
 درون خانہ ہنگامے ہیں کیا کیا
 چراغ رہگذر کو کیا خبر ہے

ترجمہ :

عقل طفیلوں راہی دی اکھ روشن ہووے
 عقل طفیلوں رہ وچ دیوا بان ہووے
 کیڑے کیڑے جھکھڑ اندر آخر تاندے
 راہواں بلدے دیوے نوں کیہ چان ہووے

الغرض 'غزل ہو یا نظم قطعہ ہو یا رباعی' اسیر عابد اپنی فنی چابکدستی سے سب کو ترجمے کے لیے ہموار کر لیتا ہے۔ ترجمہ کرنے میں شعری حرارت کو ترجمے میں منتقل کرنا، مترادفات کی تلاش، متبادل محاورات اور موزوں بحر کے انتخاب میں کوئی مترجم اس کا حریف نہیں۔ اس کا سب سے بڑا وصف ترجمے کا تشریحی اور وضاحتی انداز ہے جس سے قاری فوراً مفہوم سے آشنا ہو جاتا ہے یہی وہ وصف ہے جو ترجمے کو تخلیقی مرتبے پر فائز کر دیتا ہے۔

این سعادت بزور بازو نیست
 تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

ڈاکٹر وحید عشرت

اقبال اکادمی پاکستان، لاہور

مترجم ولوں

۱۹۸۷ء دوران میرا دیوان غالب دا منظوم ترجمہ مجلس ترقی ادب، لہور ولوں چھپ کے سامنے آیا تے بجنل، متران تے سنے پر مئے سوجھواناں مینوں بڑی واہ وا تے شابش دتی۔ جمدے نال میرا دل ہور ودھ گیا۔۔۔ میرے اسلامیہ کالج گوجرانوالے دے ساتھیان دی ایہ اگل بڑی مان جوگ جانی ایس کر کے اوہناں مینوں بڑی محبت دتی۔ پروفیسر محمد عبداللہ جمال (موجودہ پرنسپل) ہوراں نے اک دن فرمایا، غالب توں بعد ہن علامہ اقبال ول وی دھیان دیو۔ ایہ میرے دل دی گل سی۔

”میں نے تجانا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے“

کیوں بے غالب توں بعد علامہ اقبال ہوراں دی کتاب ”بال جبریل“ دا ترجمہ کرن دی دھاری بیٹھاساں جناب عبداللہ جمال ہوراں دی ایس فرمائش نے مینوں ہور ہکھاں کر دتا۔ فیرائج ہويا بے میں ”بال جبریل“ دیاں کجھ غزلاں ترجمہ کر لئیہاں تے نیڑے دے اقبال شناساں نوں سنان دی جرتا وی کر لئی۔ ایہناں بجنل اقبال دے ترجمے تے وی مینوں ہلا شیری دے دتی۔ ایہناں ای دناں دوالے اک ادبی اجلاس وچ علی اکبر عباس ہوراں مینوں اقبال اکادمی ولوں سنیہما دتا پئی اکادمی علامہ اقبال دے پنجابی ترجمے کروان دا ارادہ رکھدی اے تسمی دفتر آو۔ میں کجھ دن پا کے دفتر اپڑیا تے اوتھے ڈاکٹر وحید عشرت ہوراں مینوں ہسدے متھے جی آیاں نوں آکھیان تے ترجمے والی گلی چھوہی کیوں بے ایہ کم اوہناں دی اگوائی وچ ای ہوناسی۔ اوہناں میرے کولوں ”بال جبریل“ دے اک دو ترجمے سن کے مینوں کتاب ترجمہ کرن دی ذمہ داری سونپ دتی۔ میں اک سال دے اندر اندر ای ”بال جبریل“ دا ترجمہ ”جبریل اڈاری“ دے نال نال مکمل کر لیا تے چھپن لئی اکادمی دے حوالے کر دتا۔

”بال جبریل“ نوں علامہ اقبال دی شاعری دی بھر جوانی آکھیا جاندا اے کیوں بے اک تے ایس پدھرتے علامہ دا فلسفہ تے پیغام بڑا ٹھکواں، کھلارواں تے چانن بھریا اے دوجے فنی پدھرتے ایہدی غزل نے اردو غزل نوں نواں منہ مہاندرا دتا۔ جیہہ دے وچوں جدیدیت دے سوے پھٹے۔ انج تے علامہ دی ساری شاعری پیغام تے زندگی دے حقائق نال بھرپور اے پر ”بال جبریل“ وچ دسیا گیا اے بے ملت دی ایس سنگت نوں اپنی منزل تیک اپڑن لئی کیہ کرن دی ضرورت اے۔ غزل توں

و کہ "بال جبریل" دا وڈا کچھ جیہاں نظماں تے مشتمل سے جنہاں دی مثال عالمی ادب اندر وی گھٹ لبھدی اے۔ اوہناں نظماں وچ مسجد قرطبہ، ذوق و شوق، ساقی نامہ، رباعیاں تے پختل قطعے نہیں۔ جنہاں وچ عشق، نظریہ فن، سیاست، خودی تے تصوف جہہاں اچے تے سچے مضامین لکھتے گئے تے حقائق نوں شاعری داروپ دین دی کرامت وی نظر آوندی اے۔

"بال جبریل" دا ترجمہ کرن وچ وڈی ذمہ داری مفہوم دی وحدت قائم رکھنا سی ایس کر کے میں اپنے آپ تے بوہتا اعتماد کرن دی تھاں دوستاں نوں تراجم سنانا تے مشورہ کرنا ضروری جاتا۔ جیہڑے اقبال شناساں نال ایہ واہ رہیا اوہناں وچ پروفیسر عبداللہ جمل، پروفیسر سید منصور احمد خالد، پروفیسر غلام حسین، پروفیسر غلام غوث، پروفیسر جلیل عالی، جناب امین خیال، خالد احمد تے روحی کنجاہی ہوراں دے نال شامل نہیں۔ ہن جدوں کتاب چھپن دے نیڑے آئی تے پروف پڑھن دے دوران کچھ انجڈے مقالات سامنے آئے جتھے نظر ثانی دی ضرورت محسوس ہوئی۔ ایہ مقالات اوہ اوکھیاں گھائیاں سن جے اوہ پروفیسر محمد اقبال جاوید میری دستگیری نہ کر دے تے میں کراہے پیا رہندا۔ اوہناں دا عین کتاب چھپن ویلے ہتھ آجانا انجے ہو یا جیویں فصل نوں آخری پانی مل گیا۔ میں ایہناں سبھناں مہرباناں دا شکر گزار آں جنہاں اپنے قیمتی مشورے میرے جھولی پائے۔ کتاب چھپن مگروں وی جیہڑے خیر خواہ کوئی صائب رائے دین گے اوہ وی احسان مندی دے جذبے نال قبول کیتی جاوے گی۔

جھتوں تہک "بال جبریل" دے پنجابی ترجمے اندر ورتی گئی لفظی دا تعلق اے اوہ میرے غالب دے پنجابی ترجمے توں زرا وکھری اے اہمہدی وجہ غالب تے اقبال دی اپنی اپنی فنی تے فکری وکھوں اے۔ مثال دے طور تے غالب دے ترجمے وچ میں کوئی اردو فلسفی ترکیب نہیں آون دتی پر اقبال دے ترجمے اندر کچھ ترکیبیاں انجے دیاں انجے رکھن دی مجبوری اے۔ بلکہ علامہ دیاں بوہت ساریاں علامتاں، رمزاں تے اصطلاحاں ساڈے پنجابی صوفیاں وی شاعری وچ پسلا توں ورتیاں جا رہیاں نہیں ایس کر کے وی اوہ میرے ترجمے اندر اوپریاں نہیں لگدیاں۔ ایہناں ساریاں مجبوریاں دے باوجود میں ترجمے نوں پنجابی فضائے روایت دے بوہت نیڑے لیان دا جتن کہتا اے۔ میں کتھوں تہک کامیاب ہو یاں اہمہد انیاں پڑھن والیاں تے چھڈتاں۔

آخر وچ میں اقبال اکادمی پاکستان دے مقتدر افسراں جناب سہیل عمر نائب ناظم تے جناب ڈاکٹر وحید عشرت (معاون ناظم) ہوراں دا بے حد ممنون آں جنہاں نے کتاب نوں "دیر آید درست آید" دے مرتبے تہک اپڑا دتا اے۔ ڈاکٹر وحید عشرت نے کتاب دا دیباچہ لکھ کے میرا واہ

و ابھار اپنے موہڑیاں تے جھل لیا اے کیوں جے اوہ اپنے لفظاں دے آپ ذمہ دار نہیں۔
 سبھ توں اتے میں اکادمی دے ڈائریکٹر جناب ڈاکٹر وحید قریشی ہوراں دا دلوں بجانوں شکر
 گزار آں جے اوہناں اکادمی دی نظامت دا عمدہ سنبھال دیاں ای ست سال توں محروم طباعت کتاب
 نوں چھاپ کے ایس حقیقت دا اثبات کر دتا اے کہ قدرت جہہدے اعمال نامے اندر نیکی لکھنا
 چاہندی اے اوہنوں نیکی دی توفیق وی عطا ہو جاندی اے۔
 اکادمی دے کمپیوٹر کمپوزر جناب محمد فاروق اعظم دا شکر ادا نہ کرنا بڑی زیادتی ہووے گی
 جنہاں نے اپنی فنی مہارت نال اپنی سوہنی کمپوزنگ کیتی اے جے قاری کتاب اکھا اگوں نہیں ہٹا
 سکا۔ اللہ تعالیٰ فاروق اعظم ہوراں نوں ایہہدی جزائے خیر عطا کرے۔ آمین۔

اسیر عابد

اسلامیہ کالج۔ گوجرانوالہ

۲۲ اکتوبر ۱۹۹۳ء

○☆☆○☆☆○☆☆○☆☆○

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱)

ناد پھوکیا شوق برکات میرے حجرے ذات اس لامکان اندر
بوہڑ بوہڑ سائیاں بوہڑ کلر پے گئی بت خانیاں زی اسمان اندر

حوراں ملک تھیلاں وچ جوڑے جیویں تاڑ دیے بندی وان اندر
میری دیکھنی گھنڈ دے پار دیکھے بیٹھا کون پھلکاریاں تان اندر

کھوجی فکر دے نہہا ہے بھاویں کھرا اوس دا مسجد ان مندر ان نوں
میرے کونج کراٹ تھر تھل پائی سومنات کعبے دھر مستھان اندر

کدی تیج دی دھار نگاہ میری سینے ہست وجود نوں چیر لنگھی
کدی او جھڑے پے کے رہ کھانڈی گھمن گھیریاں وھم گمان اندر

کیڈا آپ کھلار کھلاریو ای ننگا نیترا مینوں وی کری بیٹھوں
مینوں کل مکلڑا بھیت بیسماں سینے وسدا کن فکان اندر

(۲)

جے کر تاریاں وی ڈنگ چال ملی ، آسمان تیرا یا کہ ہے میرا؟
 مینوں ایس جہاں دی فکر کا ہدی ایہ جہان تیرا یا کہ ہے میرا؟

جے کر عشق دے بول بلاریاں توں حالی پیا لگے لامکان خالی
 ربا! دس خل ہے ایہ قصور کس دا ، لامکان تیرا یا کہ ہے میرا؟

اوہنوں ازل دی فجر سویر ویلے ہويا حوصلہ کیوں انکاریاں دا
 مینوں اندر دی گل دا بھیت کیہ اوہ راز دان تیرا یا کہ ہے میرا؟

سائیاں پاک محمدؐ آپ تیرا جبرائیل تیرا تے قرآن تیرا
 ایہ پر مٹھڑا بول زبان شیریں ترجمان تیرا یا کہ ہے میرا؟

ایسے تدرے دی ڈلھک دے نال روشن تیرا جگ سارا تے جہان سارا
 خلکی آدم اتے ہے زوال جیہڑا ایہ نقصان تیرا یا کہ ہے میرا؟

رباعی

یا تے تیرے شیشے دے وچ سے باقی نہیں
 یا دس مینوں توں آپے میرا ساقی نہیں؟

ترہائے نوں تریل دا تہکا ملے سمندروں
 ایہنوں کہن بخیلی ایہ تے رزاقی نہیں

کنڈلائیاں ہوئیاں زلفاں نوں کجھ ہور زرا کنڈلا بچنا
عقلاں نوں جال پھسا بچنا : عشقہاں نوں پھاہیاں پا بچنا

کیہ عشق جے نچے گھنڈ پچھے ، کیہ حسن جے مچے گھنڈ پچھے !
یا اپنے مکھڑے توں گھنڈ لہ یا میری سنگ ہٹا بچنا

توں آپ سمندر بن کنڈھیوں میں وگدی بھمبر کھال جہہہی
یا مینوں وی بن کنڈھیوں کر یا مینوں سینے لا بچنا

جے سپ آں تے تہ وی میرے موتی دی پت سنبھال میاں
جے کنکر ہاں تے توں مینوں در شہوار بنا بچنا

جے رت بہارے وی چہکن میرے لیکھل وچ لکھیا نہیں
تاں وی اس ہوک مواتے نوں بلبل دی چند بنا بچنا

کیوں مینوں جنتوں دے دھکا ہجراں دے پینڈے پایا سئی
جگ درتوں لسیاں وائاں نیں ہن بیٹھ اڈیکاں لا بچنا

جد اوس دہاڑے لیکھے دے میرا وی لیکھا آ تلیا
آپے وی ہولا پو بچنا ، مینوں وی ہولیاں پا بچنا

(۳)

بھادیں نہ من مر پوی پر سن لے میرے ہاڑے
نہیں وڈیاٹیاں دی ہھکھ اصولوں میں آزاد مہاڑے

ایہ منھ مٹی ' ایہ وا جھانجھے ' ایہ اسمانی کھلاں
مر کرم یا قبر کمایا تیرے کن پواڑے

پھل دی ٹھوری باگے اندر وا دی دھہک نہ جھلی
ایہو چیت سے دی واڑی ؟ ایہو رت مہاڑاے ؟

دانہ کھا پردیسی ہویا سہنی پر میرے ہاجوں
کدوں فرشتے آن وساندے تیرے سک اجاڑے

میری اوکڑ بھانی ہمت نوں پے سہماں دیندے
تیرے رڑے مدان تے تیرے جگ دے کل اجاڑے

بازاں ورگی طبع طبیعت نوں نہیں اصلوں پھلدی
اوہ پھلوواڑی جتھے نہ لک بہن شکاری تاڑے

عشق اٹاری ڈھک نہیں سکدے تیرے سوہل فرشتے
اتھے اوہو گھوڑی چڑھدے جیہڑے ہمتاں لاڑے

عشق بھلا کیہ ہویا منگویں ساہواں دا

عشق بھلا کیہ نال سمندر چھلاں دا

جیہڑے عشق دا دیوا موت بجھا دیوے

اوہنوں چس نہ دے تڑفٹ اڈیکاں دا

ساڈی ہستی کلہدی ؟ چنا اکو ساہ

لبو نال روا نہیں کھہہہنا چنگاں دا

پسلاں مینوں بخش حیاتی اتک دی

فیر کھلارا ویکھیں من کلھیائیاں دا

سول پڑے اوہ رڑک وی جسدی مکے نہ

درد اوہ سائیاں ! بھڑک وی جسدی مکے نہ

رباعی

مر وفا دا کعبہ کر دے آپ دلاں نوں

نیڑے کر دے پاک حریم دے انساناں توں

جنہاں نوں توں بخشی جوں دی روئی سائیاں

حیدر صندر دے بازو دی دے اوہناں نوں

(۶)

میری کھہہہ کھہار کے اوڑک دل دردی نہ بن دی ہووے
 بیسری ربا بن اوکھی اے فیر اوکھی نہ بن دی ہووے

حوراں جنت وچ بھخا بن کتے نہ مینوں ٹاہراں لئی
 میرا سیک دے دا محفل دی گرمی نہ بن دی ہووے

کدی کدائیں دسری منزل دی راہی نوں پھیتے آوندی
 رڑک جھہہی سینے منزل دی بھڑک جھہہی نہ بن دی ہووے

مینوں عشق ' سمندر کہتا نہ کوئی جدا اوڑک بنا
 میرا ساحل میری خود ساہنہوڑکی نہ بن دی ہووے

کدھرے ایسے رکھم رکھے جگ دے اندر دی منگ میری
 اوہو لیلی پچھے بھجن دی کہانی نہ بن دی ہووے

مٹی دے آدم دی چڑھتل ویکھ کے جھوں جھوں جان پے تارے
 آکھن ' نئے تارے دی گل چن جھڈی نہ بن دی ہووے

ہور دا ہور جہان اے اتوں تاریاں گھوکر ہنھی ساقی
ذرے ذرے دے دل اندر آخر پئی کرلاندی ساقی

اللہ والے دین تے دانش وی دولت وی ہاری بیٹھے
کیٹری کافر نین کٹاری دتی آن وکھالی ساقی

اوہو ہین ہنیک پرانے ، اوہو دل نوں گھاٹ یقینوں
ابھدا دارو تیرے ہتھوں گھٹ شراب نشلی ساقی

سک دا سیک حرم دے سینے اندر کدھرے نہیں اج لبھدا
تیری دید وی حالے تہکر وچ جباباں لکی ساقی

رومی ورگا لال نہ دتا فیر عجم دے لالہ زاراں
اوہو ہے تبریز ایران تے اوہو پانی مٹی ساقی

اپنی ایس خرابہ کھیٹی توں اقبال بے آس نہیں ہويا
وتر ہوگ زرا تے اگلے سیونا ایہو مٹی ساقی

ایس فقیر نوں شاہیاں دے اسرار عطا ہوئے رہ جاندے
میرے شعر سخن دی قیمت ہے دولت پرویزی ساقی

(۸)

فیر دے اوہو شراب اوہو پیالا ساقیا
فیر اوہ مل جائے مینوں ' میرا رتبا ساقیا

بند میخانے ترے صدیاں توں ہوئے ہند دے
لوڑ ہے اج فیض ہووے عام تیرا ساقیا

قطرہ کو میری غزل والی صراحی وچ سی
آکھدے ملاں حرام اے ایہوی قطرہ ساقیا

ہویا خالی شیر مرداں توں ایہ پیلا کھوج دا
رہ گیا صوفی تے ملاں دا پڑھایا ' ساقیا

عشق دی شمشیر کیڑا کھچ دھروہ کے لے گیا؟
علم دے ہتھیں نیام اے خالی پھڑیا ' ساقیا

سینہ روشن ہے تے تاں سوزِ سخن وی زندگی
نئیں جے روشن تے سخن وی موت میلا ساقیا

توں تے میری رات نوں نہ چن توں محروم رکھ
تیرے ساغر چودھویں دا چن چڑھیا ساقیا

میرے ساقی چھڈے میرے تیرے فرق مٹا کے
لا الہ الا هو دا مینوں نشہ چڑھا کے

نہ کوئی شعر نہ ساقی نہ سے نہ سُرتان دھیانے
پر بت دی چپ 'ندی کنڈا' کدھرے پھل پٹاکے

میخانے دا مانگت ایڈا بے پروا تے آنکھی
بھنے مٹ اوہ آب حیاتی دے چشمے تے جا کے

میری جھجر بوہت غنیمت ایس زمانے اندر
سکھنے بھانڈے صوفی خانقہاں وچ کھینڈ گوا کے

بحری پریت اے حال سیتھوں گھنڈ حجاب ای چنگا
دل توں بوہتی اتھری میری اکھ نہ رہندی وا کے

بھاویں بحر دیاں لہراں وچ رہنا ایہدی فطرت
موتی نوں پر آب صفا دی رکھے وضو کرا کے

اودھا فیض اے پھل گلاباں تے جو اکھ نہیں ٹکدی
اکھ شاعر رنگین نوا دی جادو رہوے جگا کے

ایہ انمول خزانہ اے جو سدھراں اگل لائیاں
 بندگیں دے رتے دے کے کاہنوں لوں خدائیاں

تیرے آزاداں دی رہا ایہ دنیا نہ اگلی !
 اتھے من ضروری اوتھے سر پر جیونا سائیاں

پیار گلی وچ رلدے نوں اکیر حجاب صفائی
 تیرے ڈھل ملاپاں اگل میرے من بھڑکائیاں

وچ پہاڑاں تے صحراواں وقت لٹکاندے چنگا
 آہلنیاں دے گھ پرانا بازاں لئی رسوائیاں

فیض نظر دا ہسی یا ایہ مکتب دی کرنی سی
 کنھے اسماعیل نوں تابعداریاں ایڈ سکھائیاں

میری قبر دی ہمتاں والے آن زیارت کردے
 رہ دیاں نمیاں میں الوندوں اچیاں آن اڈائیاں

میں کیہ زلف سنواراں اوہدی جیہڑا حسن حقیقی
 کیوں جے فطرت لاکڑ ہتھیں مندیاں آپ رچائیاں

کتے بھلیا تے نہشیوں ؟ مرے دل دا اوہ زمانہ
ادب اوہ محبتیں دے اوہ نگہ دا تازیانہ

ایہ بتانِ عصرِ حاضر جو گھرے نہیں مدرسے نے
نہ ادا ای کافرانہ ، نہ تراش آذرانہ

نئیں ایس کھل کھارے کوئی وی سکون دی جا
ایہ جہان کیہ جہان اے ، نہ قفس نہ آشیانہ

پئی اڈیکے دل انگوری ترے ای کرم دی بدش
ہٹاں ہے شراب توں ہر عجمی شراب خانہ

مرے ہمنوا تے ایہنوں سمجھن اثر بہاری
نئیں سدا جان دے اوہ کیہ اے ہوک عاشقانہ

مرے لہو دے گلریاں توں ایہ جہان اسلریا توں
کیہ شہید دی جزا اے ؟ ترفاٹ جاودانہ

تری بندہ پروری اے مرے دن گزر دے جاندے
نہ گلہ اے پہلیاں تے ، نہ شکایتِ زمانہ

(۱۴)

لاڑ پھل نے لال شراباں وچ ضمیر بھرائیاں
اکے سمندر صوفی سبھ پرہیزاں توڑ گوائیاں

عشق نے جتھے اپنی کھمڈ مچائی اوتھے اسپدے !
پرودیزی شاہی دیاں داگل فقراں ہتھ پھرائیاں

ماتے سارے ہین پرانے ' تے اسمان وی گھیا
میں اوہ دنیا لبھناں جنھے اجکل نہہاں چائیاں

کیڑا جانے حشراں نھراں دے ہنگے کیہ نہیں ؟
تیری اکھ بھوانی حشراں میرے وچ مچائیاں

فجراں دے ہنجواں باہواں دی لذت کھوہ نہ سمٹھوں
مہر کرم توں رکھ دوراڈے اکھ دیاں بے پروائیاں

دل غمناک نوں پھلاں دی رت وی نہیں وارا کھاندی
باگل دے پنچھی دیاں چکلاں غم نوں راس نہ آئیاں

"رکھ زمانے نال بناکے" بے خبراں دیاں متاں
تیرے نال زمانہ نہیں تے توں وی رکھ لڑائیاں

اج دی لیکھاں وچ رسوائیاں ، بے پروا توں ازلوں سائیاں
راہنجن پاس نہ مجھیں آئیاں ، ونجھلی پھوکل مار گوائیاں

میں رکھتے توں کتھے ربا ! لا مکان ؟ مکان الے ربا ؟
ایہ جگ میرا جگ اے ربا ! یا ایہ تیریاں ہتھ صفائیاں

جیندیاں ایسے اسل وٹے ، راتاں نوں جگراتے کٹے
روی کدی مواتے لائے ، رازی کدی مدھانیاں پائیاں

جو شہباز بھلھیکے کھلدا ، گرہجیں سنگ مُرداراں ہلدا
اوہ کیہ جانے بھولا پنچھی شہبازاں سر کیہ وڈیائیاں

نہ کوئی بولی شان غزل دی ، سار نہیں رتور کول دی
پر کوئی من کھچواں تنکا بھادیس کنگاں ہون پرائیاں

شاہی ، فقر دوہاں اک جانو ، نہ کوئی ایڈا فرق پچھانو !
ایدھر فوجاں تیغاں چائیاں اودھر نظراں تیغاں چائیاں

کوئی چڑھ بیڑے توں لتھا ، کوئی پتنوں رَج کھلوتا
خواجہ خضر دیاں اج خبرے کتھے ڈبیاں دل دریائیاں

۱ شعر کا ایک مفہوم یہ بھی ہے (مترجم)

(۳)

ہیشہ اسمان اپنی نس بھیج کھل پلرا جاتا سی میں !
پانی تے مٹی دیاں کھنڈاں نوں جگ سدا جاتا سی میں

تیرے مکھڑے توں گھنڈ لتھا تاں نظراں دا سحر دکھتھا
اک نیلی جھہوی چادر نوں اسمان نظارا جاتا سی میں

وِنگ بڑنگ فضاواں اندر ہنبہا لشکر مخلوقاں دا
سورج ' چن ' ستارے ' سفیرس سنگ سدا جاتا سی میں

عشق ہوراں نے اکے ہنبلی ' سارے پینڈے وڈھ مکائے
زمیاں ' اسمان دا -- نہیں کوئی حد کنارا --- جاتا سی میں

عشق نے جنے بھیت لکائے اوانے ہور خلاصے کھلھتھے
اوہوی ہوک بنی سی جنھوں ہوک اُپھارا جاتا سی میں

ہسن کے وچارے سنگتوں وچھڑے پاندھی دے کرلانی
بیسرھی کوک نوں قافلیاں دا کوچ نقارا جاتا سی میں

کھنڈاں نوں جگ سدا جاتا سی میں
نہیں کوئی حد کنارا --- جاتا سی میں

(۳)

(۱۵)

اک دانش ، نورانی اک دانش برہانی
ہے دانش برہانی ، حیرت دی فراوانی

اس خاک بدن اندر اک شے دے جو تیری اے
ادھی اے کرن مینوں اوسے دی جگہبانی

ہن کیہ جے فعل میری ، عرشاں توں گئی اگے
آپے تے سکھائی سی توں مینوں غزل خوانی

جے نقش ہے ایہ باطل ، تکرار دا فیدہ کیہ ؟
کیہ تینوں وی بھاندی اے ؟ آدم دی ایہ ارزانی

مینوں تے فرنگی نے زندیق بنایا سمہہشی
اس دور دے ملاں نہیں کیوں جنگِ مسلمانی

تقدیر دے سنگل نوں توڑن دی سکت ایہنوں
نادانان کہا جنھوں تقدیر دا زندانی

تیرے وی نہیں بت خانے ، میرے وی نہیں بےخانے
دوہاں دے نہیں بت خاکی ، دوہاں دے نہیں بت فانی

(۱۱)

رہا ! رنگ و ناندہ ایہ جگ سوہنا لکھ ہزار
 پر کیوں خوار نہیں مرد خدا دے سچے تے فنکار
 بھاویں جسے دارِ خدائی وچ سماجن وی
 پر افرنگی نون رب منیٰ بیٹھے دنیا دار
 تون اک سکا گم نہیں دیندا دانشمنداں نون
 اوہ کج گدھیاں نون وی بخشے باغ گل و گلزار
 لال شراباں تال کباباں ملن کلیسے وچ
 وچ مسیتاں سکے خطبے و عظاں دے گھمکار
 تیرے حکم حقیقت ازلی پر تاویلاں تال
 کر دیندے قرآن نون وی پاژند مفسر یار
 تیری جیڑھی جنت سائیاں کسے نے ویکھی نہیں
 افرنگی دی اک اک گمری جنہوں جنت گلزار
 میری فکر اسماناں اندر بھٹکے عمراں تون
 چن دے غاراں اندر ایہنوں ہن تے ہنہ کھلہد
 مینوں جوہر ملکوتی فطرت نے بخشے میں
 خاکی ہاں پر خاک نون وی میں نہیں بیٹھا مل مار
 مست خدا دا نہ شرقی نہ غربی میں درویش
 نہ گھر میرا دلی تے نہ بلخ بخلاے گھار
 اوہو گل میں مومنوں کڈھنل جنہوں جاٹل حق !
 نہ میں آپ مسیتڑ نہ تمذیب دا برخوردار

اپنے وی نہیں رے سیتھوں غیر وی غصے نہیں
میں تے زہر توں کدی نہ آکھاں مشری اے سرکار

فکر نظر ہے حقی جسدی اونوں اوکھا پے
مٹی دی ڈھیری نوں آکھے اک پہاڑ اچیل

میں نمودی آتش اندر وی نہیں کردا سی
میں آں مومن بندہ میں نہیں ہرل دانے ہار

سینے سیک ، نظر پاکیزہ تے آزار نہ دے
بجھا رجھا ، کھلھا ڈلھا مفلس تے سرشار

میرا ایہ آزاد جیہا دل ہر حالے خورشند
کیڑا کھوے غنچے توں کھنڈ ہاسے دا کردار

رب وورگا ہے وی نہ گلوں نل سکیا اقبال
ایڈے منہ پھٹ بندے دی کوئی سیوندا جبہ گفتار

(۱)

اعلیٰ حضرت شہید امیر المؤمنین نادر شاہ غازی رحمتہ اللہ علیہ دی مہربانی نال نومبر ۱۹۳۳ نوں
 مینوں حکیم سنائی غزنوی دے مزار دی زیارت نصیب ہوئی ایہ کجھ کھنڈیاں کھنڈیاں فکر اں جنہاں
 وچ حکیم سنائی دے ای اک قصیدے دی پیروی کیتی گئی اے اوس مبارک دن دی یاد وچ قلم حوالے
 کیتیاں گئیاں!

”ما از ہشے سنائی و عطار آمدیم“

نئیں فطرت دے کھل کھارے جھل سہا میرا
 عشقا تینوں صحرا دا سی خبرے گھٹ اندازا

رنگ تے خشبو دا ایہ جادو توڑیے نال خودی دے
 ایہو سی توحید اک جنھوں نہ توں نہ میں جانا

اکھ بے دیکھن والی ہووے فطرت عین ، تجلی
 اپنی موج توں دکھرا دکھرا نہیں دریا رہ سکدا

علم نظر دا اٹ کھڑکا ملاں دی کم نظری
جنھے (۱) شاہ منصور دی سولی نوں اک دشمن جاتا

جیہڑے بندے پاک نیں رب دے، حاکم بھاویں چاکر
استغنا دی ڈھال بچائے تے تاں بندہ بچدا

نہ کر جبرائیلا میرے جذب جنوں دیاں ریاں
جلھے عرشیاں نوں بس تسبی، ذکر، مصلّا وارا

(۲)

مشرق تے مغرب دے میں سارے میخانے ویکھے
اتھے ساتی نہیں تے اوتھے مے بے ذوق پیالہ

رہے نہ وچ توران دے باقی رہے نہ وچ ایرا نے
فقر کن جنہاں دا قیصر۔ کسری لئی موت فرشتا

ایہو شیخ حرم دا جیہڑا کھاندا ویچ چرا کے
زہرا دی چادر تے بوذر نال اویسی چولا

اسرائیل نے میرا شکوہ کیسے تا رب درگا ہے!
ایہ بندہ کوئی وقتوں پہلاں حشر کرے نہ برپا

آئی واج اک ایہوی گھٹ نہیں حشر فشاراں نالوں
"چیتی ہنہ احرام کھلوتے مکی گھوکر (۱) ستا"

اج کل دی تمذیب دے شیشے لادی مے دے پورے
پر ساقی دے ہتھاں وچ تئیں جام اج کل الا دا

مضرابی دی ہتھ تیری اہے دیلایا ایہنوں
لتھے سر پیا حالی ایہ یورپ دا واجا وجدا

ایسے دریا وچوں اٹھدی انجیدی لہر ترکھی
بیرھی لہر چا بیٹھلی آتے کرے نہنگاں ڈیرا

(۳)

کیہ اے طوق غلامی؟ ہونا حسن دے ذوق توں خالی
جنھوں کہن آزاد ہے زیبا، اوہنوں آکھو زیبا

کدی غلاماں دی اکھ تے اتار نہ کہتا جائے
دھکھن والی اکھ ہندی اے حر مرداں دی جھلیا

اوہو اج دا وارث جنھے اپنے زوراں پاروں
ویلے دے دریاوں کڈھیا موتی آوندے کل دا

(۱) حکیم سنائی کا مصرع ہے گرفتہ چینیاں احرام مکی خفتہ در بطحا

شیشہ گر افزنگی دے فن پتھر پانی کیستے
میری حکمت شیشے نوں وی کہتا کھنگر ڈاہدا

بہسن تے اج تہ کر نیں فرعون شکرے میرے
میری 'بکل' وچ 'ید بیضا' مینوں غم کاہدا

اوہ چنگیازی گلکھ کنڈیاں وچ کیویں پے جائے ٹھنڈی
جنھوں رب نے آپ بنایا بانساں نیلے جوگا

خودی محبت ' ایس خودی نوں آپ محبت پالے
قیصرتے کسہ ری دے دردی نہیں کجھ ایہنوں پروا

وڈی گل نہیں جے چن کھتیاں پھا بہتھن میری پھاہی
" میں جگد-وارث دے شوق گلاویں سر خود پھاہیا (۱) "

علم سب دا ختم رسل دا۔ والی کل دا جنھے :
رہ دی دھوڑ نوں طور تجلی ورگا روشن کہتا

عشق تے مستی دی نظراں وچ اوہ اول اوہ آخر
اوہ قرآن تے اوہ فرقان اے اوہ یاسین اوہ طلبا

بحر علوم سنائی اندر میں نہ غوطے مارے
ایس سمندر دے وچ حالی موتی سی رنگ رنگ دا

ایک لفظ کی تبدیلی سے حکیم سنائی کا مصرع ہے :

" کہ بر فتراک صاحب دو لے بستم سر خود را "

(۲)

کس آن غزل چھیڑی ، سر دیک تے ملند
دائے دیاں فکراں تے ، دے جھل جنون کھلار

بھائیں میں فقیری دے ، انداز ملوکانہ !!
پروریزی وی نہیں پختہ ، پروریز جے بن دربار

بن صوفیاں دے حجرے اوہ فقر وی نہیں بچیا
شیراں دے جگر دا لبو بنے سند جھہدی دستار

حلقے دیو درویشو ، اوہ مرد خدا کیہ اے ؟
ہووے جھہدے گلہ دے وچ اک حشر دی حال پکار

جو ذکر دے سکے تھیں ، پیا لبو وانگ بے
جو فکر دی تیزی وچ بھجلی توں وی تیز طرار :

کر دی اے ملوکیت آثار جنوں پیدا !
تیور تے کیہ چنگیز ، اللہ دے نشر کار

انج داد سخن دیندے مینوں ایران ، عراق
ایہ کافر ہندی جے خون ریز بناں تلووار

(۳)

جیہڑا راز دا حرف سکھایا جھل جنوں سرکاراں
رب جے دم جبریل دا مینوں بخشے تے میں آکھاں

میریاں تقدیراں دی مینوں دے کیہ سار ستارا
جیہڑا آپ افلاکی کھلھاں اندر وانگوں خواراں

فکر نظر دی مجذوبی اے جنھوں کہن حیاتی
موت خودی دا باعث نہیں ایہ فکراں وُن سونیاں

خوب مزے نہیں، مینوں دے کے لذت آپ خودی دی
اوہ چاہندے نہیں میں نہ اپنے اندر وی رہ جاواں

پاک ضمیر، بلند نگاہواں، شوق دی مستی ہووے
نہ قارون دی دولت تے نہ افلاطونی فکراں

وتا درس اشلہ ایہ معراج نبی دے مینوں
ہین بشر دے وچ نشانے کل آسمان خدایاں

غیر مکمل لگدی اے ایہ کائنات و چاری
 کن آتے فہ کون دیاں دم دم تے آون پکڑاں

روی دے سینے دی آگ دا سیکا تیرا دارو
 تیری عقل تے جادو گھیرا گتھیا خوب فرتلیں

اوسے دا ای فیض اے میری اکھ بے روشن جاپے
 اوسے دا ای فیض اے میری جھجھکے چناباں

(۴)

وا ' پانی ' مٹیاں ملیا ' بھیت نشان ایں توں کہ میں ؟
 جیہڑا نظر توں ہے تمہاں ' اوہدا جہان ایں توں کہ میں ؟

درداں غملاں دی رات اوہ ' آہندے نہیں جس توں زندگی
 اوہدی سویرے ایں توں کہ میں ؟ اوہدی اذان ایں توں کہ میں ؟

کس دی نمود دے لئی شام و سحر سفر کرن
 ویلے دے موہڈیاں لئی بھاری چٹان ایں توں کہ میں ؟

توں منہ خاک بے بصر ' میں منہ خاک خود نگر
 ہستی دے کھیتواں لئی آب روان ایں توں کہ میں ؟

(۵)

(لندن وچ لکھے گئے)

حالی توں راہے راہیا ! قیدِ مقام توں گزر
مصر و حجاز توں گزر ، پارس و شام توں گزر

جس دا عمل ہے بے غرض اوہدی جزا اے ہوو کجھ
حور و خیام توں گزر ، بادہ تے جام توں گزر

بھاویں بڑی اے د کٹشا حسنِ فرنگ دی بہار
اُچ اڈار پنچھیا دانے تے دام توں گزر

توڑے پہاڑ تیری ضرب فتح نہیں تیری شرق ، غرب
تیغِ ہلال وانگراں عیشِ نیام توں گزر !

تیرا امام بے حضور ، تیری نماز بے سرور
انجیدی نماز توں گزر ، انجدهے امام توں گزر

(۶)

حُر مرداں دی درویشی نے اک راز امانت رکھیا اے
جبریل امین وی ایسے توں درویشاں دا کجھ لگدا اے

کیہ جانے کوئی ایسناں نے کئے کو بیڑے ڈوبے نہیں
صوفی تے شاعر تے ملاں سبھناں دی سوچ پواڑا اے

اوہ بھغدی اکھ ملے جیڑھی شیراں دے ہوش اڈا دیوے
اوہ ٹھنڈی باہ نہیں چاہی دی بھہناں دا جیویں واڑا اے

اک عشق دے وید سیانے نے ایہ دیکھ کے مینوں فرمایا
تیرا اے روگ زرا اینا ' سدھراں نہ تینوں ڈنگیا اے

اوہ ہور کوئی شے ہے جنھوں جند پاک پوتر آہندے نہیں
جو لالیاں بھغماں مکھڑے تے ایہ ان پانی دا وادھا اے

(۷)

فیر بلے پھلاں دے دیوے پرہت وادی نہیں روشن
گیت الاپن لئی مینوں باناں دے پنچھی فیر آکھن

پھل نہیں ایہ صحرا اندر یا پریاں پالاں ہنہماں نہیں
اودے اودے ' نیلے نیلے ' پیلے پیلے پیراہن

پھل دی پتی اُتے شبنم موتی دھریا فجر ہوا
اوتوں ہور پئی چکاندی موتی نوں سورج دی کرن

بے پروا جہمے حسن نون بے کر اپنا آپ دکھان دے لئی !
شراں تون بے بن چنگے لگن تے چنگے شہر کہ بن

ڈب کے اپنے من دے اندر کھوج حیاتی دا لبھ لے
تون بے کر نہیں میرا بن دا نہ بن ! پر اپنا تے بن !

من دی دنیا کیہ اے ؟ ایہ ہے مستی 'سوز تے جذب تے شوق
تن دی دنیا کیہ اے ؟ ایہ ہے سودا سود تے مکر تے فن

من دی دولت بے ہتھ لگے تے اوہ ہتھوں جاندی نہیں
تن دی دولت چھل ورگی اے ، آوند اے جاندا اے دھن

من دی دنیا اندر مینوں راج افرنگی لبھیا نہیں
من دی دنیا اندر میں نہیں ڈٹھے ملاں تے باہمن

مینوں پانیوں پانی کر گئی اکو گل قلندر دی
تون بے غیراں اگے جھکیوں نہ من تیرا تے نہ تن

(۸)

(کابل وچ لکھے گئے)

مسلم مرد جیہڑا اوہدے لہو اندر سیک ہے ، چنگا دلنوازیں دا
عالمگیر ہے حسن مروتاں دا درد مند ملاپڑے غازیں دا

ربا اوہناں توں بوہت شکستیاں نیں بیہرے مکتبیاں وچ خدا بیٹھے
 شاہباز پرواز دے پچیاں نوں درس دین بیٹھے خاکبازیاں دا
 جگ جگ دے پنجرے ڈکیاں دی اج دیکھنی ہور دی ہور ہوئی
 کیوں جے میں اوہ کھوہل کے دس ویا بیہرہ راز ہسی شاہبازیاں دا
 صرف لالہ دے حرف دونوں جنہماں باج قلندراں کول کچھ نہیں
 قاضی شر دا آپ قارون بنیا لفظ لفظ تے لغت تجازیاں دا
 میں تے جام شراب صراحیوں نوں شعراں وچ نبھاونا سکھیا نہیں
 پتھر پاڑنے والیاں بندیاں توں طالب ہو ناہیں شیشے سازیاں دا
 کیہڑے فقر دے کڑ اقبال لگوں کتھوں ایڈ درویشیاں سکھیاں نی
 بادشاہواں دی مجلساں وچ چرچا ہووے پیا تیری بے نیازیاں دا

(۹)

عشقوں ساز حیاتی اندر کومل تیور ہوکل
 عشقوں مٹی دے جشمیاں اندر دی سہکے ساہواں
 بندے دی نس نس دے اندر عشق سمندا ، جیویں
 پھل دی شنی دی رگ رگ وچ فجر ہوا دیاں نصیماں
 رازق جے نہ آپ پچھانیں ، توں شاہواں دا منگتا
 دارا تے جم تیرے منگتے جے توں کریں پچھاناں
 دل دی آزادی اک شاہی ، پیٹ ہے موت مہاڑا
 تیرے من دی مرضی کیہ اے ! دل یا پیٹ رجاواں

دل توں چچھ او مومن بندیا پچھ نہ ملاں کولوں
رب دیاں بندیاں توی کیوں خالی رب دیاں ہین مسیہتاں

(۱۰)

قلب وچ نہیں سوزتے سیک تیرے تیری اکھ وی جھلیا پاک ناہیں
ایہوی فیر عجیب تے نہیں کوئی جے توں آپ دلیر بیباک ناہیں

ایسے خاک دے پردیاں پہٹھ لکيا جیہڑا اکھ نوں ذوق تجلیاں دا
اکا غافلا بغور توں نہیں کہتا توں تے صرف صاحب ادراک ناہیں

جیہڑی اکھ افرنگ دا پا کجھل روشن دیدڑے مان گمان رکھے
خن ساز ہشیار پرکار تے سمہشی اوہ پر ہنجواں نال نمناک ناہیں

کیہ صوفی تے ملاں نے جانی اے میرے جھل جنون دی سار کیہ اے
دامن دوہاں دا حالے سلامتی اے حالے تہ کوراں کنی وی چاک ناہیں

کدوں تہ کوراں رہوے گی تاریاں دے تابع حکم احکام ایہ خاک میری
ایس معرکے وچ یا تے میں ہے نہیں یا ایہ گروشاں نے افناک ناہیں

میری طبع طبیعت ہے آپ بجلی میری اکھ پہاڑاں تے رہتیاں تے
میرے ساڑ نے پھوکنے لئی لائق تیلے گکھ ناہیں مٹی خاک ناہیں

مومن جان اتے جیہڑا کھیڈ جاندا جگ اوسدی ہے میراث سارا
مومن اوسنوں کہن روا ناہیں جیہڑا آپ ای صاحب لولاک ناہیں

(۱۱)

بھاویں سراں تے پئی تلوار لٹکے تہاں وی دے دی جیسے رفیق ہووے
بیسرے ہن قلندری شان والے دھروں اوہنا دا ایسو طریق ہووے

کاہنوں بھینڑ ہے وچ شراب خانے پچھے بھینڑ دے بھینڑ پالیاں دی
ہووے کیوں نہ انج شراب خانے پیر مغل بے مرد خلیق ہووے

عقل فکر تے حکمتاں ہتھ اتھے تیرے ضعف یقین دا نہیں وارو
بھاویں دیکھنے وچ اچرچ کینڈی رازی ہوراں دی فکر دقیق ہووے

سادہ جہان مرید تے رو رو کے تائب ہو بیٹھا پارگاہ اندر
رب کرے جے پیرنوں وی کدھرے ایسے طراں دی کدی توفیق ہووے

اوسے جادو دے گھیر حصار اندر حالی تہہ کوراں قید انسان دے
اہمدی بغل دے وچ نیں بت حالی جیویں انج وی عمد عتیق ہووے

میرے لئی تے صرف اقرار کافی ہووے صرف اوہ باللسان بھاویں
واجب رب دا شکر ادا کرنا ملاں آپ بے صاحب تصدیق ہووے

سچا عشق جے سینیاں وچ ہووے فیر کفر وی وانگ اسلام جانے
عشق نہیں تے مرد اسلام دا وی کافر ہو جاوے یا زندیق ہووے

(۱۲)

فطرت کولوں پچھ ' اوہدی مقبول گواہی

توں منزل تے بیٹھوں یا توں بھلیا راہی

کافر کلمہ گو دے فقر نہ شاہی پلے
مومن کرے فقیری دے اندر وی شاہی

کافر ہے تے کردا مان کٹاری اتے
مومن ہے تے تیج بتاں وی لڑے سپاہی

کافر کلمہ گو تابع تقدیراں کہتا
مومن ہووے تے آپے تقدیر الہی

میں تے رازاں دا پردہ وی چیر وکھلایا
تیرا روگ پرانا اے بے نور نگاہی

(۱۳)

(قرطبہ وچ لکھے گئے)

ایہ افرنگی حوراں دل تے اکھ لئی پردے وانگوں
مغرب دی جنت دے جلوے ہب رکابے وانگوں

دل تے اکھ دا بیڑا لے جا آپ بچاکے ایتھوں
ایہ چن تارے بحر حیاتی وچ اچھالے وانگوں

سازاں تے آوازاں دے جگ اندر ایہ نہیں ہچدی
ہوک ستارہ سرنگی والی قلب لطیفے وانگوں

اوہنوں اہمہنہے خانقہ مہی دے لچھن آپ سکھائے
صوفی نے مفتی ملاں نوں کر لیا اپنے وانگوں

اوہ اک سجدہ جیہڑے سجدیوں دھرتی سی کنب جاندی
مسجد تے محراب اوہنوں ترن ترہائے وانگوں

سنی فلسطین اندر نہ اوہ ہانگ سنی میں مصرے
جینے کدی پہاڑاں نوں ترقایا پارے وانگوں

میںوں خبرے قرطبہ دی واء لگی اے تل جاپے
میرے شعراں اندر سوز اے اک گہراٹے وانگوں

(۱۴)

دل جاگنہارا فاروقی ، دل جاگنہارا کراری
آدم دا ہے تانبا وی سیونا جے دل نوں لبھے بیداری

دل جاگنہارا بنا اپنا ، جد تھک ایہ تیندر مانے گا
نہ تیری ضرب بنے کاری ، نہ میری ضرب بنے کاری

صحرا وچ تیز دماغاں نوں لبھدا اے کھوج نشان اوہدا
نہیں وہم گماناں ہتھ آوندا اوہ ہرن مہکدا تلماری

کد تھکو میں ایسے ڈر توں ڈک رکھاں سینے وچ ہوکل
لے جان نہ کدھرے مسخ زادے تیری قسمت دی چنگیلدی

ایہ تیرے سادہ دل بندے تر جان خداوند کتھے ؟
اج درویشی وی عیاری ، اج سلطانی وی عیاری

نویاں تہذیبیاں بخششی اے میںوں کبھ ایسی آزادی
وہکھن نوں تے جاپے آزادی ، باطن دی جان گرفتاری

شرب دے والیا کر آپے میری بیماری دا دارو
ہے دانش میری افزنگی ، ایمان ہے میرا زنادی

(۱۵)

کبر پچے نہ خودی دی شوخیاں نوں ایہہدے وچ غرور تے ناز ناہیں
 ہووے ناز وی کے جے شکل اندر اوہوی لذتاں بانج نیاز ناہیں

اکھ عشق دی بھال دی پھرے جگ تے 'لبھے زندگی والڑا قلب کوئی
 وارا آون شکار مردار جنھوں ' وارا اوسنوں نام شہباز ناہیں

میرے سخن بلاریاں وچ کدھرے نہیں جھلمکدی شان محبوبیاں دی
 اسرائیل دے صور دے وانگ میری بانگ ہے جیہڑی دلنواز ناہیں

اک گھٹ شراب وی منگدا نہیں کدی میں فرنگ دے ساقیاں توں
 پلے جنھاندے اکھ انا بجھی انج رند کردے پاکباز ناہیں

کے وقت وی عام نہ ہو سکی شاہی عشق دی جگ جہان اتے
 ایہہدا اک سبب ہے بوہت وڈا عشق یار زمانیاں ساز ناہیں

لگاتر ترفاٹ میں نت مینوں بھاویں غیب تے بھاویں حضور ہووے
 کتھا اپنی آپ جے کہن لگاں داستان ایہ بوہت دراز ناہیں

ذوق شوق جے کرے مجبور تینوں بیٹھ کلیاں پڑھیں زبور (۱) عجمی
 ادھ رات دے ہنجواں ہو کیل دی ہوک بانج سجیلڈے راز ناہیں

(۱۶)

نا اہل سپہ دا موہری ' لشکر دیاں پالاں کھنڈیاں
 اوہ ادھ چھک تیر نمانا ' نہیں جہہدے نشانے کپھیاں

نہیں تیرے بحر کتوں دی لبھیا جندڑی دا موتی
میں لبھیا لہرے لہرے لہہ ڈٹھا سپہاں سپہاں

چھند عشق بتاں نوں کرنا ' ڈب اپنی آپ خودی وچ
نہ نقش بنا بت خانے ' نہ ڈوبل ایویں رت پلپاں

کیہ کھوبل خلاصے دساں کیہ عشق تے موت دا راز اے
ہے عشق مرن بازاں دا ہے موت ' حیاتی چیزیاں

مرشد روی دی صحبت ایہ راز میرے تے کھوٹے
سر سنن لکھ سیانے ' موسیٰ کلا سر تکیاں

جے کوئی کلیم دے وانگوں آوج میدان کھلو دے
اس طور شجر توں اج دی "نہ ڈر" دیاں آون صداواں

افرنگ دی عقل تجلی ' نہیں اکھ میری وچ ٹھہری
سرمہ نہیں جو میری اکھ دا یثرب تے نجف دیاں میاں

(۱) لاتعفف کا ترجمہ ہے۔

(۱۷)

(یورپ وچ لکھے گئے)

برف ہوا دے بے بہسن بھاویں جیوں تلواراں
لندن وچ وی چھڑیاں نہ میں سرگھی جاگن کاراں

کدھرے محفل دا سرمایہ میرے ماگفتاراں
کدھرے میرے گھٹ ملاپاں ونڈیاں فکر وچاراں

جے مزدوراں ہتھ مہاراں ہون تے تاں وی کیہ اے
کرن پئے فریاد جیہے وی ہتھ پرویزی کاراں

وچ وچا سلطانی ہووے یا جمہوری کھیلاں
دین ، سیاست توں وکھ سمجھو چنگیزی تلواراں

روم جدوں آ ڈٹھا تھاں تھاں دلی پئی یاد آوندی
اوہو عبرت ، اوہو عظمت اوہو رنگ بہاراں

(۱۸)

کیہ جگ دا ہتھخانہ اے ، کچھ کنڈیاں ڈھیر انباراں
ہوکل دے اگ اوبے باہجوں مشکل راہ گزاراں

عشق نشانے ہنڈے پچھسی دی گل نہیں طولانی
تیر دیاں کچھ رزکھ تے ، کچھ سکھ فتراک شکاراں

بیسرہی فکر بہتر فرقاں اندر ڈوبے کھاندی
نہیں بے رنگ بے دانش ، تینوں اوبدیاں ہون نہ سداں

اک شریعت جان اسلامی ، جان اک جذب اسلامی
جذب اسلامی ، اسماں دے رکھے بھیت اسراراں

عقلاں والیا راہیا سن لے ، جذب اسلامی باہجوں
نہیں عملاں دی راہ نہ لغرہ قہینے آون بہاراں

عشق دیاں نہیں رمزاں بھاویں گستاخی ، پیباکی
نہ ہر شوق کرے گستاخی ، نہ ہمد جذب نڈا راں

میرے جھل جنوں نہیں بہنا محشر وچ وی واندا۔
یا اپنا گلہا لیراں یا رب دا دامن تاراں

(۱۹)

دنیا چھڑنا نہیں بس پانی مٹی توں مہجوری
دنیا چھڑنا تے ہے کرنا تابع خاکی نوری

حلقے والیو ، میں ایس انجدے فقروں توبہ کرناں
 فقر تساں دا شاہیوں وانجا ، فقر زرا رنجوری
 نہ اوہ فقر لئی وارا اے نہ اوہ شاہیاں جوگی
 جیہڑی قوم دے ہتھوں جھڑ گئے سبھ جوہر تیموری
 چن ورگا ساقی جے نہیں سُن دا تے ہور وی چنگا
 صحبت چو کھے تا۔ ہووے گی میری ایہ معذوری
 عارف ، صوفی تے اشراقی سداے مست ظہوروں
 کیڑا جانے اوہدا جلوہ عین اوہدی مستوری
 اوہ جے کرن نگاہ تے پنجرے اندر وی آزادی
 نہیں تے باغ دا ویڑا وی پیا جاپے تھیں مجبوری
 بھیڑا نہ لگی تے اوہنوں ویکھ زرا ازما کے
 کرے فرنگ خرابی دل وی ، دانش وی بھر پوری

(۲۰)

عقل	آستانوں	بھاویں	دور	ناہیں
اوہدے	،	نصیب	حضور	ناہیں
اکھیاں	دل	دیاں	منگ	خدا
نور	اکھ	دا	دلے	دا
علم	وچ	وی	لکھ	سرور
جنت	ہے	پر	ایس	وچ
				حور
				ناہیں

کیڈا قہر ہے آج زمانیاں تے
 مرد اک وی مت سرور ناہیں
 اک جھل جنون شعور والا
 اک جھل نوں زرا شعور ناہیں
 نا صبریاں ، زندگی قلب اندر
 حیف ! قلب بیہرہ ناہیں
 تیری موت ہے باہج حضور رہنا
 جیندی جان توں باہج حضور ناہیں
 سارے موتیاں سہماں چیریاں نہیں
 صرف تینوں ای فکر ظہور ناہیں
 آکھن نوں تے آکھناں میں آرئی
 ایہ پے جوڑ کلیم تے طور ناہیں

(۲۱)

(۲۱)

اک بحر خودی جس دا کوئی وی کنڈرا نہیں
 جے ایہنوں ندی جانیں، کوئی ایس دا چارہ نہیں
 اسمان دے گنبد دا جاووتے مکا دہے
 شیشے دی اساری اے کھنگر وا اسارا نہیں
 ڈبے نیں خودی اندر، ابھرن وی سمندر تے
 ایہ حوصلہ پر اوہدا جو دل دا وچارا نہیں
 کیہ اکھ نجومی دی دیکھے تیرے رتے نوں
 توں خاک حیات بھری، محکوم سترا نہیں
 اتھے ای ہمیشہ ماں نیں، جبریل وی حوراں وی
 حالی تیری اکھ اندر، ہمشیار نظارہ نہیں
 میرے وی جنوں چنگا ویلے نوں پچھاتا اے
 اوہ چولا عطا کہتا جو لیراں لنگرا نہیں
 کیہ قمر سخاوت دا فطرت دی بخیلی اے
 اگ، لال دے اندر ہے پر کوئی شرارہ نہیں

(۲۲)

مینوں دے سنہیوڑا گنہیاں ایہ ہواواں فخر و اہیاں
 جے خودی دے عارفان دے رتے نیں بادشاہیاں

(۱۳)

تیری زندگی وی ایسہ ' تیری آبرو وی ایسہ
 بے رہوے خودی تے شاہیاں نہ رہوے تے روسیاہیاں

کے منزلاں دے رستے بے توں نہیں حکیمانہ پایا
 گلہ کیہ بے توں نہ رہ دا جانو نہ وانگ راہیاں

میرے حلقہ سخن وچ ؛ بے پٹیاں نہیں پڑھدے
 بیہڑے مانگتاں نوں سدا اے کیہ وبارے کجکلاہیاں

ایہ معاملے نہیں نازک توں کری جا اپنی مرضی
 مینوں چنگیاں نہ لگیاں ایہ ذرا وی خانقاہیاں

توں ہاتے جال پاویں ' اے توں نواں نواں ایس
 نہیں مصلحت توں خالی ' جگ پنچھیاں تے ماہیاں

عجمی ایس یا توں عربی تیرا لا الہ الا
 ترے لفظ اوپرے نہیں بے نہ دیں دلوں گواہیاں

(۱۴)

(۲۳)

تیری اکھ نکڑی ، تیرے ہتھ نصیب کوتاہیاں
تیرا ہتھ نہ اڑے تے کیہ دہے دوس کھجوراں

تیری سنگھی تے مل چھڈی مکتب دے استادان
لا الہ الا اللہ دیاں کتھوں آون صداواں

غافل بندیا ! وچ خودی دے ڈبی ، لبھ خدائی
ایسے راہے ہون گیاں سبھ تیرے حق تقدیراں

کے فقیر نمانے کولوں پچھ دے دیاں رمزیاں
تینوں تیری منزل ولوں رب کرے آگاہیاں

سرتے نہیں جے کلغی تے رکھ سینے عزم اچیرے
ایس ولایت تاج سراں تے صرف سجائے بازاں

کے ستارے دی نہیں گردش ، نہ افلاکی کھیڈاں
مرے خودی تے ہتھوں جانڈے مال خزانے شاہیاں

مسجد ، مکتب دوہاں وچوں میں غمناکی آیا
نہ عرفان نہ پریم حیاتی ، نہیں دلدار نگاہواں

(۲۴)

عقل دے پلے خبر بن ہوو کجھ نہیں
تیرا دارو وی نظر بن ہوو کجھ نہیں

تیری ہر منزل توں اگے ہور منزل
 زندگی ' ذوق سفر بن ہور کچھ نہیں
 تیرا مل بھارا ' خودی دی سانہہ کریاں
 وچ گھر ' آب گھر بن ہور کچھ نہیں
 نس نس اندر لو بے نے ' فائدہ کیہ ؟
 زندگی ' سوزِ جگر بن ہور کچھ نہیں
 لالہ پھل دوہٹی نہ مہتھوں گھنڈ کڈھے
 کیوں بے میں بارِ سحر بن ہور کچھ نہیں
 مندا افرنگی پاری کہن جنھوں
 اوہ کوئی دولت ' ہنر بن ہور کچھ نہیں
 بے نوا اقبال کیڈا سسی سخی پر
 شعلہ تے ونڈدا شر بن ہور کچھ نہیں

(۲۵)

نظر اندر فقیراں دی بھلا اسکندری کیہ اے
 گدائی جو خراجان دی اے اوہوی قیصری کیہ اے
 امیدیاں تینوں ہتھیاں توں خدا توں نا امیدی اے
 زرا مینوں وی سمجھا ہور ہندی کافری کیہ اے
 عطا اوہناں نوں کیتی خواجگی اسان ' جنہاں نوں
 زرا وی سدا نہیں دنیا تے بندہ پروری کیہ اے

نگاہواں کر دیاں نیں صرف دل دا فیصلہ اتھے
نگاہواں وچ نیں شوخی تے دسو دلبری کیہ اے

میں ایسے جرم پاروں بادشاہواں دے عتاب اندر
پتا مینوں اے اوڑک نوں اخیر اسکندری کیہ اے

بھلا کیہڑا اے جیہڑا سروری نیں لبھدا تل وی
خودی دی موت جے ہووے تے ابجدی سروری کیہ اے

زمانے نوں پئی بھائے طبیعت میں قلندر دی
جے نیں تے شعر میرا کیہ تے نالے شاعری کیہ اے

(۲۶)

نہ توں صرف زمین دے لئی بنیا نہ توں صرف بنیوں آسمان کہتے
تیرے لئی ایہ کل جہاں بنیا، بنیا توں نیں ایس جہان کہتے

کیہ عقل تے کیہ کردار دل دا ہن عشق دی لمب چنگیاڑ دونویں
اک ساڑدا گگھ کنڈیار دو جا بانس بیلہاں نوں اگل لان کہتے

ایہوی باغ ہے اوہ مقام جتھے ہوکے ہنجواں نوں پیندا پالنا اے
نہ ایہ باغ ہے سیر سپائیاں لئی نہ ایہ باغ ہے آپٹنے پان کہتے

کدوں تہ کوراں رہوے گا لگ کنڈھے راوی، نیل، فرات دریا اندر
تیرا کھلھ سمندراں لئی بیڑا کدوں ٹھلہا کنڈھیاں لان کہتے

جیہڑے تاریاں نوں کدی دسدے سن راہ وچ آسمان دے منزلاں دا
کے راہ دے جانو دارہ ویہندے ترس گئے نیں منزلاں پان کہتے

اچی اکھ تے بول زبان مشری 'سہ مکے' عشق دے جان پر سوز ہووے
 ایہو خاص سلمان مسافری دا آکو قافلے لئی 'پہچان کہتے
 سدھی جھہہی سی گل توحید والی جنھوں عجم ایران دے فلسفے نے
 طول دے کے بوہت ودھان کہتا داستان دا زیب ودھان کہتے
 میرے گلے دی مرکیں وچ نغمہ جبرائیل دے ہوش اذان والا
 جنھوں سانجھ سنبھال کے رکھیا اے حالی میں بزم لا مکان کہتے

(۲۷)

سن مکانی بندیا توں لامکانوں دور نہیں
 اوہوی جلوہ گاہ تیرے خاکدانوں دور نہیں

بیہرے ہریالی دے کھہتر نہیں خزاں دا بھو زرا
 ڈھانہ ڈھیری اوہوی تیرے آشیانوں دور نہیں

زندگی بارے خلاصہ صوفیاں دے علم دا
 تیر اک اڈیا کمانوں پر کمانوں دور نہیں

چن تے کھتیاں توں کجھ اگے نیں کھلھل تیریاں
 چیر پٹ ایہوی تے منزل آسمانوں دور نہیں

اپنے رہبر نوں نہ آکھے 'میںوں ہن آزاد کر
 اپنی گل اک دانے راہی دی زبانوں دور نہیں

(۲۸)

(یورپ وچ لکھے گئے)

مینوں عقل عطا کیتی اے اکھ حکیم سیانی
عشق پڑھائی مینوں آپے رنداں والی بانی

نہ کوئی جام صراحی تے نہ کوڑا تتا پانی
محبوبں دی محفل لالی رنگی اکھ مستانی

میرے ٹھوک ہلارے تائیں شعر سخن نہ جانیں
میں میخانے دے وچلے بھیتاں دی سار پچھانی

دیکھ کلی نوں ، فجر ہوا دے بلبے دی ترہائی
ایسے ورگی میرے دل دی ساری جان کہانی

کوئی مینوں دے غیب اے یا ایہ حال حضور اے
سارے اتھے محرم اکو میری ذات بگانی

ایس فرنگ ولایت اندر ہور وی ڈنگ گزاراں
میرے جھل پنے نوں اتھے جھلے جے ویرانی

عقل مقاموں سوکھا خیرس لنگھ اقبال گیا سی
شوق مقامے آن کھڑاچی اوہدی جند سیانی

(۲۹)

آجانڈے نیں اسماناں توں ہنجواں دے جواب اخیراں نوں
کر دے نیں خطاب اخیراں نوں اٹھ جان حجاب اخیراں نوں

نہیں فرق روال جہہ پاندے ایہ حال حوال محبت دے
سوز و تب و تاب اوائل نون سوز و تب و تاب اخیراں نون

آ میں تینوں ہن سمجھاناں قوماں دیاں کیہ تقدیراں نہیں
شمشیر سنان اوائل نون ، طاوس - رباب اخیراں نون

اس یورپ دے میخانے دے دستور جمانوں دکھرے نہیں
ورمان سرور اوائل نون دیندے نہیں شراب اخیراں نون

کیہ رعب جلالی نادر دے ، کیہ شان تے شوکت تیموری
ایہ ورقے صاف شراباں وچ ہندے غرقاب اخیراں نون

خلوت دیاں گھڑیاں لنگھ گنہماں جلوت دیاں گھڑیاں آئیاں نہیں
بجلی ، بدلاں دی جمہولی توں چھپنی اے شتاب اخیراں نون

ہنہ مارن اوکھا لگدا سی دریائے معانی دے ہڑھ نون
چا ایس قلندر کھوہلے نہیں اسرار کتاب اخیراں نون

(۳۰)

ہر شے سدا مسافر ایتھے ہر شے ایتھے راہی
کیہ چن تارے تے کیہ ایتھے چڑی کیوتر ماہی

توں اک غازی مرد مدانے توں لشکر دا موہری
نوری تال حضوری سارے تیرے ہین سپاہی

توں کجھ اپنی قدر نہ اپنے آپ پہچانی ' بندیا
کیڈی عقل گئی آ ماری ' کیڈی کم نگاہی

ایس کمیٹی دنیا دی کد تہک غلامی کر سیں
یا کل گلی راہب والی یا کر جگ تے شاہی

ملاں زاہد جو کجھ وی نیں دیکھے ڈٹھے نیں میں
کرداراں وچ سوز نہ کدھرے گفتاراں سبھ واہی

(۳۱)

ہر شے جگ تے جاندی اپنا آپ دکھائی
زرہ زرہ سورج دی لبھدا وڈیائی

ذوق نمودی بانج حیاتی موت نری اے
وچ تعمیر خودی دے ہین صفات خدائی

رائی ذوق خودی تھیں ہندی پرہت بھارا
پرہت بھارا ضَعْف خودی تھیں بن دا رائی

تارے آپ مہارے نالے گھٹ ملاپے
قسمت وچ وجود ' لکھی اے ڈھروں جدائی

ایہ سرگھی دا چن جھہدے منہ زردی ورتی
ایہ کیہ جانے راز نیاز تے کیہ اشنائی

تیرا دیوا تیرے سینے وچ دل تیرا
توہنہوں بندیا اپنے آپ لئی رشنائی

توہنہوں کلا جگ تے حق دی لاٹ حقیقی
باقی جو کجھ دے جادو کھہد رچائی

عقدے کھوپان صحرا اندر کھارے کنڈے
واہنے پیراں دا نہ شکوہ کر توں بھائی

(۳۲)

کے آپ کرامت کیتی اے یا کم اے وقت بھوالی دا!
وچ ایشیا ڈنڈا جاندا اے جادو گھیرا افرنگی دا

گکھ آہلنہاں دے بن بن کے ایہ راز اخیری لبھیا اے
سُردپک والیاں نوں لبھدا شاخاں تے ٹھکانہ بجلی دا

اک بندگی نال خدائی اے، اک بندگی نال گدائی اے
یا بندہ آپ خدا دا بن یا بندہ جاپ خدائی دا

اکھ میٹ نہ آپ خودی ولوں کر اپنے آپ دی رکھوالی
ہو سکدا اے توں وی ہوویں دروازہ حرم حریمی دا

توں رِا لا اللہ دا وارث ہیں پر تیرے اندر نہیں کدھرے
گفتار سہانی دلبر دی، کردار مکمل غازی دا

اکھ بھر کے توں جد ویندا سیں دل سینیاں اندر کنہدے سن
 ہن کھیا کھیا لگدا اے تده کولوں جذب فقیری دا
 لگدا اے حرم دے رازاں دا اقبال وی جانو ڈاڈا اے
 ایہدی گفتاراں وچ چھلکے انداز کے پیغامی دا

(۳۳)

کیہ پچھاں دانیاں کولوں میں ' میری ابتدا کیہ اے
 میں ایسے سوچ وچ ڈبیاں کہ میری انتہا کیہ اے

خودی توں دے کمال ایٹا جے ہر تقدیر توں آگے
 خدا بندے نوں آکھے بندیا تیری رضا کیہ اے

فضولی بحث کلہدی اے جے میں ای کیمیا گر ہاں
 نفس دا سوز ویکھو ہور میری کیمیا کیہ اے

نظر آئیاں نہیں تقدیراں دیاں گہرائیاں ایتھوں!
 نہ پچھیں سنگیا اوس اکھ کجبل سچیا کیہ اے

کدی ہندا جے جیوندا اج اوہ مجذوب! افرنگی
 مقام کبریا اقبال اوہنوں دسدا ' کیہ اے

کلیجا خون کر دے میرا ہٹکورے سویراں دے
 خداوندا سزا بھگتاں جیہدی میں اوہ خطا کیہ اے

(۳۴)

عشق پڑھاندا پٹیاں جسم ' ملے نفس آگاہی
بھیت غلاماں نوں لہہ جاندے کیوں لبھدی شاہی

روی ' رازی ہووے یا عطر ' غزالی ہووے
تھ نہ آوے کچھ وی باہجوں آہ صبحگاہی

توں جے آگو دانا اس تے آس کدی نہ چھڑیس
سویل ہتھوے سہہشی پر ذوقوں خالی نہیں ایہ راہی

انجده رزقوں موت چنگیری سن پنچھی لا ہوتی
بیسرے رزق دے کھایاں آوے اڈن وچ کوتاہی

دارا تے اسکندر کولوں سرس فقیر خدا دا
جہہدی فقیری اندر ہووے خشبو اسداللہی

شیوہ مرد جواناں دا حق بولن تے نہ کہہن
رب دیاں شیراں نوں نہیں آوندی کرنی لومڑ واہی

(۳۵)

ادھ رات دے ہنجواں باہواں دا مینوں فیر سنہیوڑا آیا اے
رک راہیا فیر مقام کوئی اوکھے توں وی اوکھا آیا اے

تقدیر دے ڈوہنگے شوہ اندر اک وار توں غوطہ مار زرا
اس جنگ توں ننگی تیغ جہہما اک میرے درگا آیا اے

کیڑے جی دار نے ایہ مصرع محراب میت تے جا لکھیا
ایہ جھلے جدے ر چلے جد وقت قیام دا آیا اے

جا میری ایس غریبی دا کیہ یار تماشا وینا ایس
اوہ محفل اجڑی تے میرے تک جام دا پھیرا آیا اے

اقبال نے ونڈیا سوز اپنا سبھ ہندی کلمہ گوواں نوں
اک بے عملا جھہہا بندہ بے عملاں نوں وارا آیا اے

ایسے اقبال نوں میں لبھدا ورھیاں توں تھک تھک ہاریا ساں
چر پچھوں ایہ شہباز آخر وچ جال پھڑپچا آیا اے

(۳۶)

جے نہ جوش محبت مارے میں وی کیڑے کارے
کیہ اے میری ہستی؟ ایہو جوش محبت مارے

مینوں فطرت ونجھلی پھوکن تے مجبور کریندی
محفل وچ کچھ بیٹھے لگدے درداں دے ونجارے

ادھو آتش اج وی تیرا جھگما ساڑن جوگی
چی تریمہ جے نہیں تے ساقی دا نہیں شکوہ وارے

افرنگی دی قیمت نہ پا ویکھ کے ظاہری لشکاں
بجلی دے دیوے تھیں ایسے جوہر دے لشکارے

جگ ولہیٹن والے 'دل وچ انج ولہیٹ نہیں اٹھدے
نظراں اندر جے نہیں دسدے آفاقی نظارے

کدی شکری دی مارے نہ پت جھڑ وچ دی آوندا
چھاگی شنی آہنے والی میرا اکھ پئی مارے

تدبیراں وی پنھیاں پینا ، تقدیراں وی پلٹن !
پچی آکھن ، ایہ نہیں خالی شعر سخن دے کلے

(۳۷)

فطرت اتے غور جے دانش نال کریں
رنگاں خشبوداں دا رتبا جال کریں !

تیرے ہتھوں تیری خودی کھڑاچ گئی
ایس کھڑاچی شے دی آپے بھال کریں !

تدے کھل کھارے جیویں بن کنڈھیوں
توں وی ایسے رتے ول خیال کریں

تیرے باغ دیاں حوراں اج ہنگیاں نہیں
لیرو لیر گلاب رفو ہر حال کریں

فطرت بھادویں ذوق سوادوں وانجی نہیں
توں اوہدے توں ودھ کے ہور کمال کریں

(۳۸)

کلیسا تے حرم دے پیر جکڑے نال مجبوری
صل اوہناں دیاں عملاں دا ہے سینے دی بے نوری

یقین اپنا ودھا جھلیا پھینوں ہتھ آوندی اے
فقیری انجدی جنھوں نوائے سیس فغفوری

کدی حیرت، کدی مستی، کدی ہوکے سویراں نوں
وٹاندا رنگ کیہ کیہ دیکھ میرا درد مہجوری

سمجھ توں باہر لگن عشق تے مستی دیاں گلاں
سمجھ آوے تے ایہ آوے کہ دل دی موت ہے دوری

اوہ اپنے حسن توں مجبور لاہندے گھنڈ مکھڑے توں
مری اکھیاں دے اندر ہین پر اسباب مستوری

سمجھدا کوئی تقدیراں دیاں رمزاں نوں نہیں اتھے
کدوں عثمانی ترکاں توں سی گھٹ ترکان تیموری

فقیران حرم دے ہتھ اقبال آگیا کیویں
نہ ہتھ آوے جو سلطاناں نوں وی شہباز کافوری

(۳۹)

فیر اج کل دی دانش کہتا سچرا سحر قدیمی
اس جگ لنگھنا سوکھانئیں جے باہجوں چوب کلیسی

عقل عیار زمانے اندر سوسو سانگ بنائے
عشق نہ ملاں، عشق نہ زاہد عشق نہ رنگ حکیمی

عشق دیاں راہیاں نوں منزل تے بیہہد رہن حرام اے
جانو سارے راہی بھاویں دسں جویں مقیمی

بھارتی اسواری دے غم تینوں زن نہ دیندے
اڈکے لنگھ پہاڑ سمندر جیویں باد نسیمی
آزادی یا موت ہمیشہ مومن دا سرمایہ
ہوراں دے لئی ہن نصاب مقرر زرتے سکی

(۳۰)

جگ مک تریاں آگے وی جگ میلے ہور ہتھوے
راہیل عشق سلامت شالا پینڈے ہور ہتھوے

کدوں حیاتی باہجوں خالی تیں افلاکی کھلاں
اتھے ساڈے درگے لشکر رلدے ہور ہتھوے

چھوہ نہ بھر کے ہمہ جا خشبو رنگ پلارے اتے
باغ ہتھوے آبلنیاں لئی بونے ہور ہتھوے

ڈھاہ نہ ڈھیری حالی تہتھوں اکو جھوک جھپٹی
تھاں تھاں لبھنے حالی باہواں ہوکے ہور ہتھوے

توں شہباز اڈارو پنچھی تیرا بھرم اڈاری
تیرے اڈن لئی اسمان اچیرے ہور ہتھوے

ایہناں شام سویراں اندر رہ نہ جائیں پھسما
ہن زمان مکان وی بندیا تیرے ہور ہتھوے

لد گئے دن محفل اندر میں سل کلم کلا
ہن اتھے نیں میرے محرم دل دے ہور ہتھوے

(۴۲)

ہووے خودی بے علم دے نال محکم غیرت مند ہوندی جبرائیل وانگوں
 ہووے خودی بے عشق دے نال محکم صور پھوک دیندی اسرائیل وانگوں

جیہڑے اج عذاب نیں دانشاں دے ڈوہنگے رنگ میں اوہنا نداہاں جانوں
 ایس چھا دی بھڑکدی اگ اندر مینوں سنیا گیا خلیل وانگوں

دھوکھے نال ایہنوں منزل جان کے تے سجت قافلے دی گل بھل بیٹھی
 بھاویں لکھ آرام نیں منزلاں دے ، نیں عیش اندر رحیل وانگوں

تیری اکھ بے نیں دقیق ایڈی میرے سخن دی بزم نہ گوٹھ ماریں
 جیہڑے راز نیں خودی دے جان جوہر کاک وار نیں تیغ اصیل وانگوں

اج آون فرنگ دے درس چیتے جدوں فلسفے نال وہار بیسی
 کتھے لذتیں ہن حضور جہہماں ، کتھے زے حجاب دلیل وانگوں

اتوں رات ہنہر چہرہ کہتے نالے پچھڑیوں اپنے قافلے توں
 تیرے واسطے شعر دی لاکھ میری چن چانا کرے قتدیل وانگوں

سادہ جہہہی رنگیں غریب دکھری داستان اسلام دی جگ اے
 ہوئی جہہہدی اخیر حسین وانگوں ، جیہڑی شروع ہوئی اسماعیل وانگوں

(۳۳)

وچ درساں کدھرے سوچاں دا لشکر وی اے ؟

وچ خانقہاں اسراراں دا چٹکار وی اے ؟

راہیں دی منزل دور وی اے دشوار وی اے

اس قافلے وچ کوئی قافلے دا سالار وی اے

ایہ معرکہ دین وطن دا خیر توں ودھ کے

اج کل کوئی کدھرے حیدر کرار وی اے

حد علمیں دی ٹپ کے تے مومن بندے لئی

اک عشق دی لذت ، اک نعمت دیدار وی اے

میخانے دا پیر آکھے ایہ افرنگ محل

ڈگن بھار وی اے شیشہ دیوار وی اے

(۳۴)

جیہڑی ہونی لکی اے افلاکی پردے اندر

اوبدا ہے پڑچھانواں میرے فکر آئینے اندر

نہ اوہ تارے اندر نہ افلاکی گہڑے اندر

تیری قسمت لکی میرے بے ڈر ہاڑے اندر

یا تے میری ہاہ دے اندر نہیں کوئی چنگ چواتی

یا تھوڑی جیہڑی دلہا اے تیرے گھگھ کنڈیاں دے اندر

وڈی گل نہیں ایہوی کدھرے فجران دے کرلانے
 اوہوی اک چا پھوکن بیہری تیرے پنڈے اندر
 ایہو مٹی رات دنال دا جادو توڑ وکھائے
 بھادیس گنجھل پئی اسہدی تقدیراں بھجے اندر

(۴۵)

صوفی خانقہاں وچ سارے سوز جگر تون عاری
 قصے صرف کرامتاں دے رہ گئے کچھے جاری
 شاہی محل تے درویشاں دے تکتے اندروں خالی
 باڑا! تخت مصلیٰ دونویں بھر گئے نال عیاری
 حشراں دے منصف نوں ہولیاں پاسن اک دہاڑے
 ملاں تے صوفی دے عملتاں دے ورقے جو عاری

نہ اوہ چینی نہ اوہ عربی نہ رومی نہ شامی
 دو جگ دے وچ میوندا نہیں اوہ مرد آفاق شعاری

لنگھی رات شراباں مکھیاں، مستی یسہ گئی، تاں وی
 دل وچ رڑکاں مارے حالی ساقی دی دلداری

باگے اندر میرے بول کسپیلے کوڑے جر لے
 کدی کدی تریاق جھہہا ہو جاندا زہر وی کاری

شاہی مال خزانے تون وی ہندا بوہتا مرگا
 شعر جھہدے وچ اک بجلی دی نال بھجی رفتاری

(۳۶)

اودھے زوراں وی نہیں کہتا گلہاں کوئی لنگرے
مغرب وچ جنوں سی بھاویں کیدا عقل وبارے

سوز حیاتی دے سینے وچ بھرن یقین شراباں
اگ جھپہ پانی دے ربا مکتب لیکھاں ہارے

آدم دی چڑھتل دا ویلا بیٹھے سبھ اڈیکن !
کیسہ افلاک تے کاہکشاواں کیسہ سورج چن تارے

اج خدائی دی کیسہ ربا ایہو کل کمائی ؟
عقلاں روشن تے دل کالے بے ڈر اکھ اشارے

جے نہیں تیری اکھ سجاکھی تدا ایہ اکھ دا پردہ
نہیں تے جگ ہے گکھ تے کنڈے مومن وانگ انگیارے

عقل نمائی نوں جگ جانے راہ وچ بلدا دیوا
کیہڑا جانے آپ جنوں وی عقلاں نور کھلارے

مومن دے ورثے وچ آئی جگ دی کل خدائی
میری گل دی دین گواہی بھیت لولاکی سارے

(۳۷)

نہیں اینویں ہتھیں لگدا یک دانہ موتی جان
یک رنگی تے آزادیاں سبھ مرداں ہتھ میدان

یا سبھر ، طغرل والیاں شاہیاں دے طور طریق
یا مرد قلندر والیاں شاہیاں دے مان تران

یا فدائی دیاں حیرتاں ؟ یا رومی سوز گداز
یا فکر حکیمی گنجھلاں ؟ یا جذب کلیسی بہان
یا عقلی لومڑ چالیاں یا عشق یدِ الہی ؟
یا افزگی عیاریاں یا ترکل کنگ مدان
یا دین اسلام محمدی یا بت خانے دی چاہ
یا نعرہ حق مستان ہے کیسے کعبہ ، دھر مستہمان
کیسے شاہی تے کیسے بندگی کیسے میر ، فقیری حال
پر سرلتھ ہویاں باج نہ کجھ بخت وی پوری پان

(۲۸)

تاہن تخت اندر تاہن تاج اندر تاہن لشکراں نہیں سپاہ اندر
بیسرہی گل ہے مرد قلندراں دی چچی فقر واسی بدگاہ اندر
سارا جگ جہان ہے بت خانہ مرد حق دا وانگ خلیل اتھے
گل کھولدی اپنے آپ گھنڈی جنھے گھنڈ کیتا لا الہ اندر
اوہو رہن دے لئی جہان تیرا جنھوں خلقیا تیریاں ہمتاں نے
اٹاں پتھراں سلاں دا مان کلہدا بیسرے دسدے ہن نگاہ اندر
چن تاریاں اچیاں سلایاں توں اچارب نے جہہدا مقام کیتا
اوہو مٹھ مٹی واء ورولیاں دے سنگ پئی رلدی حالی راہ اندر
بحراں خشکیاں وچ مامور بیسرے مینوں تنہاں فرشتیاں دیا اے
بیسرے ہن فرنگ دے رنگ دسدے بیٹھا چڑھدیاں ہڑھاں دے راہ اندر

لبھ ایس دی کھلھ فضا اندر تینوں اپنا بخت نصیب لبھے
اک ڈلھکدا جگ جہان تازہ میری فجر سویر دی باہ اندر

میرا مٹ وی مان غنیمتیاں دا ایہدے وچ ہے اے شراب پچی
جیہڑی مکتبیاں مسجداں وچ ناہیں رہی نہیں جیہڑی خانقاہ اندر

(۴۹)

فطرت نے نہیں بخشی مینوں بھاویں فکر عیاری
میری خاک نوں شرفاں ملیاں بازاں وانگ اڈاری

خاک اوہ جیہڑی عقلاں دے شیشے نوں پئی چلکارے
خاک اوہ جیہڑی جبرائیل امین ہوراں توں بھاری

خاک اوہ جیہڑی آہلنہیاں دی کجھ پروا نہ رکھے
اوہ نہیں پھلواڑی دے ویٹریوں چن دی گکھ کنڈیاری

ایسے خاک نوں رب نے بخشے انجھدے بلدے ہنجو
جنہاں دے لشکروں تارے لہندے مڑھکے تاری

(۵۰)

نظراں والے ہن کوئی بھرے بھرے شہر و سادون
کو فو تے بغداد دے پاس آج دھیان نہ جانوں

ایہ مکتب ایہ گہرو بالک نالے حسن جوانی
افرنگی میخانے دی پے رونق نت ودھاون

فلسفئے تے ماں اکو میں دوہاں توں رجیا
پہلے دل دی موت تے دوہجے عقل کراہے پاؤں

مفتی دی میں کراں نکاتی ایہ جگرا نہیں مینوں
پر میں قلب کشادہ لبھناں ایہ گل تے جر جانوں

پرویزی عیشاں تے عشرت دنیا اندر دکدے
پر فریاد جہہے غم قسمت بانج نہ ہتھیں آون

راز قلندریاں دے سارے ایسے توں میں کھوہے
تہں جے مکتب مسجد دونویں فکر آزادی پاؤں

مہارشی دے برتاں نہیں باہمن دے جادو توڑے
عاصے بانج کلیسی دے ہتھ وی نہ پوری پاؤں

(۵۱)

رب دے کول فرشتیاں نے اقبال وی چغلی کیتی
فطرت دے ہتھ مندی رنگدا ' ایہ سنگدا نہ ڈردا

خاکی ہو کے ایہدے سر وچ ہین خمار افلاکی
نہ رومی نہ شامی کاشی ' لگدا اچے گھر دا

آدم دے ترفاٹ دے دے ونڈ دا وچ ملا نکال
آدم وچ خداوندی دے ادب قرینے بھر دا

(۵۲)

نہ کوئی مہرہ پچیا اے تے نہ کوئی لگا بازی
رومی بازی جت گیا تے ہار گیا اے رازی

حالی تہ کو جگ نوں دیندا لو ساغر جمشیدی
تخت کدی نہیں لبھدے جے نہ کریئے شیشہ بازی

کیسہ میرا کیسہ تیرا دل ' دونویں ایمانوں وانجے
بھاویں توں وی بوہت نمازی ' میں وی بوہت نمازی

میرے توں نہیں اوہلے جو کچھ انت نتیجہ ہونا
جیہڑے معرکیاں دے ہندے ملاں ورگے غازی

ترکی بولی وی کھنڈ مشری ' تازی وی کھنڈ مشری
حرف محبت والے ہندے نہ ترکی نہ تازی

آذر کار وہاں رہندے پتھر دے بت گھڑدے
 کار خلیماں دی پر ہندی کھنکر بت گدازی
 مومن ہندا آپ حیاتی ، توں قائم توں دائم
 تیرے باہجوں بھ کچھ اتھے کھہہہ مٹی دی بازی

(۵۳)

کوکن پے گھڑیاں اٹھ بندیا رگنی سنگت سدی
 لیکھاں سزیا پاندھی بیہرہ لبھدا بیٹھ اسواری

دکھری تیری طبع طبیعت تیرا ہور زمانہ
 تینوں دھروں موافق نہیں ایہ خانقہ ہی رہ کاری

بھادیس دل دانش دا چیلہ بھادیس عقل دا مرشد
 سالک مردا ویکھیں ، اوکھی گھائی دی دشواری

اوبدی خودی اجے وی پھاہتھی شام سویراں پھاہیاں
 گلہ زمانے دی گردش دا جھہدے لبیاں تے جاری

تیریاں ساہواں باغ اندر پھلاں دی اگ بھڑکائی
 ایسہ مل پاندی ہکھہہ تیرے کرلاٹاں دی کھلری

میری ونجھلی سن کے تڑھکے کیسہ کملے کیسہ سیانے
عشق دی آتش پین دے چسکے اوہناں مہتھوں جانے

ویٹھے وچ حرم دے کوئی عجمی پیا کرلاند
دیکھو لیراں لیراں ہوئے پے احرامی بانے

لوہے لیک حقیقت ابدی شبیری دا رتبہ
کوئی شامی اکھاں دے پے بدلن نٹ نشانے

میں پیا ڈرتاں اگے ڈاہڈے پیڈے پیر جواری
رنگ دکھان نہ کدھرے تیرے کچے ہتھ نمانے

گل بڑی نہیں فیر مسلماناں نوں رب چا بچھے
فقر جنیدی تے سٹای سخر دے شلبانے

علم ہنر دا چولا خاص کرم ہے سائیاں ' بھاویں
میرے پنڈے دی پھب کو بجی بیسی وچ دھیانے

پہلی دا چن جا چڑھیا اے ہر پوہڑی اسمانی
 نس بھیج بلج کے نوں رتے لبھدے کدوں آسانی

وا دے زوروں جے پھل کھڑیا، کھڑیا جھپانہ کھڑیا
 بیہڑے پھل تے سورج دی نہیں لشک نصیبیں پانی

اکھ جے تیری پاک پوتر، دل وی پاک پوتر
 کیوں جے دل نوں اکھ دی بیعت کیتا ذات ربانی

عشق انگیدا لالہ باگے کدوں جوانی چڑھیا
 رزق اناج دی دنیا اوہنے راس کدی نہ جانی

غوری تے ایبک دے معرکیں دیاں گتھیں گلاں
 حشراں تہک نویں تے شیریں نت خسرو دی بانی

شام سویراں اندر ڈب نہ جے توں ہوش سنبھالی
 ہور وی دنیا ہے اک بیہڑی اج بھلک توں خالی

کیہڑا جانے کل نوں خبرے کتھے کیہہ ہو جانا
 مسجد، مکتب تے میخانے ملی چپ ترالی

مینوں تے اوہ فجرے اکھوں ڈگی ہنچ تھیں لبھیا
 سپ دی جھولی بیہڑے سچے موتی توں رہی خالی

اج کل وی تہذیب اچیچاں ماری * ظاہر واری
منہ تے رونق ہووے تے کیسہ کرتی وکدی لالی

لازم ہے سازندے نوں تہ باہر خیالوں ہووے
کدی کدی سر غیر وی لگدے جا الہام خیالی

(۵۷)

جتھوں پہلاں گر لبھدے بھسن شیری تے شاہی
اوہناں درساں اندر رہ گئی اج کل لومڑ واہی !

سنگت دے اک وی آگو نوں کدی نصیب نہ ہوئی
اجڑ راکھی انجدی جتھوں ٹرے کلیم الہی

جیسہ سریلے پنچھی دی نہیں لذت بول ریلے
ظلم خدا دا ! ایسے باگے کرے نفس کوتاہی

اک سر مستی تے حیرانی پورو پور ہنیرے
اک سر مستی تے حیرانی پورو پور آگاہی

بجلی وانگوں دے لشکرے میری فکر اچیری
تاں جے رات ہنیری اندر راہ نہ بھان راہی

(۵۸)

یاد پیا سلمان (۱) دا مینوں سچا سخن بلارا
اوکڑ بھانے مرداں نوں نہیں سوڑا جگ پبارا

چیتے دا بے جکرا ہووے ' اکھ شہبازی ہووے
ہو سکدا اے عقل بنل وی زندہ رہن دا چارا

بلبل تے موراں دے پیراں اتے پیر دھریں نہ
بلبل کوک نری تے مور اے اصلوں رنگ و چارا

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....
(15)

.....

.....

(۵۹)

سارے فقر وے کارے نیں کیسہ تاج کیسہ تخت ، سپاہ
فقر ہے پگ سرداراں دی تے فقر شمل دا شاہ

علم دا مقصد ، عقل تے دانش ہووے پاک صفا
فقر دا مقصد ، پاک پوتر دل تے پاک نگاہ !

علم ، حکیم تے دانا مفتی ، فقر مسیح ، کلیم
علم ہے کھوجی راہواں دا تے فقر پچھانے راہ

فقر ، مقام نظر دا ، علم مقام خبر دا جان
فقر خماری نیکی اے تے علم خماری گناہ

علم دی اکھ وچ دکھ "موجود" اے فقر دا دکھ "موجود"
اشحدان لا الہ الا اشحدان لا الہ

جیڑے ویلے تیغ خودی دی فقر دی سان چڑھے
اک سپاہی وار کرے تے لگے وانگ سپاہ

جٹیوندی جانے دل بے تیرے سینے وچ وسے
چن سورج دا شیشہ بھنے تیری آپ نگاہ

(۶۰)

پورے جوش جنوں دے اندر کہتے رج طواف
شکر خدا دا اے سلامت کجے نال غلاف

اک منھ ہون مہلک ہووے مومن بندیاں نوں
اک جہہ ہو کے مفتی میرے ہوئے آن خلاف

ترے افلاطون پیا وچکا ہے غیب ، حضور
عقلاں والیاں دے ازلاں توں ڈیرے وچ اعراف

جے کر تیرے دل تے آپ نہ اترے آن کتاب
عقدے فیر نہ کھوٹے رازی نہ صاحب کشاف

سیک نشے دا جھٹ نہیں کڈھدا بھاویں کیڈے ای
تھلڑے گھٹ شراب فرنگی دے لگدے شفاف

(۶۱)

عقلاں ، فکراں ، سرتاں سو جھل دے وی رنگ نیارے نہیں
شوق مقامے دل تے اکھ دے بندے ویری سارے نہیں

مینوں ایس جماعت دا وی حشر وکھالی دیوے پیا
کیوں جے فلسفیاں دی گھنڈیئے پھے خطیب وچارے نہیں

بھاویں میرے آبلنے دے پیا دوالے رج طواف کرے
چمن پکھیرو دی پر قسمت میرے کدوں ککارے نہیں

میں سنیا اے ترک عثمانی شعر سخن سنیا اے
کون سنائے شعر اقبال دا اوہنوں حرف نیارے نیں

اوہوی کلمے یورپ تائیں آپ گواہنڈی من پے
جنہاں دی جھگیں دے بوہتے نیڑے آپ ستارے نیں

(قطعہ)

انداز بیاں بھاویں تئیں شوخ بڑا گل دا
خبرے تیرے دل اندر بہر جان کتے باتن

یا افلاکں اندر تکبیراں ای تکبیراں
یا خاک دی جھولی وج تسبی تے مناجاتاں

اوہ دین ہے مرداں دا جو مست تے خود آگاہ
ایہ دین ہے بلاں تے جموات ، نہلاتاں

(رباعیاں)

نا محرم آج ہن حرم دیاں رسماں دیتاں
بھ سوداگریاں نہیں گرجے کیسہ مسیتاں
میرا لیراں لیراں چولا اک تہرک
آج کل کتے جھلے ، کتے جھل پریتاں

ڈوبنگے بحر ہنہرے ڈب کے جان بچا جا
سہنی وانگ دلاویں کھا کے شکل وٹا جا
کنڈھے لگنا تیری قسمت وچ نہیں موبے
کنڈھیوں اچھل کے جدھر موج آئے دھا جا

کتے مکانی آں کہ بابجھ مکانے آں میں
ایہ جگ میں آں یا سارا جگ آپے آں میں
اپنی لامکانی وچ اوہ رہن خمارے
میںوں اینا کوتے دس ، کتے آں میں

گوشے بیٹھ خودی دے کتے گواچا ساں میں
جیویں رب دے ساہویں وی نہ آیا ساں میں
اکھ چک کے وی ججن دا دیدار نہ کہتا
مخشر اندر ہور تماشا بنیا ساں میں

دور کھارے پاندے کاروبار اشنائیاں
اودوں ودھ کھارے میرے شعر دوبائیاں
کدی کدی تے لبھناں لذت وصل ہوراں دی
کدی کدی پیا ٹھارے سینہ سیک جدائیاں

اصل یقین ، خلیل دا آپ چنا نوں جانا
 اصل یقین ، خدامستی ، خود نوں اپنانا
 اج کل دی تمذیب دیاں پھاپیاں وچ بندیا
 جان غلامی نالوں بتر بے ایقانا

عربی سوز دے اندر دیکھ ساز عجم دے
 قوماں دا اک منھ ہونا سبھ راز حرم دے
 خالی فکر فرنگی دی اے وحدت کولوں
 نسلاں ہن افرنگ دیاں جو باہج حرم دے

میری ونجھلی جانو میری شعر نوازی
 ہندی پھوکل ماراں ذکمان گیت حجازی
 اکھ افرنگی ویکھنیاں دی لڑی ہوئی
 دل محمود جیہہ مایا ، تقدیر ایازی

زرے زرے اندر خبرے ہے لکيا دل
 ایسے جلوت دی خلوت اندر بیٹھا دل
 آوندے جانڈے دن دا قیدی ہندیاں وی ایہ
 ویلے دی گردش دا چاکر نہیں ہويا دل

تیری فکر وچاری حالی افلاکی نہیں
 تیری کھمب اڈاری وی تے لولاکی نہیں
 من لیا شہبازی تیری طبع طبیعت
 پر تیری اکھیاں دے اندر بے باکی نہیں

سہ مومن نہ مومن والی شان امیری
 سوئی خالی رہ گئے بھیجی نور ضمیری
 رب توں فیر اوہ دل تے اوہو نظراں منگیں
 رہندی کدوں امیری پلے بہاں فقیری

ظاہر جان خودی دا نور نی رشنائیاں
 باطن جان خودی دا رب دیاں وڈیائیاں
 کیسہ اسمان زمی ' کیسہ کرسی ' عرش معلیٰ
 ہین خودی دے وچ نشانے کل خدائیاں

اکھ دی گنجھل رنگاں تے خوشبوواں اندر
 عقل گواچی چارے کھوٹ اجاڑاں اندر
 فجراں دے مت رونے دلا گواہیں ہتھوں
 خبرے بچ رہیں اللہ ہو دیاں ہوکل اندر

عشق نشے دا رنگ جمال اے شعر نوائی
 عشق نشے دا انگ جلال اے بے پروائی
 عشق نشے دی ات کمال اے طرف علی دا
 عشق نشے دی مت زوال اے سبھ دانائی

خبرے میری محفل دا اوہ دیوا کتھے
 میری بجلی کتھے حاصل میرا کتھے
 اوہدا خاص مقام اے دل دے گوشے اندر
 جانے رب مقام دے نوں ملایا کتھے

نہ میں ڈاچی چڑھیا ، اوٹھ کچاوا نہیں میں
 راہ کھیڑا تے ہے آں منزل اکا نہیں میں
 میری قسمت وچ لکھیا گکھ کنڈے ساڑن
 بجلی آپ نری میں ، حاصل اوہدا نہیں میں

تیرے سینے دم تے ہے پر دل اصلوں نہیں
 تیرے ساہ وی گرماندے محفل اصلوں نہیں
 عقلوں اگے لنگھ ! ایہ نور منارا وی تے
 راہ وچ دھریا دیوا اے منزل اصلوں نہیں

تیرا جوہر نوری ، پاک تے روشن توں ایس
 اسمائں دی اکھ ، سلاکھنا چانن توں ایس
 حوراں ، ملک فرشتے تیری مار شکارے
 شاہ لولاکی دا شہباز ، وی آکھن توں ایس

عشق محبت دی ہن ات نہ رہ گئی باقی
 اج مسلماناں وچ رت نہ رہ گئی باقی
 ڈنگیاں صفی ، ترٹھے دل تے پھو کے سجدے
 اندر دی کھچ دل دی پت نہ رہ گئی باقی

زور خودی تھیں جگ تے بھاویں کریں چڑھائی
 جے دنیا دا بھیت وی تینوں لبھے بھائی
 وانگ سمندر کنڈھے نال تے لگا روہ پر
 کنڈھے جھگ سمندروں پلا رکھ بچائی

پھلواڑی وچ پھل تریاں نے دھوتے نہیں
 چنبیلی ' ہریالی اے ' واء دے بلے نہیں
 تک وی اتھے کوئی بھانڈی مچ نہیں سکدا
 ٹھنڈے ٹھارے کلجے لاکھ پھلاں دے نہیں

عقل طفیلوں راہی دی اکھ روشن ہووے
 عقل طفیلوں رہ وچ دیوا بان ہووے
 کیڑے کیڑے جھکھڑ اندر آخر تاندے
 راہواں بلدے دیوے نوں کیسہ چانن ہووے

چھوہراں نوں فجراں دیاں میریاں باہواں دے چا
 بالک شہبازاں نوں کھمب کھمب وراثاں دے چا
 ربا میرے دل دی ایہو سک ودھیری
 میرے دل دا چانن علماں خاصاں دے چا

تیری دنیا ' حسن عجائب مخلوقاں دے
 میری دنیا باہواں تے ہوکے فجراں دے
 تیری دنیا اندر میں محکوم بناتا
 میری دنیا تے جھنڈے تیرے راجاں دے

تیرا خاص کرم سائیاں بے صفتا نہیں میں
 طغرل دا یا خنجر جھمے دا بردا نہیں میں
 جگ نوں اپنی فطرت دے شیشے وچ دیکھاں
 پر جمشید کے دا آپ پیالا نہیں میں

اوہو مول مکان تے لا مکان اٹل اے
 کیہ نشے آپ مکان اے؟ انیویں گل دی گل اے
 خضر وچارا کیہ دے، کیویں دے بے
 مچھی پچھے دریا کیہڑے پاسے ول اے

باراں اندر بن گھر باراں عشق کدی تے
 جا رلدا اے وچ سرداراں عشق کدی تے
 کدی مدانے نال زرہ دے ایہ آوندے اے
 لڑ دا ننگا بن تلواراں عشق کدی تے

پریت ٹلے دا اکلاپا عشق کدی اے
 محفل اندر سیک نشے دا عشق کدی اے
 کدی کدی محراب تے منبر دا سرمایہ
 فاتح خیر حیدر مولا عشق کدی اے

دین بزرگاں دی سینے وچ دھونی لا دے
 مینوں توں لایحزونوں دے دگ رلا دے
 عقل دیاں میں واہ وا گتھیاں کھولی بیٹھاں
 سائیاں مینوں جھلا تے بے عقل بنا دے

ابوالحسن دی رمز پئی مینوں سمجھاندی
 بے قلبوت مرے تے جند وی مر نہیں جاندی
 کتھے رہن گیل ایہ سورج اندر لشکل
 اپنی آپ کرن وی اوہنوں بے نہیں بھاندی

عقل نہ بھیڑا چنگا دی اصلوں سمجھائے
 اڈ پڈ جانی اپنی حدوں لنگھدی جائے
 اللہ جانے مینوں خبرے کیہ وگیں نہیں !
 عقل نوں دل نہ بھائے دل نوں عقل نہ بھائے

کم خدائی دا جگ دی سانجھوڑکی اے
 ربا کرن خدائی ' سر دی پیڑ نری اے
 بندہ ہونا وی پر مولا ' توبہ ! توبہ
 ایہ نہیں سر دی پیڑ ایہ پیڑ کیجے دی اے

ایہو آدم ! پگ جھلے سر سرداری دی
 کیہ دساں ایس انھی اکھ دی لا چاری دی
 خودی ' خدا کیہ ' جگ خدائی دیکھ نہ سکے
 ایہو وڈی چھل اے تیری فنکاری دی ؟

عارف دا دم جھلدا فجراں دے بلیاں تے
 اہلدا وتر چڑھے حقائق دی لغراں تے
 جے کر اک شعیب بھلے نوں ملے نصیبوں
 اجڑ چارن کول کلیسی دو کرماں تے

نس نس اندر لو دا وتر اج نہیں باقی
 اوہ دل نالے دل دی سندھر اج نہیں باقی
 روزے ' حج ' نماز ' زکاتاں تے قربانی
 سبھ کچھ باقی دے توں پر اج نہیں باقی

اپنے آپ ای کہان لگ پے راز نہانی
 "ہرگز دیکھ نہ (ا) سکن" دی لد گئی کہانی
 جیسہدی خودی نے سر آ چکیا سبھ توں پسلاں
 اوہو مہدی اوہو جان اخیر زمانی

ویلے دی گردش نے جگ نوں سدا بھوانا
 توں ہیں آپ حقیقت باقی سبھ افسانہ
 آوندان جاندا ڈنگ دہاڑا کنھے ڈٹھا
 اکو ارج دہاڑا تیرے حق زمانہ !

۱۔ لن ترانی دا ترجمہ

کافر کرے حکیمی حکمت نال خودی نون
 کبھی رمز کلیسی بخشے حال خودی نون
 سن! میں فقر تے شاہی دے گر دسلا تینوں
 وچ غریبی اپنے دل وچ پال خودی نون

تیرے جے اندر کتھے روح دی چھب اے
 باہواں بے تاثیر میں تے کیہ بات عجب اے
 روح نہیں جیڑے جے وچ 'نہیں رب نون بھاندا
 جہنوند ارب تے جہنوندے ای بندیاں دارب اے

(قطعہ)

کل اقبال نے باغ دیاں دسنگھاں اندر پڑھیا
 ایو شعر نشیلا 'رچدا جیڑا وچ سریراں
 پھلاں دانگوں ہتھ ہوا دا میں نہیں بھارا جھلدا
 میرا جوش جنوں آکروا میرا گلماں لیراں

○☆○☆○☆○☆○☆○

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دعا

مسجد قرطبہ وچ لکھی گئی

ایہو میرے وضو نمازاں ایہو میرے سجدے ہو
میری رت جگر دے بھجے شعر سخن کرلائے ہو

مرشد دی صحبت دا صدقہ نور، حضوری تے مستی
جیویں لالے دا پھل بچھدا بھخدا ندی کنارے ہو

عشق دے اوکھے پینڈے اندر کون کے دا سنگی جے
اکو آس وچاری میری، رہئی رُ دی جو نالے ہو

کے امیر، وزیر دوارے آہلنا نہیں میں پا بیٹھا
میرا آہلنا وی توں، 'توی ای شنی آہلنے کہتے ہو

تیں تھیں میرے سینے سورج بھنخیا حشر سویراں دا
تیں تھیں میرے سینے اللہ ہو دے بھانبر بلدے ہو

تیرے نال حیاتی میری، لبوں، سل، 'مواتے جیہی
تو نہیوں میری آس تے تو نہیوں میرے کھوج وسیلے ہو

جے کر توں وی کول نہ وسیں، 'شہر اجاڑ تہامی اے
ہوویں کول تے بچے ویڑے لگن وسدے رسدے ہو

فیر شراب پرانی اوہو ساتی مینوں رج پیا
لبھدا پھرناں جنھوں بہری کر کے گھرے پیالے ہو

ساقی سائیں دیر نہ لائیں چہ توں کرن اڈیکل پے
دنیا داراں دے مٹ سکھن تے فقراں دے بھانڈے ہو

میرے جھل پنے نوں تیرے رب پنے توں شکوے نہیں
آپ تے لا مکا نے میرے کہتے چارے پاسے ہو

فلسفیاں تے شعر سخن دی ایہو رمز نیاری اے
گل دے دی جیہڑی بندہ منہ تے آکھ نہ سکے ہو

مسجد قرطبہ

ہسپانیہ دی دھرتی تے خاص کر قرطبہ وچ لکھی گئی

آوندے جانڈے شام سویرے خلقن نقش نگاراں
آوندے جانڈے شام سویرے موت ' حیاتی کاراں

آوندے جانڈے شام سویرے ' ریشم تند دورنگی
جیہڑی تندوں ذات ' صفات پوشاکل انے ہزاراں

آوندے جانڈے شام سویرے ' ہاڑے ساز ازل دے
جس تمھیں ذات پہچان کراندی کومل تیور تاراں

تینوں وی ایہ پرکھن بندپا مینوں وی ایہ پرکھن
آوندے جانڈے شام سویرے جگ تے وانگ بنداراں

توں وی جے کر کھوٹا نکلیں ' میں وی نکلاں کھوٹا
توں وی بیٹھا موت چتدیں ' میں وی موت چتدراں

تیرے شام سویرے دی کیہ ایدوں دکھ حقیقت !
 ویلے دی اک روڑھ جہہہدے وچ نہیں کوئی لیل نہاراں

پلک پروہنے ' جگ تے فانی کارے کل ہنر دے
 فانی جگ دیاں کاراں اتھے فانی جگ دیاں کاراں

اول ' آخر ' ظاہر باطن سر شمشیر فناہ اے
 نقش نویں یا ہون پرانے ' ہون اخیر فناہ اے

اوہ پر نقش ہمیشہاں قائم اوہدا رنگ مدام اے
 جنھوں مرد خدا دا کوئی کروا آپ تمام اے

مرد خدا دی کیتی کتری عشقوں لاناں مارے
 عشق حیاتی دی اصلیت ایہنوں موت حرام اے

بھادیں روڑھ زمانے دی اج کیڈی اتھری ہوئی
 عشق وی اک ہڑھ وگدا ' لیندا ہڑھ نوں گھت لگام اے

عشق حسابے جنزیاں وچ حال گھڑی توں دکھرے
 ہور وی ہن زمانے جنھماں دا نہ کوئی نام اے

عشق ہے دم جبریل میں دا عشق نبی دا سینہ
 عشق رسول خدا دا عشق خدا دا پاک کلام اے

عشق خماری پاروں پھل دا جشہ لس لس کر دا
 عشق شراب تے عشق پیالہ بخشش جسدی عام اے

عشق شریعت ' عشق دے متھے فوجل دی سرداری
 عشق مسافر انجدا جدا پیرے پیر مقام اے

عشق ذرا ہے پوتا لائے کھڑکے تار حیاتی
عشقوں نور حیاتی چمکے ، عشقوں تار حیاتی

قرطبہ اندر پاک مسیتے ، عشقوں تیری ہستی
عشق تمہاری آپ دوا ہی نہ کوئی حال نہ ماضی

رنگ ، قلم یا تاج محل یا ساز سخن یا سرگم
فن کرامت کرے ہمیشہاں رت جگر وی لالی

رت جگر دا ڈگا قطرہ سل نون دل کر چھڑے
رت جگر وی حشراں تیکر سیک نشے ورتاندی

تیرا جلوہ چانن میرے ہوکے سینہ بان !
تیتھوں قلب حضوری لبھدی سیتھوں قلب آگاہی

عرش معلیٰ توں نہیں تھلے ایس آدم دا سینہ
بھاویں مٹھ مٹی دی وڈی چھال اے نیلی چھتری

کیہ ہویا جے نوری پتلے متھے لیکھ سجواں !
سجدے دا نہ سیک نہ ہنگھرن ہویا قسمت اوہدی

میں آں ہندی کافر میرے ذوق تے شوق نون ویکھیں
سینے وچ درود سلماں ہوٹھاں اتے تسبی

شوق ہلارے شوق ای میری ونجھلی اندر کوکے
اللہ ہو دی جگنی پوری پوری اندر کوکے

تیرا روپ جلال جلالاں ، اک مومن دیاں شانان
اوہوی جل جلالاں والا توں وی جل جلالاں

ہکیاں نیمہیاں ، تھم وی باج شمار قطار کھلوتے
شام دیاں صحراواں اندر جیویں جھنڈ کھجوراں

تیرے کندھاں بوہویاں اتے نور ایمن دا وسے
تیرا اچ مندا جبرائیل ہوراں دیاں ٹھاہراں

کلمہ گو دا ناں نہیں جگ تختی توں مٹا ، کیوں جے
بھیت کلیسی ، بھیت خلیلی اہمدیاں نیک ازانوں

اہمدے جگ دی حد نہ کوئی ، ساری دھرتی اہمدی
نیل اتے دنیوب تے دجلہ بحر ایسے دیاں لہراں

جگ توں وکھ زمانے اہمدے ، جگ توں وکھ کہانی
اہمنے ہشلے سمیان دے ہتھ آپ پھڑائیاں واگل

ذوق دیاں رنداں دا ساقی ، شوق مدانے غازی
پہلے توڑ شراب ایسے دی تیغ اجل چکراں

ایہ ہے مرد مجاہد اہمدی بکتر لا الہ دی
تکواراں دیاں چھاواں تھلے ہمشور لا الہ دی

تیرے پاروں لبھدا اے مومن دا بھیت اشارا
اوہدا سیک دنوں دا ، اوہدی راتوں دا انگیارا

اوہدا رتبہ عالی نالے اوہدیاں اچیل فکراں
اوہدا ناز نیاز تے اوہدا شوق سرور منارا

ہتھ خدا دا • ہندا مومن بندے دا ہتھ ظاہری
بھیڑاں کئے عقیدے کھوٹ ہر شے اتے بھارا

خاکی ہو کے نوری فطرت ، بندہ اے رب درگا
اوپدا رجیا ہجیا دل نہیں دو جگ دا بھکھارا

اوپدا آسں توں دل خالی اوہدیاں سدھراں عالی
دلبر اوہدیاں تاز اداواں ، دلبر اکھ اشرا

ٹھنڈے تا گفتاراں دلوں ، تے تائے کھوجاں
جنگ ہون کہ رنگاں میلے پاک دلوں ونجرا

مومن دا ایمان ہمیشاں مرکز حق پرکارے !
وہم مجازی ، منتر بازی سارا کن پیدا

اوپو عقل دی منزل اوہو عشق دی کل کمانی
اسماں دے تھلے محفل اوہنے ای گرمائی

فنکاراں دا کعبہ ایس ، توں دین دے مان ودھائے
اندلس دی دھرتی نے تہتھوں حرم دے رتے پائے

اسماں دے تھلے تیرے درگے حسن دی مورت
کلمہ گو دے سینے بابجوں کتے نہ ڈیرے لائے

کتھے نہیں اوہ مرد ربانے ، شاہ سوار عرب دے
خلق عظیم دے مالک سن جو صدق یقیناں جائے

جنہاں دے حکم دی شاہی رمز نیاری دسی
نقر ، حکومت ہے فقراں دی تاج نہ من بھرمائے

جنہاں اکھیاں مشرق تے مغرب نوں چانن ونڈے
یورپ دے نہروے دی عمرے اوہناں راہ وکھائے

جنہاں دے لو دے صدقے وچ اج وی اندلس واسی
 بوہت ملاپے ہین وراگی ، مکھڑے چند سوائے

اج وی ایس لوکائی اندر اکھ ہرن دیاں ڈاراں
 اتوں تیر نظر دے اج وی دل نے سینے لائے

باس یمن دی اج وی گھلی ایہدے پریاں اندر
 رنگ حجازی اج وی ڈلکھے ایہدے راگل اندر

تاریاں دی اکھ اندر تیری دھرتی مان اسماناں
 صدیاں توں نہیں ملیاں تیرے ویٹرے وچ ازاں

کیہڑی وادی اندر پھیرے ، کتھے لالے ڈیرے
 آخر چانے عشق دے لشکر والیاں نگر جاناں

جرمن قوم نے ویکھ لئی اے ہندی دین درستی
 جنھے سارے نقش مٹائے مڈھوں رکھ نشاناں

عزت پوپ کلیسا دی سبھ ہو گئی حرف ہوا دے
 فکراں دی اک نازک بیڑی ٹھلھی وچ طوفاناں

اکھ فرانسیسی دی وی اک بیٹھلی اتے ویکھی !
 مغرب دے بازاریں کھلیاں ہور ای ہور دکاناں

رومی قوم تے نسل پرانی رسماں وچ سی پھاپھاں
 نویاں ریتاں دے چسکے نے کیتی وانگ جواناں

جند مسلماناں دی وی اج تڑنے پارے وانگوں
 ایہو راز خدائی دا نہ مونسوں کمن زباناں

دیکھو چھل سمندر دی کیے لے کنڈھیاں ول آندی
اسماں دی نیلی چھتری کیہڑے رنگ وٹاندی

پرہت وادی بدل رنگیا لالی شلاں والی
سورج ٹریا لا کے منڈی لعل بدخشں والی

ساد مرادا گیت انگیارا نار جھیشی والا !
دل دی بیڑی لئی ہزہ شوکے لہر جوانیاں والی

سین کبیر دیا دریاوا ، بیٹھا تیرے کنڈھے
خواب کوئی پیا دیکھے آوندے ہور زماناں والی

اک نواں جگ لکیا حالی ، تقدیراں دے اوہلے
میںوں تنگی دے اوہدی سرگھی فجراں والی

جے فکراں دے مکھڑے اتوں گھنڈ زرا سرکاواں
کدی فرنگی جمال نہ جھلے میریاں ہوکلں والی

جے نہ لیاوے بیٹھلی اتے ، جیونا موت برابر
جگ الثانی سدھر ہندی روح اقواماں والی

اوہو قوم قضا دے ہتھیں رہندی برچھی بن کے
بیسرہی پل پل پھولے پوتھی اپنے عملناں والی

رہندے سارے نقش ادھورے ، رت جگر دی باہجوں
سرگم سر نہ لگدے پورے ، رت جگر دی باہجوں

○☆○☆○☆○☆○☆○

بندی خانے معتمد دی فریاد

معتمد اشیلیہ دا بادشاہ تے شاعر سی ہسپانیہ دے اک حکمران نے اوہنوں شکست دے کے
بندی خانے سٹ دتا۔ معتمد دیاں نظماں انگریزی وچ ترجمہ ہو کے وزڈم آف دی ایسٹ سیریز اندر
چھپ چکیاں نیں۔

بھجیا ہوکا کوئی سینے دے اندر رہ گیا
سیک وی جاندا رہیما ، واہندی رہی تاثیر وی
نیزے تے تلوار توں ہتھل اے قیدی سورما
میں وی پچھتاواں تے پچھتاوے میری تدبیر وی
آپے ای زنجیر ولے دل نوں کھچ لگے پئی
ایسے فولادوں ڈھلی خبرے میری شمشیر وی
میری دو دھاری کٹاری میری ہن زنجیر جے
کیڈے بے پروا نیں دونویں رب وی تقدیر وی

عبدالرحمان اول دا بیج جیا کھجور دا پہلا رکھ

(اندلس دی دھرتی تے)

میری	اکھ	دا	نور	پھوہارا	توں
میرے	دل	دا	چمین	سدا	توں
میں	وچھڑیا	اپنی	وادی		توں
میرا	طور	سرو	لشکرا		توں

تینوں مغرب پچھوں پایا اے
توں حور ، عرب دا تارا توں

وچ پردیساں دے سزناں میں
وچ پردیساں چنگیدا توں

تینوں بھلن بدلیں ہواواں تی
تینوں پالن فخر ترپاں تی

ایہ جگ وی عجب نظارہ اے
اکھ منظر پارہ پارہ اے

ہمتاں نوں بھاگ ترن دے تیں
نئیں لبھدا بحر کنارہ اے

اندر وی آگ حیاتی اے
نہ میٹے چنگ شرارہ اے

پردیساں وی فجرے ودھ چمکے
جو شام دا غنیا تارا اے

مومن دا نہ جگ تے گھر کدھرے
مومن دا نکانا ہر کدھرے

ہسپانیہ

(ہسپانیہ دی دھرتی تے لکھے گئے)

(واپس آوندیاں)

سن ہسپانی مٹیے ! تیرے اندر لہو کلمہ گوواں دا
کعبے وانگوں پاک پوتر توں ایس میریاں نظراں اندر

تیری دھرتی وچوں لشکر کنج وی سجدے تھائیں تھائیں
میں سنیاں چپ چاپ اذانتاں تیری فجر ہواواں اندر

تاریاں وانگوں چمکل مار گئے اوہناں دے نیزے نوکل
جیہڑے لشکر لتھے تیرے پریت تے میدانوں اندر

تیرے حسن ملوکل نوں جے فیر اج لوڑ پئی مہندی دی ؟
حالی ہے کجھ لالی میری رت کلبجے ناڑاں اندر

دکھاں تیلیاں کولوں کاہنوں کلمہ گو پے جائے ہولا
بھاویں سیک نہ چان ہشلا لبھدا اوہدیاں چنگاں اندر

بھاویں جا غرناطہ وی میں اکھیں دیکھ لیا اے تاں وی
چین مسافر نوں ننیں سفریں ' چین ملے نہ شہراں اندر

اکھیں دیکھی نال دکھائی ' درد کہانی سنی سنائی
دل نوں کجھ دھرواس نہ ہندی ' نہ خبراں نہ نظراں اندر

طارق دی دعا

اندلس دے میدان جنگ اندر

سائیں تیرے ایہ غازی ایہ ڈوہنگے بندے

جنہاں نوں توں دتا آپے ذوق خدائی

رڑے ' سمندر ٹھوکر نال کرن دو ٹونے

پرہت اوہناں دے ڈر توں بن جانڈے رائی

دلوں دوراڈے رکھدی اے دو جگ دی الفت

دکھری لذت دیندی اے تیری اشنائی

مومن دی تے اکو منگ شہادت دوہی

لٹ دا مال نہ منگے تے نہ فتح لڑائی

لالے دا پھل باغے نت دعاواں منگے

رت عرب دی رنگیاں لال پوشاکن منگے

وای عرب تھلاں دے توں کہتے لاشانی

عشق اندر ' ایمان اندر ' تکبیراں اندر

صدیاں توں سی جس دی لوڑ حیاتی تائیں

اوہ چنگیازی لبھی ایہنوں ' ایہناں اندر

ایہنوں جانن من دی مرضی پوری ہوئی

سر دینا نہیں موت ایہناں دیاں نظراں اندر

مومن مرداں دے دل اندر فیر جگا دے
بجلی سی جو لاتذر گزگجاں اندر

سینیاں اندر عزماں نوں ہشیار بنا دے
فیر مجاہد نظراں نوں تلووار بنا دے

مرداں دے دل اندر فیر جگا دے
بجلی سی جو لاتذر گزگجاں اندر

سینیاں اندر عزماں نوں ہشیار بنا دے
فیر مجاہد نظراں نوں تلووار بنا دے

مرداں دے دل اندر فیر جگا دے
بجلی سی جو لاتذر گزگجاں اندر

سینیاں اندر عزماں نوں ہشیار بنا دے
فیر مجاہد نظراں نوں تلووار بنا دے

مرداں دے دل اندر فیر جگا دے
بجلی سی جو لاتذر گزگجاں اندر

سینیاں اندر عزماں نوں ہشیار بنا دے
فیر مجاہد نظراں نوں تلووار بنا دے

مرداں دے دل اندر فیر جگا دے
بجلی سی جو لاتذر گزگجاں اندر

سینیاں اندر عزماں نوں ہشیار بنا دے
فیر مجاہد نظراں نوں تلووار بنا دے

مرداں دے دل اندر فیر جگا دے
بجلی سی جو لاتذر گزگجاں اندر

لینن

خدا دے حضور

سداے جگ تے جانن وچوں تیرے ملن اشارے
حق دی گل اے تیری ہستی سدا حیاتی کارے

تیرے ہون دا کج پک کیویں آوندا میری عقلے !
عقل عقیدے دی کندھ اک پئی ڈیگے اک اسداے

ایہ فطرت دے ازلی ساز حقائق دے نہیں محرم
کیہ دھرتی دے دانے ' کیہ اسماناں دے ونجارے

اکھیں دیکھ لیا تے ہويا عین یقین اج مینوں
میں جاتا سی گر بے ' وعظاں جیہڑے جھوٹھے لارے

شام سویراں دی سنگلی دے سانوں جوڑ پئے نیں
توں سانبھے نیں آپے گھڑیاں ' پھر ' زمانے سداے

بے کر اذن کریں تے سائیاں میں دی گل اک پچھل؟
جیہڑی گل دا ول کڈھن توں عقلاں والے ہارے

اسماناں دی ٹھہری تھلے رہنیاں جنا چر جھینوندا
ایہ گل کڈے وانگوں دل وچ رہی اے رڑک وھارے

گفتداں دیاں چھٹاں ڈکیاں رہن نہ کنڈھیاں کولوں
دل اندر جد سوچاں دا دریا پیا ٹھاٹھاں مارے

اوہ ہے کیہڑا آدم؟ جیہڑے آدم دا توں رب ایس
 اوہو آدم؟ جیہڑا بیٹھ اسمانں وی نہیں وارے
 مشرق دے تے رب بنے نیں چٹی چمڑی والے
 مغرب دے رب دسدے سونے چاندی دے چمکڑے
 بھادویں علم ہنر دے چانن کھلارے یورپ اندر
 چشمہ آب حیاتی دا نہیں تاں وی ایس اندھیارے
 تعمیراں دا حسن انوکھا، رونق تے رشنائیاں
 گرجے نالوں بوہتے ستھرے جاپن بینک چنڈرے
 وہکھن وچ تجارت جاپے، بیٹھ جوئے دیاں کھیڈاں
 سود بیاج کے نوں لبھدا، لکھاں موت وبارے
 انجدا علم تے ایہ دانائی، ایہ فکراں، ایہ شاہیاں
 لمہٹو پیندے نیں نالے آکھن اکو جھڈے سدے
 وہیلے منڈے، نگیاں عزتاں، نشیماں نے مت ماری
 وچ سماج فرنگی نے کوئی گھٹ مدان نہیں مارے
 جھہڑی قوم اسمانں دی رحمت توں وانجی جائے
 اوہدی وڈی چھال اے بھاپ تے بجلی دے لشکرے
 دل دی موت مشیہماں دی سرداری دے سر جانو
 اکھ لحاظی دے جذبے نوں چیرن اندروں آرے
 لگدا اے ہن کجھ نہ کجھ تے ہو جانا اے آخر
 تقدیراں دے شاطر توں تدبیر کتے جا ہارے

میخانے دیاں کندھاں ہیشھوں تہ مکر ہلیں پیاں
نیویں پا کے بیٹھے نیں ہن ٹھیکیدار وچارے

شامو شام ایسناں دے کھڑے تے جو لالی بھمندی
منگویں لالی اے یا جام صراحی دے سبھ کھڑے

توں عادل توں قادر سائیاں پر تیرے جگ اندر
اک مزدور وچارا ڈانڈے اوکھے وقت گزارے

زر داری دا بیڑا دس خل کیڑے دن جا ڈہنا
بیٹھا جگ اڈیکے ہوسن کیڑے روز نکرے

کے لہیاں و لہیاں، لہیاں و لہیاں، لہیاں و لہیاں

کے لہیاں و لہیاں، لہیاں و لہیاں، لہیاں و لہیاں

کے لہیاں و لہیاں، لہیاں و لہیاں، لہیاں و لہیاں

کے لہیاں و لہیاں، لہیاں و لہیاں، لہیاں و لہیاں

کے لہیاں و لہیاں، لہیاں و لہیاں، لہیاں و لہیاں

کے لہیاں و لہیاں، لہیاں و لہیاں، لہیاں و لہیاں

کے لہیاں و لہیاں، لہیاں و لہیاں، لہیاں و لہیاں

کے لہیاں و لہیاں، لہیاں و لہیاں، لہیاں و لہیاں

کے لہیاں و لہیاں، لہیاں و لہیاں، لہیاں و لہیاں

کے لہیاں و لہیاں، لہیاں و لہیاں، لہیاں و لہیاں

کے لہیاں و لہیاں، لہیاں و لہیاں، لہیاں و لہیاں

کے لہیاں و لہیاں، لہیاں و لہیاں، لہیاں و لہیاں

فرشتیاں دا گیت

عقل اجے کڑیا لے باہجوں ، عشق نہ کدھرے اپڑے حالی
 ازلوں نقش بناندا سائیاں ، تیرے نقش ادھورے حالی
 خلقت نوں چھہہہ لائی بیٹھے رند ، امیرتے ملاں ، صوفی
 تیرے جگ وچ اوہو شام سویرے آوندے جاندے حالی
 تیرے شاہواں مال تماری ، تیرے فقراں حال تماری
 چاکر ، گلیاں دے گگمے حالی ، ملاں ، محل منارے حالی
 علم ہنرتے دین تے دانش ہین غلام ہوس دے سارے
 دل دیاں گنڈھاں کھوبلان والے عشق نے فیض نہ ونڈے حالی
 عشق حیاتی دا اے جوہر ، عشق دا جوہر آپ خودی اے
 ربا ! ایہوی تیز کٹاری لکی پھرے نیامے حالی

فرمان خداوندی

(فرشتیاں نوں)

اٹھو ، میرے جگ دے ماڑے دپڑے آن جگا
 دھن وانان دے محل منارے جھونا مار ہلاو

کیاں دا لمہنو کر دیو تا دے کے سیک یقیناں
 نکیاں چڑیاں وڈے وڈے بازاں نال لڑاو

راج عوامی دا ہن ویلا اکا نیرے ڈھکیا
بیسرہ نقش پرانا دے چھتی نال مٹاو

بیسرہی پہلی حالی نوں نہیں راج کے روئی دیندی
اوبدیاں کنکل دے ٹے ٹے نوں تیلی لاو

خالق تے مخلوق وچالے کندھاں کاہنوں اسرن
گرے وچوں گرے دے پیراں دی مسند چاؤ

رب نوں نیکن متھانالے بھون دوالے بتاں
چنگا اے بے مسجد ' مندر دیوے گل کراؤ

میں ہن ڈاڈا نکونک آں مر مردے پتھراں توں!
میرے جوگا ہن گلے دا کعبہ ہور بناؤ

مغرب دی تہذیب نری اے ہئی شیشے سازاں
مشرق دے شاعر نوں جھلیاں والے کم سکھاؤ

ذوق و شوق

ایہناں وچوں بوہتے شعر فلسطین وچ لکھے گئے

بلغ بھرے خشبوداں دلوں مزیں مار بھوالی
کیہڑے منہ بچن ول آوندا میں لے کے ہتھ خالی

نظراں تے دلاں نوں جنڈ پاندے، ریتاں تے نظارے فجراں دے
جاری سورج دے چشے توں کئی ہلاکھو نور سلاہیں دے

کھ، حسن ازل دا چمکاندا، گھنڈ ہستی دا یسہ یسہ جاندا
دل کہتے سودا نفعیاں دا، جو گھانے ہون نگا ہواں دے

کچھ بدل نیلے لال پرے، کل راتیں وس کے کھمارے نیں
کجج دے نیں اضم دے ٹلے نوں ایہ جلے خاص ملنگاں دے

پریاں وی چادر دھوپ گئی، کھجیاں دے پتر دھوپ گئے
ریتاں نیں دوالے یثرب دے جٹیوں کو لے لچھے ہشماں دے

کچھ بجھیاں اگل اک پاسے ٹونے نیں طنباں اک پاسے
کیہ سدا کے نوں لنگھے نیں کئی لشکر ایتھوں راہیں دے

میںوں جبریل دی واج پئی، تیری بھلیا تھاں اتھے دے
ہجراں دے پھنڈیاں ہویاں نوں سکھ چین ہمیشہاں اتھے دے

ایہ بھیت کے نوں کیہ دساں جنڈڑی اے کٹورا زہراں دا
اج کن دی کھیڈ پرانی اے، میں سجرا روپ خیالاں دا

جگ والے بھیڑ مدانے اج محمود بھلا کوئی ہور نہیں
کعبے دیاں سوی ناناں دا رہ جائے مان اڈیکاں دا

عربی ذکراں دے سوز اندر ، عجمی فکراں دے ساز اندر
کوئی سیک نہ عربی نظراں دا ، کوئی تد نہ عجمی سوچاں دا

افسوس حجازی لشکر وچ اج اک حسین وی نہیں کدھرے
وٹ زلف دا حالے وی لشکرے دجلے تے سر فراتاں دا

دل ، عقل تے فکراں ، نظراں دا بس مرشد عشق قدیمی اے
ایس عشق بناں سبھ دین شرع بت خانہ وہم گماتاں دا

ہے صدق خلیل وی عشق میاں ، ہے صبر حسین وی عشق میاں
ہستی دے معرکیں اندر ہے بدر و حنین وی عشق میاں

لولاک لما دے معنی دا گھنڈ سائیاں تیری ہستی اے
رنگاں خشبوواں دا لشکر تیرے ای کھرے دا کھوجی اے

وچ مکتب جیہڑے ملاں میں بے نور تے لاشاں ذوق دیاں
وچ میخانے دے صوفی دا دل سکھنا ، بھانڈا خالی اے

میرے تے شعر غزل دے وی دس پان گواچے بھانبر وی
کھڑیاں (۱) دا کھوج وہارا ہلاں ایہ میری ورد کہانی اے

پچھوں دے بلیاں دی موجوں گلہ کنڈے ہنگر پیندے نہیں
پر میرے ساہواں دی موجوں سینے وچ سدھر ہلادی اے

لہشو دل دا رت کلیجے دی ، میرے کرلاٹاں وچ نے
لہشو جیویں اک ستدیئے دا رگ رگ تاراں وچ جاری اے

مت سوچیں پین دی مہلت دے سینے وچ دل دیاں بھڑکال نوں
 دو چاہڑ مروڑے ہوو زرا کنڈلائیاں ہوئیاں زلفاں نوں

توں عرش عظیم تے لوح و قلم توں خود قرآن جماناں دا
 اک بلبہ تیرے بحر اندر ، گنبد شیشہ افلاک دا

پانی مٹی دے جگ اندر تیرا اے نور ظہور ایڈا
 ریتاں دے ذرے توں نکلے نت سورج نور سویراں دا

سنجرتے سلیم دیاں شاناں تیرے ای جلال دا شیشہ نہیں
 سبھ فقر جنیدی . سٹای تیرا ای جمال کمالاں دا

کس کم نمازاں آون گیاں جے تیرا عشق امام نہیں
 سجدے تے قیام حجاب نرے کیہ لبھنا نریاں نکراں دا

ایہ تیریاں مٹھیاں نظراں توں دونویں ای مراداں لے گئے نہیں
 نام عقل ہے دوروں اپڑن دا ، نام عشق ، حضوری بھڑکال دا

نت چڑھدے سورج دی گردش دتے نہیں بنہوڑے پا جگ تے
 ویلے دی طبیعت کر تازہ چک پردہ دید کرا جگ تے

نہیں تیریاں نظراں توں اوہلے جو کجھ وی میرا ماضی اے
 مینوں ایہ سار کدوں بہسی ایہ علم کھجور وی پھوکی اے

بجرے ساہ میرے باطن وچ کھج تان پرانی جاگ پئی
 ذات احمد عشق تمہاں اے ، بولہسی عقل تمہاں اے

کدی حیلے نال بلا لہندا کدی کھج دے لے نوں لا لہندا
 بسم اللہ عشق دی دکھری اے ، عشقے دی اخیر دی دکھری اے

جد عشق دی دھونی دھندی اے 'تک بھر وصالوں وودھ جاندا
سدھراں دی موت وصال اندر وچ بھر طلب خوش رہندی اے

بختاں نے وصال گھڑی آندی ' اکھ بھر کے وہ کھن ہویا نہ
بھاویں اکھ میری ٹٹ چینی رہی بچ بنانے لبھدی اے

سدھراں دا سیک وچھوڑا اے عشقاں دی ات وچھوڑا اے
چھلاں دی چھال وچھوڑا اے قطرے دی پت وچھوڑا اے

رواں گھراں رات رات سوئے نہ کھنوں دی اکھ کھنوں
کھنوں کھنوں رات رات سوئے نہ کھنوں دی اکھ کھنوں

رہنوں رات رات سوئے نہ کھنوں دی اکھ کھنوں
کھنوں کھنوں رات رات سوئے نہ کھنوں دی اکھ کھنوں

کھنوں کھنوں رات رات سوئے نہ کھنوں دی اکھ کھنوں
کھنوں کھنوں رات رات سوئے نہ کھنوں دی اکھ کھنوں

کھنوں کھنوں رات رات سوئے نہ کھنوں دی اکھ کھنوں
کھنوں کھنوں رات رات سوئے نہ کھنوں دی اکھ کھنوں

کھنوں کھنوں رات رات سوئے نہ کھنوں دی اکھ کھنوں
کھنوں کھنوں رات رات سوئے نہ کھنوں دی اکھ کھنوں

کھنوں کھنوں رات رات سوئے نہ کھنوں دی اکھ کھنوں
کھنوں کھنوں رات رات سوئے نہ کھنوں دی اکھ کھنوں

کھنوں کھنوں رات رات سوئے نہ کھنوں دی اکھ کھنوں
کھنوں کھنوں رات رات سوئے نہ کھنوں دی اکھ کھنوں

پروانہ تے جگنو

پروانے دی منزل کولوں بڑا دوراڈا جگنو
ٹھنڈے جھہڑے چنگیاڑے تے کیوں اڈدا پھر دا جگنو

جگنو

رب دا سو سو شکر کراں میں نہیں پروانہ جگ تے
میں نہیں جا کے جھولی اڈدا کے پرائی اگ تے

جاوید دے نال

ساز خودی دے تاروں لبھدے رتے خضر حیاتی والے
سوز خودی دے پاروں جگ مگ قوماں دے پے دیوے بلدے

آدم آپ خلیفہ رب دا ایہ کوئی نکی جھہڑی گل تے نہیں
ایسے وچ وڈیاں وادھے ایسے وچ سکون سہلے

اسماں تے اچ اڈاری کال نوں کدی نصیب نہ ہوئی
اوہ شہباز وی گیا گواتا جیہڑا رلیا کانواں ٹولے

بھاتو بھات زمانے اندر اکا اکھ حیا نہیں رہ گئی
شالا کدھرے تیری چڑھی جوانی نوں کوئی میل نہ لگے

کے میت نہ مکتب اندر پٹیاں پڑھن اقبال نہ بیٹھا
اوہ تے آپ سیانا ، سوہنی فکر دی دولت اوہدے پلے

بھکھیا

اک سیانے رند نے اک دن میخانے وچ دیا
ساڈی گمری دا والی اے اک مانگت ، لنگ لتھا

کیٹڑے بے دستاراں اوہدے تاج سجایا سرتے
کیٹڑے ننگے پنڈیاں دتا زر ہفتی پناوا

ہالی دا لہنو چاہڑھ کے بھٹھوی اوس شراب کھچائی
تیری میری پیلی دی مٹی اے اوہدا سیونا

اوہدے مال خزانے اندر ہر شے منگویں دسدی
دین کدھی اے؟ اوہدی 'بھیرا' ایہوی دس نہیں سکدا

منگن والا منگتا ہندا ، لوے خراج کہ صدقہ
کوئی منے یا نہ منے شاہ سلطان وی منگتا

(انوری توں لیا ہویا)

ملا تے بہشت

میں دی ربوں اوتھے ساں نہ مہتھوں گل ڈکیتی
ملاں جی توں جدوں خدا نے بخشے جنت کوثر

رب سائیاں جے کبھ نہ آکھیں تے میں پچی آکھاں
ایہنوں حور شراب نہیں پچنے اہمہدے جانا آپھر

تیری جنت ہڑھباں دے کوئی بھیز بھڑن دی تھاں نہیں
بھٹھاں تے تکراراں نہیں پر اہمہدی مٹی اندر

بھیڑی متے مذہباں نوں لڑوانا اہمدی فطرت
پر نہ جنت وچ مسہتاں گر جے خطبے منبر

دین تے سیاست

دین کلیسا دا سی رہبانی لڑ لگا
ایس فقیری اندر ہجدی کوں امیری

سلطانی تے رہبانی وچ کھور سی ڈاڈا
اک دی دھون اچری اک سی نک لکیری

انج سیاست مذہب کولوں چند چھڈائی
دین کلیسا دے پیراں دی ہر گنی پیری

دین حکومت ہو گئے سن جد وکھرے وکھرے
ہلکی ہوئی امیری ہلکی ہوئی وزیری

دین دنی دے وچ دوئی ' درگاہوں دھکا
کرے دوئی تہذیبوں دی اکھ انھی دھیری

ایہ تے اک کرامت رہتو واسی دی اے
جہد دی بشیری دے شیشے وچ لشک نذیری

ایسے وچ بندیائی سانبھی جا سکدی جے
اک مک ہون مجدد الضی (۱) تے جمانگیری

میں جنیدی نوں مجدد الضی تے اردشیری نوں جمانگیری دی علامتاں نال بدل لیا اے

(مترجم)

زمین اللہ دی اے !

کیڑا اے جو مٹی تھلے دانے نوں ہنگر اندا
کنھے چھل سمندراں وچوں بدل آن چڑھائے

کون موافق وا دے بے ہجھمویں کھج لیا
مٹی وا اے مالک کیڑا سورج کون اگائے

کنکال دے سنیاں دی جھولی کنھے پائے موتی
رتاں نوں ادلی بدلی دے کنھے سبق پڑھائے

لبیز دارا رب دی بھوئیں نہیں تیری نہیں تیری
تیرے ہنیو دادے دی نہیں ایہ نہ تیری نہ میری

اک نوجوان دے ناں !

تیرے صوفے افرنگی نیں تے قالین ایرانی !!!
رت روئے پئی منڈیاں دی ہڈ حرام جوانی !!
دولت کیہ اے؟ شاہیاں لبھیاں دی نہیں پوری پیندی
ٹل بے کر نہیں حیدر ورگا، دل بے نہیں سلمانی

ایہ شے لبھ نہ اج کل دی تہذیب تجلی وچوں
مینوں بے پرواہنیاں وچوں ڈھہنی معراج ایمانی

جاگے جدوں عقابیں ورگی روح جواناں اندر

اوہنوں اپنی منزل دس پیندی آسماناں اندر

آس نہ چھڈیں، نا امیدی علم عرفان گواندی !

مومن دی امید اے رب دے بھیت پچھاناں اندر

تیرا ڈیرا نہیں سلطاناں دے مھلاں دے کنگرے
توں شہباز ایں رکھ اپنی گزران چٹانیاں اندر

مت

بڈھے باز نے اک دن باز بچے نوں ایہ گل آکھی
تیرے کھمب کھمبہراٹ اسمانں تے پئے اڈن سوکھے

اپنے لمہٹو دی اگ وچ سزنا عمر جوانی والی
ہمت کریاں کوڑ حیاتی اندر گھلن پتاسے

جیرھی چس کبوتر تے جھپٹن وچ لبھدی پترا
اوہ چسکاتے خبرے اوہدے لمہٹو وچوں نہ لبھے

لالہ صحرائی

اک اسمان دا گنبد گولا ، اک اکاپا بھارا
میری تے پئی کونھی کنبے ویکھ اجاڑ کھلارا

راہوں مہنوی کراہے راہی ، راہوں تمہنوی کراہے
صحرائی لاڑیا ! کتھے تیرا منزل ڈھارا ؟

اج کلیم پہاڑاں تے نہیں دسدے کدھرے نہیں تے
طور جیہا توں لمب لشکرا میں وی اوہ لشکرا

توں کاہنوں میں لغروں پھٹیا ، میں کیوں لغروں مٹیا
اک ظہور دی سدھر دو جا وحدت دا چٹھارا

بحر محبت دے نو بے نون شلا رب دیاں رکھیں

دریا دے قطرے قطرے وچ دریا ڈوہنگا سدا

انجیدی موج تے گھمن گھیری دی اکھ لپ لپ رووے

دریاؤں ابھری پر ہویا نہیں نصیب کنرا

آدم دے سیکوں میں رہندے تے تا جگ والے

سورج لہندا آپ نظرا تارے کرن نظرا

سک اجاڑ دیئے نی داءے مینوں وی چابخشیں

چپ ' وراگ تے عشق خماری نالے حسن پیارا

ساقی نامہ

لتھے لشکر آن بہاراں تھیں تھیں تنبو تانے

جنت باغ کھڑے ہر پاسے ' پریت کیہ میدانے

کیہ چنبا کیہ پھل گلاباں ' کلیاں مشک مچائی

تیغ ازل دے کٹھے لالے لہنو دی کفنی پائی

رنگو رنگ گلاباں پردے لکی کل خدائی

پتھر پڑیاں دی رگ اندر رت ہلارے آئی

نیلو نیل فضاواں اندر مستی پرے کھارن

آہلنیاں دے اندر پنچھی بیٹھے کھمب الاربن

دیکھو ندی پہاڑوں لہندی شوکے ' تڑ دی آوے

اڑی لڑ دی ' کھہندی بہہندی ' رڑھدی بھڑدی آوے

ٹھہدی ، فچدی ، روڑھے پیندی ، گجندی وجدی آوے
کنے ونگ ترنگ ولادیس کھاندی بھجندی آوے

ڈکا لگے اینوں تے ایہ رسل وی چیر وکھاندی
پیر پہاڑ چٹانوں دے چا دل وی چیر وکھاندی

کن ذرا بے لائیں ساقی ، مرنی کیہ کرلاندی
ایہوی اک حیاتی دا پیغام ستاندی جاندی

انجندی اج شراب پیا جو شرماں دے گھنڈ ساڑے
رت بہاراں والی آوندی کیٹری روز وہاڑے

جہہی شراب ، حیاتی دے جو سینے لائیں مارے
جہہی شراب ، خماری چاہڑھے جنھے کن پسرے

جہہی شراب ، نہیں جس دے اندر سوز تے ساز ازل دے
جہہی شراب خماری ، جنھے کھولے راز ازل دے

ساقی سائیں ! ایس ازل دے راز اتوں گھنڈ چا دے !
اپنی ہمشور تے چڑیاں نوں بازاں تال لڑا دے

نویاں رتاں ، نویاں ریتاں ویلے چال وٹائی
راگ نویں تے ساز نویں نیں طبلے تال وٹائی

انج کجھ جگ نوں شیشہ ہوئے سارے راز فرنگی
حیرت شیشے جھاتی ڈبے شیشہ باز فرنگی !

پچھلی رت سیاست دی اج مٹی خوار ہتھیری
دھرتی شاہواں تے سرداراں توں بیزار ہتھیری

ٹریا جے سرمایہ داری دا بیوپاری ٹریا
کرتب گھڑی دکھا کے جیویں ٹھگ مداری ٹریا

ڈوٹکھی نیندر تے چینی اکھل پن لگ پے
چیر پہاڑ ہمالہ ولوں سوسے پھن لگ پے

سینا تے فاران دے سینے تریزاں آئیاں ہوئیاں
موسیٰ فیر تجلی ولے اکھیاں چائیاں ہوئیاں

بھادویں کلمہ گو نون ہے وحدت دا سیک ودھیرا
پر جنجو دا اوہدے دل وچ اچے ہنہک ہتھرا

کیہ ملاں ' کیہ صوفی کیہ نہیں فلسفیاں دے کارے
بیٹھ عجم دے ہتھانے وچ بت پوجن پے سارے

جیہڑی اصل حقیقت ہسی مٹی گھٹیاں رل گئی
امت پاک نبی دی پچھلے ورقے پٹیاں رل گئی

دل نون ڈاڈا موہ لہندے نہیں مٹھے بول خطیباں
تاں وی شوق دی لذت نہیں ہندی وچ نصیبیاں

منطق نال دلیلاں رکھدے اپنی گل سنواری
چھنچھ لگتاں دی انج پاندے ' ہارے عقل وچاری

صوفی جیہڑا حق دی سیوا وچ سی مرد حقانی !
وچ پریت انوکھا سبھ توں ' غیرت وچ لاشانی

فکر عجم دے وہم خیالاں وچ گواچا رہندا
ایہوی سالک مرد مقاماں وچ گواچا رہندا

بھانپڑ بھجیا عشق دا مسجھیا چار چھہر پنہر اے :
کلمہ گو کلہا اے اکا ٹھنڈی ساہ دا ڈھیر اے

فیر شراب پرانی رنداں وچ ورتا دے ساقی
اوہو ساغر محفل اندر اج بھوا دے ساقی

میںوں عشق دے کھمب کھمب راتاں دے کے چاہڑ اڈاری
میری خاک نوں جگنو لاتاں دے کے چاہڑ اڈاری

طوق غلامی دے لہ ساقی عقل آزاد بنا دے
گبھرو چوہراں نوں بڈھیاں دا پیر استاد بنا دے

ملت دی شہنی نوں رکھدا تیرا وتر ہیرا
تیرے دم دے نال میں ساہواں ایس بدن وچ اڑیا

ترفن پھرکن والے سائیاں میںوں بخش قرینے
بخش دلیری حیدر دی تے سیک صدیقی سینے

فیر کلجے وچوں دسر اوہو تیر لنگھائیں
سینے سینے اندر ستیاں سدھراں فیر جگائیں

تیرے اسمان تے تارے چن ، اوہناں دیاں خیراں
دھرتی تے جو راتاں نوں جاگن اوہناں دیاں خیراں

گبھرو چوہراں دے سینے وچ دھونی جھہی اک لادے
میرے ورگا عشق تے اکھ دی میرے ورگی چا دے

میری بیڑی گھیراں گھیری کر دے پار اتارا
ایہ ہے ثابت جامد ایہنوں کر دے آپ سیارا

میںوں موت حیاتی دے اسرار کرا نظارا
تیری اکھل دے وچ رہندا ہر دم کن پیدا
میریاں ہنجواں بھجیاں اکھل جو جگراتے کئے
میرے دل دے اندر لکے ہوئے اہل وئے

میرے ادھی رات دیاں کرلاٹاں دی مسکینا
کیہ اکلاپے کیہ محفل دا سدا سیک یقینا

جیہڑیاں دل وچ سدھراں جیہڑیاں سینے سکل میںوں
جیہڑیاں رکھیاں آس امیدیاں جیہڑیاں کھوجاں میںوں

میری فطرت ویلے نون وی شیشہ رہے دکھاندی
فکراں دے ہرناں لئی ایہو رکھ دی بد اماندی

مارو مار حیاتی دا پڑ بھجیا اے دل میرا
لشکر وھم گمناں ڈھکے ، نال یقیناں ڈیرا

ساقی ایہو پونجی سانجھی میرے جسمے فقیراں
ایہو شان فقیری لے کے بیٹھاں نال امیراں

میری ساری سنگت اندر اہمہدی کھوہ کھاہ پا دے
انجھدی کھوہ کھاہ پارے ! اینوں کے نکانے لا دے

ہر ویلے دن رات ومام روہڑے پئی حیاتی
ہر شے وچوں ترہکے پھڑکے دڑکے پئی حیاتی

اہمہدے صدقے جتھے دی پئی صورت نظریں آوے
دھوں دی موج نون اپنے اندر جیویں لمب لکاوے

بھاویں کوڑے لگن ایسوں نیڑے مٹی پانی
تاں دی مٹھے لگسو کاراں کر دے مٹی پانی

آپے ای ایہ ثابت وی اے تے سیار وی آپے
اگ ' پانی ' وا ' مٹی دی پھاہیوں بیزار وی آپے

ایہ وحدت ہے کثرت اندر ہر دم جکڑی ہوئی
نہ کوئی ایہدے ورگا کدھرے ' ثانی ہور نہ کوئی

چارے کھوٹل ' بیٹھل اوٹاں ہتخانہ ' جگ سارا
ایسے گھڑیا ایس مکانے سوی ناتھ دوارا

پہلے ورگی دوجی واری ایہدی کن فیکوں نہیں
تیرے ورگا میں نہیں جیویں میرے ورگا توں نہیں

میرے تیرے تال سجائے محفل دے اکلاپے
پر ایہ محفل اندر بیٹھی وی پئی کلی جاپے

بجلی اندر وی پئی لشکے لشکے تارے اندر
چاندی سونے دے وچ ڈلکے ' ڈلکے پارے اندر

ایسے دے تھل ایسے دے گکر کریاں جنڈ پھلیاں
ایسے دے نیں کندے سوللاں ایسے دے پھل کلیاں

کدھرے پربت چورا کیتے ایہدے زور تباہی
کدھرے جبرائیل تے حوراں پھاہتے ایہدی پھاہی

بازاں دی پارے جہمہشی کدھرے آئی طبع شکرے
رت چکوراں دی وچ پوپنچھے رنگی پھر دے سارے

کدھرے اک کیوتر اپنے گھر توں دور دوراڈے
جل اندر پھڑکے پر پھاسی توں پھڑکن کیے آکھے

ثابت ساکن دیکھ نظارے اکھ پی دھوکھے کھلوے
جگ دا ذرہ ذرہ اپنے اندر پھڑکی جلوے

ذرا کھلوندا نہیں ایہ کدھرے لشکر ہستی والا
ہر دم بھرا ' ہر دم ' تازہ ' منظر ہستی والا

توں جلتا اے دنیا اندر بھیت اے عام حیاتی !
صرف اڈاری دے چکے دا سوہنا نام حیاتی

اہہنے کئے دیکھے بے نوئے تے رہ دگدے
پینڈے اینوں منزل کولوں بوہجے چنگے لگدے

سفر حیاتی دے حیلے وچ آپ وسیلہ ساز اے
سفرس پینا اک حقیقت ' گھر بہ رہن مجاز اے

گنجھل پاکے کھان دے وچ لبھدی لذت اینوں
ترفن ' پھڑکن ' دھڑکن اندر ملدی راحت اینوں

جدوں حیاتی نوں آ ساہویں دتی موت وکھالی
آیا ڈاڈا اوکھا ویلا تان وی سر توں ٹالی

کرنی بھرنی دے جگ اندر گل تے اڑے حیاتی
موت فنا دی رہ وچ رہندی بیٹھی تھڑے حیاتی

دھروں سواد دوئی دے آئیاں جوڑے جوڑے موجاں
تہلباں پہاڑاں وچوں چڑھیاں آ خلقت دیاں فوجاں

ایسے شنی تون پھل کلیاں کر دے ٹنڈے رہندے
ایسے شنی تے پھل بجرے اگدے پھنڈے رہندے

بھولے آکھن پے نہیں ایڈی ہنڈن سار خدائی
نقش حیاتی دا مٹ مٹ کے دیندا دکھ سوائی

ڈاہڈی ترکھی ، ڈاہڈی چھنتی جتھے چاہے اپڑے
ازلاں تون لے اداں توڑی اکے ساہے اپڑے

ویلا ، اک لڑ جسدی اک اک گھرھی سویرے تے شام اے
آوندے جانڈے ساہواں دی آوا جاوی دا نام اے

آوندے جانڈے دم دی موج وی کیہ اے ؟ اک تلوار اے
خودی بھلا کیہ شے وے ؟ ترکھی تیغ کٹاری دھار اے

خودی بھلا کیہ شے وے ؟ وچلی گل حیاتی والی !
خودی بھلا کیہ شے وے ؟ جیویں جگ نے جاگ سنبھالی

خودی خماری جلوے ماری رہے اکاپے اندر
جیویں اک سمندر پانی وے اک تہکے اندر

بھاویں چانن بھاویں نہہرے ایہدی دکھ کراری
میرے تیرے اندر ظاہر ، ستھوں تیتھوں عاری

بانج ازل دے پچھے نہیں کجھ بانج ابد نہ اگے
نہ حد ایہدے پچھے کوئی ، کوئی حد نہ اگے

ویلے دے وگدے دریا دے شوہ وچ رڑھدی جانڈی
شوہ دریا ، دیاں چھلاں اندر جانڈی شل کھانڈی

ڈھونڈن بھالن دی رہ لہہ کے مڑ مڑ راہواں بدلے
اک اک ساہ دے نال دمام اکھ نکاہواں بدلے

پھلاں وانگوں ہولیاں ہندیاں اہہدے ہتھ چٹناں
شاں نال بھرے انج پرہت ' روہڑے پیاں ریتاں

سفریں پین شروع اے اہہدا سفریں پین اخیر اے
اہہدی ہستی دا راز ایہو ' ایہو ای تقدیر اے

چن دے وچ کرن دی ایہو ' ایہو چنگ چٹناں
ایہنوں رنگ چڑھے نہ مولوں ڈب کے رنگ کھٹاں

دنیا دے وچ گھانے وادھے دا کیہ لگے ایہنوں
کلہدے بے نوئے تے کیہ پچھے اگے ایہنوں

روز ازل توں نس بھج دے ڈھنگے وچ آپ ایر اے
آدم دی مٹی وچ اہہدے ڈھالی شکل اخیر اے

بنڈیا رہوے خودی دا ڈیرا تیرے دل دے اندر
جیویں رہے اسمان سلایا اکھ دے تل دے اندر

سانبھن ہار خودی دے تائیں کچلا میری جاچے
انجیدی روئی جنھوں کھایاں اہہدی آب گواچے

اہہدے تن من اوہو سکی ٹاپ ودھیری لگے
کھا کے جنھوں دنیا اندر دھون اچیری لگے

گھانے وند محمود جہہہہل دی چھڈ دے حیلہ سازی
رکھ ذہیان ہمیش خودی تے منوں وسار ایازی

اوہو سجدہ سجدہ اودھا شکر ادا نہ ہووے
 جیہڑا سجدہ کر کے سجدہ کوئی روا نہ ہووے

ایہ دنیا ' اک محفل رنگ راگاں دی سنگت کر دی
 ایہ دنیا کیہ دنیا جتھے موت حکومت کر دی

دنیا کیہ اے ؟ دنیا اکھاں کنل دا بت خانہ
 جتھے نام حیاتی دا بس رج رج پینا کھانا

ایہ دنیا بس جان خودی دی پہلی پہلی منزل
 راہیا ! اتھے بہ نہیں رہنا ایہ نہیں تیری منزل

تیرے سینے اندر اگ نہیں لگی اس سنساروں
 تیرے پاروں جگ تے جگ مگ توں نہیں جگ دے پاروں

پیر اگیرے رکھ ' بھریرے پر بت پاڑی جا توں
 ایس زمان مکان دے جادو توڑی تاڑی جا توں

خودی خدا دا شیر اے ابھدا کل سنسار شکار اے
 دھرتی تے اسمان وچارا ابھدی مار شکار اے

جگ میلے نیس ہور ہتھیرے ' جسے نہیں جو حالی !
 ہستی دا سینہ نہیں رہندا کن فکانوں خالی

ہر کوئی راہواں دیکھے کیہڑے دن توں کریں چڑھائی
 تیرے عملماں تے سوچاں دی شوخی تے اکھ لائی

ویلے دی گردش وی ایسے چکر جمبلی ہووے
 ماں بے آپ خودی خود تیرے ساہویں آن کھلووے

ج تے جھوٹھ دی دنیا اتے تیرا جھنڈا جھلدا
تیری فطرت دا موتی کیہ دساں کیڑے مل دا

اصل حقیقت دے پنڈے تے لفظ لہارہ تنگ اے
اصل حقیقت شیشہ اے گفتار چڑھاندی رنگ اے

سینے اندر ساہواں دا پیا حال دیوا بلدا
پر گفتار اڈاری مینوں آکھے کیوں نہیں ٹلدا

جے ہن وال برابری وی میں چھنڈاں کھمب اچیرے
سیک تجلی دی لمب والا لوہ سسٹھے پر میرے

ویلا

کل گیا ' اج وی نہیں رہنا ' راز دیاں ایہ گلاں نہیں
جنھے جھٹ نوں شکل دکھانی ' اودھیاں جگ نوں تاپنگاں نہیں

میرے گھڑیوں قطرہ قطرہ کرن وقوعے کرنی دے
دانہ دانہ شام سویراں تسبی ویج شماراں نہیں

میرا جانو ہر کوئی اے پر میرے چالے ہور کوئی
کتے سوار آں ' کتے سواری ' کدھرے میریاں چھمکناں نہیں

جے توں نہیں سین محفل اندر تیرا دوس کہ میرا اے
ہوراں لئی لاں سانجھ شراباں ' ایہ نہ میریاں ریتاں نہیں

میرے گنہگنہل پیچاں نوں کیہ دیکھے اکھ نجومی دی
عارف جہسہی نہیں اکھ جہسہدی ' کد اوس نے کہہاں بھنڈیاں نہیں

مغرب ول اسمان تے ایہ لالی ، ندیاں خون ویاں
اگلے سورج تے رکھ نظراں ، اج تے کل حکایتاں نیں

جیڑھی فکر نے فطرت دے زوراں اتوں گھنڈ لاپے سن
اوبدے آبلنیاں تے اوبدی بجلی اکھل رکھیاں نیں

اوبناں ہتھ ہواواں ، جوہاں ، بیڑے ست سمندر وی
گھمن گھیری دی گنڈھ کھلھے کیہ جتھے تقدیراں نیں !

اوتھوں جرم لیا جگ بجرے ، ہنڈیا ویلا مرن پیا
جتھے جوئے باز فرنگیاں ہتھ جوئے ویاں کھنڈاں نیں

بھادیں جھکھڑ جھولے نیں پر اپنا دیوا بالے اوہ
مرد فقیر رہا، جدھیاں شاہواں وانگ ہواواں نیں

فرشتے آدم نوں جنتوں ودعیا کر دے نیں

جا رب اٹھے پرے دتیاں سینے اگل تینوں
توں خبرے خاکی ایں یا پارے دیاں پٹھیاں تینوں

سنا اے توں مٹی وچوں منہ کڈھیا ' پر تاں وی
تیری فطرت اندر چن تدمے رشنائیاں تینوں

اپنا روپ کدی بے ستیاں خواب اندر وی ویکھیں
لکھل سرتاں توں ودھ تیریاں منھیاں خواباں تینوں

سرگھی اٹھ کے اکھوں ونا تیرا بھارے مل دا
توں رکھ سکا ایسے بدش کرنا ہریاں تینوں

راز حیاتی والے پردے تیرے سر پے چیرن
توں اکثر فطرت آپے کر دی چھیڑاں تینوں

دھرتی آدم نون جی آیاں نون آہندی اے

کھول اکھیاں دھرتی دیکھ زرا، اسان فضاواں دیکھ زرا
 چڑھدے ول چڑھدے سورج دے لشکر سویراں دیکھ زرا
 گھنڈ لتھے فطرت دے مکھ تے پردے دیاں پرتاں دیکھ زرا
 تک ظلم و چھوڑے عمراں دے، ہجران دیاں چھریاں دیکھ زرا
 رکھ جگرا آس نراس دے جگ بھیڑ لڑائیاں دیکھ زرا

سبھ تیرے حکم دے تابع نیں ایہ بدل زور گھٹاواں کیہ
 ایہ گنبد گول اسمان دے نالے چپ چاپ فضاواں کیہ
 ایہ پربت ایہ میدان رڑے ایہ ساگر پرے ہواواں کیہ
 کل تیک تے نظراں وچ ہے سن ملکاں دیاں تیز اداواں کیہ
 اج اپنیاں، ویلے دے شیشے وچ آپ اداواں دیکھ زرا

دن گے زمانے نون راہواں تیرے تے اکھ اشارے وی
 پاڑ اکھیاں تینوں دیکھن گے دوروں اسمانی تارے وی
 تینیں تیرے فکر سمندر دے لبھ لینے کے کندے وی
 اپڑن گے عرشاں تے تیرے ہاہواں لبو چنگیلے وی
 پہچان خودی، کیہ کردیاں نیں فیر اپڑیاں ہاہواں دیکھ زرا

جگ روشن کر دے سورج، دا چانن تیرے چنگیلے وچ
 اک بھری دنیا وسدی اے تیرے فن دے چمکارے وچ
 اکھ دیکھ اوہناں نون رجدی نہیں جو باغ بہشت نظارے وچ
 تیری تے جنت ڈبی اے اک خون جگر دے دھارے وچ
 خالی بندیا ہن دنیا تے کرنی دیاں بھرناں دیکھ زرا

تیرا ہر تار چکارے دا پیا چیکاں مارے ازلاں توں
توں لگا جنس محبت دے بیوپار وبارے ازلاں توں
توں مرشد صورت خانے دا وچ بھیت چہارے ازلاں توں
توں خوئی 'بانج آزاراں دے' وچ محنت کارے ازلاں توں

ہتھ آئیاں تیری مرضی دے قسمت دیاں واگلاں وکی

[Faint bleed-through text from the reverse side of the page]

[Faint bleed-through text from the reverse side of the page]

[Faint bleed-through text from the reverse side of the page]

پیرتے مرید

مرید ہندی

اکھ سجاکھی وچوں جاری لہٹو دا دھارا
 اج کل دے علماں نے دین ونبجایا سارا

پیررومی

علم بدن دی خاطر ہووے تہاں ایہ ماہ اے
 علم بے دل دی خاطر ہووے تہاں ایہ یار اے

مرید ہندی

اوہناں دا توں مرشد جیڑے عاشق دردی
 مینوں یاد اے تیری ایہ گل اچی پچی
 "سکی لکڑی سکی کھل تے سکی تار اے
 کتھوں دی آواز اے لگے سگواں یار اے"

اج دا دور دامد مست سروروں وانجا
 نہ ایمان تران یقین ، حضوروں وانجا

اوہ کیہ جانے ایہہ دے پچھے . راز بھلا کیہ
 جن کیہ تے جن دی آواز بھلا کیہ

بھاویں یورپ کڈیاں لشکاں چمکاں مارے
 راگ اوہنوں پے مٹی دے دل دین ہلارے

پیر روی

سبھ نوں سچا قول قوالی بھا نہیں سکدا
 ہر پچھی کھا کے انجیر پچا نہیں سکدا

مرید ہندی

مشرق مغرب دے سبھ علم کھنگالی بیٹھیاں
 تہا دی حال روح دے روگ سنبھالی بیٹھیاں

پیر روی

نیم حکیم تے ہور دی روگ ودھا دیندے نہیں
 مل دے دل آ، مل دے ہتھ شفا دیندے نہیں

مرید ہندی

پیرا ! تیری نظروں میرے دل رشنائیاں
 حکم جہاد دی اصل حقیقت کھولیں سائیاں

پیر روی

حق دے نقش نوں حق دے حکم دی ٹھوکر ماریں
 جہن دے کچ تے جہن دا پتھر ماریں

مرید ہندی

مشرق دی اکھ تے مغرب دے جادو گھیرے
 جنتی حوراں توں مغرب دی حور آگیرے

پیرروی

ویکھن وچ تے چاندی چٹی گوری لگے
ہتھ وی کالے ، کالے کردی کپڑے ، بگے

مرید ہندی

بھرے خون جواتاں پڑھ کے علم گوائے
افرنگی جادوگر نے پھڑ پنجرے پائے

پیرروی

کھمب آگنوں پہلاں جے پکھنو اڈ وکھائے
اوس اڈ پڈ جانے نوں بلی کھا پی جائے

مرید ہندی

دین وطن وی کتھوں تہک لڑائی پیرا
جند بدن وچ کیویں پوے جدائی پیرا

پیرروی

رات پنہرے ، کھوٹ دی سونے ناں کھلووے
سونا دل وچ آکھے زرا سویرتے ہووے

مرید ہندی

آدم دا جو بھیت اے میرے سینے پا دے
مٹی دے ذرے نوں سورج چن بنا دے

پیر روی

اوپدے ظاہر نوں اک مچھر چاہڑے چکر
اوپدے باطن اندر ست اسمن مخر

مرید ہندی

مٹی دی اکھ تیرے نور دا دیوا بلدا
عقل تے عشق دے وچوں آدم کیہ شے مل دا

پیر روی

بندے دی تے اکھ ای اکھ باقی کھل اے
اکھ وی اوہو اکھ اے بیہمی جن دل اے

مرید ہندی

مشرق حالی جیوندا اے تیری گفتاروں
جانوں جاندیاں نیں قوماں کیہڑے آزاروں

پیر روی

بیہمی قوم مری ادہ ڈاہڑی بے نوری سی
اوبنے پتھر نوں وی جاتا بکتوری سی

مرید روی

کلمہ گو دی پہلی خشبو رنگت مر گئی
کیہڑی گلوں ایہدے جسے دی رت ٹھر گئی

پیر روی

جد تہمکر کوئی خاصا نون ہزار نہیں کردا
رب کے دی قوم نون اینویں خوار نہیں کردا

مرید ہندی

بھادیس جگ دی منڈی گھاٹا جاناں جوگا
کیہڑے سوڈے وچ اے سوڈ انساناں جوگا

پیر روی

عقلاں وچ کے حیرانی پا اپنے پلے
عقلاں وہم تے عشق اے حیرانی دے پلے

مرید ہندی

میرے دم دے ساتھی نہیں شاہواں دے بلی
میری فقر فقیری سر ٹوپی نہ سلی

پیر روی

اوپدا بندہ ہو جا جدا روشن سینہ
ایدوں چنگا نہیں شاہواں دے تاج گمینہ

مرید ہندی

مستی اندر توں ایس جیوں اصحاب بدر دے
میںوں سمجھ نہ آوندے مسئلے جبر قدر دے

پیر روی

پر لے جانے بازاں نوں سرداراں ولے
پر لے جانے گرہیل نوں سرداراں ولے

مرید ہندی

راہب دی کھی چنگی یا تخت ہلارے
ایہناں وچوں کیہ اے دین نبی نوں وارے

پیر روی

ساڈے دین اندر تلواراں سر سرداری
عیسی دے دین اندر غاراں سر سرداری

مرید ہندی

کیویں مٹی پانی میرے ہتھ وں ہودے
کیویں سینے دے اندر دل جاگ کھلووے

پیر روی

رب دا ہو کے دھرتی تے ٹر گھوڑے وانگوں
لوکل دے موہڈے نہ چڑھیں جنازے وانگوں

مرید ہندی

دین دیاں رمزاں نہ پیاں عقلاں پلے
کیویں آوے انج ایمان قیامت ولے

پیر روی

آپ قیامت ہو تل آپ قیامت دیکھیں
ہر شے نوں دیکھن دی ایہو صورت دیکھیں

مرید ہندی

بھاویں اسماناں تے ڈیرے ہین خودی دے
سورج تے چن پھاہیاں گھیرے ہین خودی دے

ملے سرور حضور نہ تخت بہاراں کولوں
ٹھوبہنگے کھاندی رہندی پھے شکاراں کولوں

پیر روی

جے اوہ چڑھے شکاریں پھاہیاں عشق نوں پاوے
اوہ پر کسے وی پھاہی اندر کوں ساوے

مرید ہندی

جگ دی فطرت توں اے واقف فطرت تیری
کیوں محکم کرے حیاتی ، ملت میری

پیر روی

جے بیوں دانہ تے چڑیاں آونا چگن
جے بیوں غنچے تے بالک آن مرندن

دانہ نگرے لاتے بن جا جال چھیرے
غنچے ہکلمے لاتے بن جا گھام ہنیرے

مرید ہندی

توں آہنا ایس دل نوں کدھروں لہ لیا توں
دل دا طالب ہوتے باہواں زور وکھا توں
میرا اے دل بیہرا میرے سینے وچ اے
میرا جوہر میرے ایس آئینے وچ اے

پیرروی

توں تے آکھی جانا ایس پئی دل پلے وے
دل تے عرش عظیم اے ' اوہ کدھروں تھلے وے
توں اپنے دل نوں دل جلتا ہور حوالے
بھال اوہناں دی کیتی نہ جو سن دل والے

مرید ہندی

اسمانی پئی اڈے . میری فکر اچیری
پر دھرتی تے میری مٹی خوار ہتھوری
جگ دے کار وہاراں اندر گھانے مینوں
پیرے پیرے ڈھیلے ' ایسے وانے مینوں

کیوں نہیں میرے دس . دھرتی دا چالا کارا
دنیا دی مت کیوں نہیں لیندا دین وہارا

پیرروی

جنھوں رُن اسماناں تے وی سوکھا ہووے
اوہنوں دھرتی تے کیہ رُنا اوکھا ہووے

مرید ہندی

رتے علم دا تائیاں دے لبھن کیویں
سینے پیراں ، سل ، مواتے لبھن کیویں

پیررومی

علم تے دانش نون چمکاراندا رزق حلالی
عشق تے دل دا سوز ودھاندا رزق حلالی

مرید ہندی

جگ اندر نہ بہہئے تے جگ گگ نہیں ہندی
جگ نہ چھڈیئے شعراں دے وچ اگ نہیں ہندی

پیررومی

وکھرے غیراں نون چھپڈ بہنا یاراں نون نہیں
پوہ نون لوئی ساتھی ، چیت بہاراں نون نہیں

مرید ہندی

نہ کوئی نور دا چانن ، سیک نہ سوز دلاندے
دل والے وی ایس ولایت نہہر ہنڈاندے

پیررومی

مرداں دا کم چانن ، عشق تے سیک ودھانا
مرداراں دا کم اے غیرت ، پت گھٹانا

جبریل تے ابلیس

جبریل

دیر دیا سنگیا ! کیہ جگ پھواڑی دے نیں چالے رساں !

ابلیس

سینے سیک تے چھیک کیجے درد وچھوڑے کھوجاں ، سدھراں

جبریل

ہر ویلے اسماناں اتے تیری گل چھڑی رہندی اے
تیرا پاڑ بھلا نہیں سیتا جا سکدا جے ہوہنی نیں

ابلیس

حیف اے جبرائیل توں نہیں اکا وچلا بھیت پچھاتا
میری آپ صراحی ٹٹ کے دے گئی مینوں نشے خماراں

ہن میری گزران اتھے تے نہیں ہو سکدی نہیں ہو سکدی
کیڈی اے چپ چان ایہ دنیا نہ اتھے بنگلے نہ گلیں

کن پارے دے من اگاں لائیاں نیں جس دی مایوسی
اوبدے حق مایوسی (۱) چنگی اے یا چنگیاں آس (۲) امیدیاں

جبریل

منکر ہو کے توں ابلیس اچے محل مناریوں ڈگوں
 لب دیاں نظراں وچ ملائک جنس دیاں کیہ رہیاں قدراں

ابلیس

میری ہمتوں مٹی دی مٹھ نوں ودھنے پھلنے دیاں رہجھاں
 میرے ایسے فتنے عقلاں فکراں والیاں تانیاں تیناں

شرتے خیر دی بھڑنی توں بس کنڈھے تے بہ دیکھی جائیں
 جو چھلاں دیاں سٹل سہندا جاندا اے اوہ توں کہ میں آں؟

نین پران الیاس دے بلان نہ ہتھ پیر خضر دے بلان
 راوی راوی ' بھمبر بھمبر ' نرے نرے میریاں کانگاں

جے کدھرے کلیاں مل جائی تے اللہ نوں اپنا پچھیں
 آدم دے قہے نوں چا رنگ لایا کدھیاں رت پھوہاراں

میں تے رب دے سینے وچ پیا رڑکاں کنڈے وانگوں بھلیا
 توں بس اللہ ہو ' اللہ ہو ' اللہ ہو دیاں پائیں جلیاں

اذان

اک راتیں سرگھی دے تدمے ، تدریاں کولوں پچھیا
آدم نون وی کدی کسے نے ڈٹھا جاگن حارا

بول پیا مرغ ، پچھانے قدرت طبع طبیعت
ایس دچارے فتنے دے لئی نیندر ڈاہڑی دارا

زہرہ آکھے ہور بھلا نہیں گل کرن نون لبھدی
ایس انھ راتے کیزے دا کیہ ساڈے سرتے بھلرا

پورے چن کیمہہا پئی ایہ تے تارا بے دھرتی دا
راتاں نون چکار تماڈے دن دا ایہ چکارا

بے راتاں دے جاگن دی لذت دا ہووے جانو
ایہ اوہ ڈوبنگی مٹی برشوں اچا جدا تارا

ابھدی بکل وچ تجلی انجھدی ، بے اوہ کھلورے
اسماناں تے دنا نہیں کیہ ثابت کیہ سارا

اچن چیت اذان فجر دی گونجی وچ اسمان
انجدا نعرہ سن کے جنمنوں کنبے پربت سارا

محبت

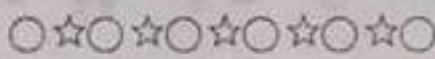
جیہڑے تیغ محبت کٹھے نہ کافر نہ غازی
ریت پریت محبت والی نہ ترکی نہ تازی

اوہ کچھ ہور بلا اے اوہنوں مت محبت آکھو
جیہڑی شے محمود جہمہاں نوں دوے چھوڑ ایازی

ایہ جوہر وی جتھے نہیں کچھ اپنی کرنی کردا
سارے علم تے حکمت جانو اصلوں شیشہ بازی

نہ ہتھ اڑے شاہواں اگے نہ شاہواں توں ڈردی
بے پروا آزار محبت نہ نازی نہ نیازی

میری شان فقیری چنگی شان سکندر نالوں
ایہ کردی اے آدم سازی تے اوہ شیشہ سازی



تارے دا پیغام

میںوں کدی ڈرا نہیں سکدے نہرے ہمٹھ اسمیں دے
 میری فطرت اندر چمکل نالے مان طہارت دا
 رات دیا راہیا توں آپے اپنا دیوا بن کے تے
 اپنی رات نوں داغ جگر دی لائے نور و نور بنا

جاوید دے نال

عشق دی نگری اندر چنا! اپنیاں عزتاں آپ بنا
 نویں زمانے ' نالے نویاں فجریں شماں آپ بنا
 رب جے تینوں اوہ دل بخشے جیہڑا جانو فطرت دا
 لال گلاباں دی چپ وچوں سخن کلاماں آپ بنا
 سرتے دین زرا نہ جھلیں شیشہ ساز فرنگیاں دا
 اپنے دیس دی مٹی گوکے جام صراحیاں آپ بنا
 میں انگور دی سنٹی ' میرا میوہ شعر غزل دے نہیں
 میرے میوے نال شراباں لال گلاباں آپ بنا
 کدی امیری دے نہیں میرے چالے فقر فقیری ' نہیں
 مل نہ وٹ خودی دا ' غربت اندر وٹکاں آپ بنا

فلسفہ تے مذہب

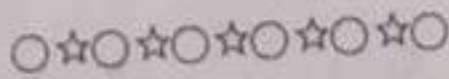
ایہ سورج کیہ شے وے تے ایہ اسمان دا چکر کیہ اے ؟
 کدی سمجھ نہ سکیا آوندے جانڈے شام سویرے نوں میں
 خبرے اپنے دیس دا واسی آں یا کدھرے پردیسی آں
 کوٹھی کنبے جد کد ویکھاں کندھاں بوہے ، اجاڑے نوں میں
 میرے پنڈھ حیاتی والا اصلوں بھیت اسرار نہ کھلدا
 کتھوں بھ لیاواں ایڈے مرشد اکھاں والے نوں میں
 ایسے وہم گواچا ابوعلی سینا ”میں کتھوں آیاں“
 رومی ایس دچار پیا اے ، جاناں کیہڑے پاسے نوں میں !
 ”جیہڑے وی پاندھی نوں ویکھاں اوہدے نال ٹراں دو کرماں
 حالی تیکو کدوں پچھاتا اپنے رہبر سچے نوں میں !“

یورپ ولوں اک خط

اسی بیچ حواس دے لڑ گئے ، رہوے کنڈھیاں تل و ہار ساڈا
 ڈوہنگے بھیت اسرار عرفان چھلاں ٹھاٹھاں مار دا اک دریا رومی
 ایس شوق دے قافلے سنگ توں وی منزل دل اقبال روان ہوویں
 جیہڑے شوق دے قافلے سنگتیاں دا منزل واسطے راہنما رومی
 دسو اج دے جوڑیاں بندیاں لئی دتا اوس نے فیض پیغام کوئی
 سارے اکھدے عشق دے راہ اندر دیوا عاشقان لئی بلے پیا رومی

جواب

پھک توڑی تے چوکر کھا کے اخوائیں نہ خر توں
 وچ سخن دے ہرناں وانگوں کلیاں تے پھل چر توں
 جیہڑا گھاہ تے چوکر کھائے مال نرا قربانی
 جیہڑا نور اتارے حلقوں اوہو جند قرآنی



پنولین دی قبرتے

پھڑو پھڑی دی دنیا اندر ڈوہنگے بھیت مقدران
جوش بھرے کرداروں کھان سارے بھیت اسمان

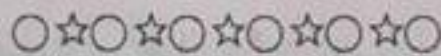
جوش بھرے کرداروں سورج تیغ سکندری ابھرے
جسدے سیکوں ہوئے سن الوند پہاڑ وی موماں

جوش بھرے کرداروں ' ہڑھ تیموری ہر شے روہڑی
ہڑھ دے اگے ہین برابر اچیاں جھکیں تھاواں

معرکیاں وچ حق دیاں فوجاں دے تکبیراں نعرے
جوش بھرے کرداروں بن دے رب دیاں للکاراں

جوش بھرے کردار وی ہندے اک دو ساہ دے میلے
اک دو ساہواں بدلے قبر دیاں مڑ لیاں راتاں

چپ ہمیش دی وادی ساڈے آخر ہون ٹھکانے
حالی اسمان دے گنبد تھلے دے لے ٹاہراں



مسوینی

وکھریاں سوچاں عملاں دا تان ، جگ اتن دیاں سدھراں
وکھریاں سوچاں عملاں دا تان ، مان جوانی قوماں

وکھریاں سوچاں عملاں پاروں معجز کلہ حیاتی
وکھریاں سوچاں عملاں پاروں لال گھڑائے پتھراں

اٹلہے کیہ سیں؟ فطرت تیری اج کھہ ہور دی ہور اے
جاگدیاں اکھاں پیا دیکھاں ربا! یا کوئی خواہاں

بڈھیاں دی اکھ اندر دی پئی بلدی لاٹ حیاتی
سدھراں سیک دسائے سینے تیرے شیر جواناں

انجندے نکھے پیارا! تے انجندیاں سدھراں! ایٹہ دکھالی
پھل کدی نہیں لکے رہندے جد دی آون بہاراں

پیار دیاں ماہاراں ویاں تیرے دیس کھارے
تاہنگ و جنترے دی بہسی تیرے تدا ستاراں

کیٹری اکھ دا فیض اے ، کس دے ہتھ کرامت کیتی
ایہ جے اوہو جھمہدیاں نظراں ، جھنوں سورج دیاں کرناں

سوال

اک آنکھی نادار خدا نوں اک دن آکھن لگا
اوپدا شکوہ نہیں جو مینوں ملیا درد فقیری

ایہی گل پر دس دے ، تیری مرضی نال فرشتے ؟
کوڈی دے بندے نوں وی دیندے نیں بخش امیری

○☆○☆○☆○☆○☆○

پنجاب دے کسان نال گلاں

تیری ایس حیاتی دا دس کیہ اے بھیت ، کسانا؟
صدیاں توں توں بیٹھا پھولیں مٹی کھیت ، کسانا

ایسے مٹی اندر تیری اگ جگر دی ڈلھی
فجرے بانگاں ملیاں ، تیری اکھ اچے نہ کھلھی

بھاویں بندیاں دی قسمت دے دھرتی تھلے ڈیرے
پر نہیں چشمہ آب حیاتی والا ایس ہنہرے

ایس زمانے اندر جھوٹھا اوپدا جند گمینہ
جنھے اپنی آپ خودی دا کہتا نہیں تخمینہ

ذاتاں پاتاں حساباں نساں دے بت ٹوٹے کر دے
کیڑے لگیاں رساں ریتاں دی رت ٹوٹے کر دے

ایہو دین مکمل محکم ، ایہو فتح مدانے
جے توحید پئی دے ننگی ہنگی وچ زمانے

جٹے دی ورھیالے جے دل دانہ چھڈیں کیری
ایہو دانہ ہالیا تینوں دیوے فصل ودھیری

نادر شاہ افغان

حق درگاہوں بدل چڑھیا لے کے مانگ موتی ہیرے
بیسرے بدل پاروں ' پھل دی رگ وی جاپے ساہواں ڈوری

باغ بہشتاں رہ وچ وہکھدیاں اوہ پانیوں باہرا ہویا
ایڈ اچرج مقام اے اتھے وسن نوں جی کردا زوری !

انج آواز بہشتوں آئی ' تیریاں نت اڈیکل رکھے
شہر ہرات تے کابل ' غزنی دی ہریالی سبھی کوری

نادر خاں دے اتھرو لالے پھل دے سینے انج وسائیں
تاں جے اوہدے داغ جگر دی اگ نہ بچھے فیر کدائیں

○☆☆○☆☆○☆☆○☆☆○

خوشحال (۱) خان دی وصیت

ہون اکو مٹھ قبیلڑے

مک ہون افغان بلند

میری اکھ دا نور اوہ گبھرو

جیہڑے تدریاں پان کمند

منیں گھٹ مغلاں توں اصلوں

میرے پہاڑاں دے دلہند

گل دل دی سن خوشحال توں

مینوں اوتھے قبر پسند

نہ اپڑے نال ہنہویاں

جتھے مغلاں دھوڑ سمند

خوشحال خان خٹک پشتو زبان وچ دیس پیار دا شاعر سی۔ اوہنے افغانستان نوں مغلاں دے ہتھوں آزاد کران لئی افغان قبیلہاں نوں اک مٹھ کہتا۔ اوہناں وچوں صرف آفریدی قبیلے دے بندے آخری دم تک اوہدے نال رہے سن۔ خوشحال خان خٹک دیاں تقریبا اک سو نظماں دا انگریزی ترجمہ ۱۸۶۳ وچ لندن توں چھپوایا سی۔

○☆☆○☆☆○☆☆○

مٹاری دا سفنا

کدھرے زہد مصلیٰں والے آپے ڈاکو !
 کدھرے سفیجیہاں دی اکھ نے شریاں لاہیاں
 دین تے ملت دے سر چادر ہتھی ہتھی
 شاہیاں تے عزتیاں دا چولا لیراں لیراں
 صرف ایمان دا چان سینے اندر ہے پر
 ایہوی لاث بجھا نہ دین کتے ایہ دھوڑاں
 جھکھڑ جھولے اندر گھریاں ہوئیاں نیں ہن
 شر بخدا شر سر قد منھ منھ میں

آل دوالے جھاتی پاں تے سزدا
 آفتاں دی مندری اے ویج میں

اچن چیت سر قد شر دی دھرتی کنبی
 نور جھہہا تیمور ہوراں دی قبروں اٹھیا
 جیویں چنے ددھ گھلی سورج دی لالی
 میں آل روح تیمور دی ایہ آوازہ آیا
 جے مٹاری مرد نیں گھیرے کوٹیاں اندر
 رب دیاں تقدیراں نوں کوئی ڈک نہیں سکدا
 ایہ کوئی طور حیاتی والے ہن تہاڈے
 توراتی توراتی توں رہے وکھرا وکھرا

بھانبر بال خودی دا چانن ہور لیا تو
 جگ دا پاسا پلٹن دا فن ہور لیا تو

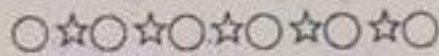
حال تے مقام

دل جیوندا جاگدا ہووے تے ایہ ویلا وی آجاندا اے
بندے نوں عطا اوہ ہندی اے جیہڑی اکھ دی پچھان اے ہور کوئی

حالاں تے مقاماں تے ساری گل مکدی سالک مرداں دی
دم دم دا زمان اے ہور کوئی 'دم دم تے مکان اے ہور کوئی

لفظاں اُتے معنیماں وچ بھادیں نہیں فرق روال جہہہا تاں دینا
ملاں دی اذان اے ہور کوئی 'غازی دی اذان اے ہور کوئی

اک جہہہاں دونویں ای جنسیاں اکی اسمان تے اڈن پر
گرہجاں دا جمان اے ہور کوئی 'بازاں دا جمان اے ہور کوئی



ابوالعلا معری

آہندے میں پئی ماس معری کدی وی نہیں سی کھاندا
پھل پھل کھا کے پیا ہمیشاں تے وقت گزارے

اک بلی نے اوہوں اک دن تر گھلایا بھن کے
خبرے ایڈا وڈا شاطر ایسے چالوں ہارے

گرمو گرم اس کھا بے تے جاں کیتی نظر معری
اوہ غفران ' لزوم لکھاری آیا سخن ہلارے

بچھن لگا بھولے پنچھی اپنی گل تے دس توں
کیٹری اڈنی اڈیوں جسدے لبھے بدلے بھلارے

رون آوندا اے توں وی کاہنوں باز نہ بینوں اڑیا
تیری فطرت پچھے تیری اکھ دھیان نہ مارے

نقدیراں دے قاضی ہا ایہ فتویٰ ازلوں ٹریا
اوہناں دے سر موت اتائی جیڑے ہمتل ہارے

○☆○☆○☆○☆○☆○

سینما

اوہو بت و بچن تے اوہو نیس بت گریاں
سینما اے یا ایہ آذر دیاں پیشہ دریاں

اوہوی پیشہ نہیں سی بھسی کافر ہونا
ایہوی پیشہ نہیں ایہ نریاں جادو گریاں

اوہ تے بھسی دھرم پرانی قوماں دے لئی
اج کل دی تہذیب دیاں ایہ سوداگریاں

اوہ دنیا دی مٹی ایہ روزخ دی مٹی
اوہ بتخانہ خاکی تے ایہ خاکستریاں

○☆☆○☆☆○☆☆○☆☆○

پنجاب دے پیرزادیاں دی حالت

میں حاضر ہویا قبر تے شیخ احمد دے دربار
ایہ مٹی ہمیشہ اسمان دے جتھوں ہتھلے نت انوار

ایہ مٹی جس دے ذریاں وچ سورج دے چمک
ایہ مٹی جس دے پردیاں پکھے صاحب اسرار

جس وچ دربار جہانگیر دے نہ کیتی دھون الار
جس دے نگھے دم دے صدقیاں حرداں سیک ہزار

اوہ راکھا ملت دولتاں وچ پورے ہند سنار
رب چنگے ویلے اوسنوں کہتا چوکس ہشیار

میں ہتھ ہنھ عرضاں کیتیاں مینوں فقر دیو سرکار
میری اکھ وچ نور دا چاننا نہیں تہاں وی جاگنہار

اگوں آئی واج فقیر دی ہن بندائے فقر دوار
تالے تیغ نگاہواں والڑے پنجابوں بوہت بیزار

نہیں عارف بندے وسدے کوئی انجندے مل گزار
جتھے کلہ فقر فقیر دا بنے شملہ پگ دستار

سی کلہ فقر فقیر دا جو حق سچ دی لکار
اوہنوں شملہاں چاہڑ خماریاں کہتا شاہی خدمت گلار

سیاست

ایہ ادہ کھہڈ اے جتھے رتے سیتی چال ضروری
شاظر مر کرے تے بہائے نال وزیر ' پیادہ

پر ایہ پیادہ ساد مرادا مرہ بوہت نتانا
کدی وزیر نوں وی نہیں دسدا شاظر منوں ارادہ

○☆○☆○☆○☆○☆○

فقر

اک فقر سکھاندا اے پھاپیاں دی اداکاری
اک فقر کرے روشن سب بھیت جمانداری

اک فقر غلامی وچ قوماں دی کرے خواری
اک فقر تے مٹی نوں سیونے توں کرے بھاری

اک فقر حسینی اے ایہ فقر ہے سرداری
ایہ چشمہ حسینی اے اسلام لئی جاری

○☆○☆○☆○☆○☆○

خودی

کدی خودی نہ دہچھیں چاندی سیونے بدلے
بھانبر کدوں وٹاندے نیں چنگیاڑے بدلے

ایہ گل فردوسی نے اکھ دے چانن کیتی
اکھ عجم دی جس دے سرے روشن کیتی

داماں درماں پچھے خوار نہ بندہ ہووے
توں ہوویں ' کیہ ہویا جے نہ ہسیما ہووے

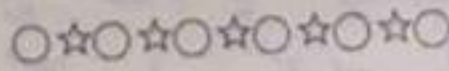
وچھوڑا

نال شہری تنداں سورج بن دا رہندا
سارے جگ دی خاطر جگ گک نوری چادر

سدا جگ دڑ وئی بیضا مستل وانگوں
جیویں ہر شے رہندی سدا حضوری اندر

کیسہ دریا ' کیسہ پر بت سارے کیسہ چن تارے
کیسہ جانن ؟ کیسہ سک وچھوڑا دوری خنجر

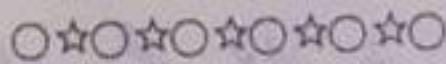
مینوں ای جدی اے پیڑ وچھوڑے والی
میری مٹی جانے پیڑ وچھوڑے والی



خانقاہ

اج کل رمزاں دے پردے وچ گل نہیں چنگی لگدی
بول بچن دے حیلے مینوں آوندے نہیں فن والے

"قم" آکھن والے سن بیہڑے اوہ تے تڑدے ہوئے
رہے مجاور خانقہسہیں یا قبریں پٹن والے



ابلیس دی عرضی

کیتی عرض ابلیس نمازے انج خداوند تائیں
خالک آدم نالوں رہ گئے سارے تاری تھلے

مرل جان تے جٹے چربی ، تن پوشاک سجاندی
دل دے ساہ پے تھوڑے دسدے ، عقل عیاری پلے

مشرق وچ شریعت جیہڑی شے نوں پاک نہ آکھ
مغرب دے قاضی دے فتویوں پاک اے اوس محلے

تینوں فکر زرا ننتیں تیرے خلد دیاں حوراں دی
جنت خالی رہن دے خوفوں جند پئی صدے جھلے

سیتھوں ودھ ابلیس ، لوکائی وچ سیاسی بندے
میری کوئی لوڑ نہ رہ گئی ہن اسمان تھلے

)☆○☆○☆○☆○☆○

رت

جٹے اندر بے رت ہووے کلہا خوف ہراسا

جٹے اندر بے رت ہووے تے دل بے وسواسا

جیہڑے بختل والے نوں ایہ لبھے مہنگی دولت

بھکھ نہ سیونے چاندی دی نہ دکھ غربت دا ماسا

○☆○☆○☆○☆○☆○

اڈنی

جنگلی پنچھی اگے رکھ نے اک دن جھورا جھریا
دکھل دی پھلواڑی لگا ظلم دا مٹی گھرا

کیسہ ہندا بے مینوں دی رب دیندا کھمب کھمبواٹل
ہور دی ہسدا رسدا وسدا سدا جگ پیدا

جنگلی پنچھی اوہنوں چنگی ایہ گل منہ تے ماری
ظلم دی گل اے توں انصاف نون جاتا ظلم نیارا

جگ دنیا تے اڈنی دا چکا نہیں اوہدی قسمت
جسدا وجود نہ مٹی کھوہے توں پاندا چھٹکارا

○☆○☆○☆○☆○☆○

مکتب دے استاد لئی

مکتب دے استاد سداندے نہیں معمد
جنہاں دے ہتھ گھڑدے جانل انسانی

تیرے دل بے لگے تے گل چنگی اے
اکھ لگے نہیں جیہڑی شاعر قآنی

”سورج اگے کوئی کندھ اسدیں نہ
”جے توں دیٹرا رکھنا ہدوے نورانی “

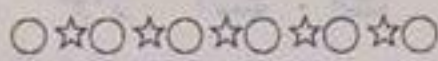
○☆○☆○☆○☆○☆○

مکتب دے استاد لئی

مکتب دے استاد سداندے نیں معلم
جنہاں دے ہتھ گھڑدے جانن انسانی

تیرے دل جے لگے تے گل چنگی اے
آکھ گئے نیں جیہڑی شاعر قآنی

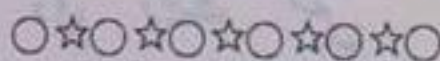
"سورج آگے کوئی کندھ اسدیں نہ
"جے توں ویٹرا رکھنا ہووے نورانی"



فلاسفر

اسماں تے اڈیا پر نہ آنکھ دلیری پلے
فلسفہ نون پیار دیاں نہ رمزاں قسمت ہویاں

بھاویں کیڈیاں اچیاں اڈیاں گرہجاں بازاں وانگوں
اپنا مار کے کھان دیاں نہ لذتیں قسمت ہویاں



شہباز

میں تے ایس وسہجے توں کر لیا کنارا
جتھے رزق دا نام نرا اے دان پانی

میںوں رہتڑ سوکے دا اکاپا چنگا
ازلوں میںوں فطرت لبھی اے رہانی

نہ بلبل نہ باغ بہاراں نہ پھل کھوہنے
راگ عشقماندے روگ نہ ساژن جندنمانی

باغ دیاں وسنہکھاں توں وی بچن ضروری
نخرے ناز اوہناندے جیویں دلبر جانی

تھلاں بریتے جھکھڑ وگدے ساٹاں ورگے
غازی دی تلوار اتے نت رہے جوانی

چڑی کبوتر کھان دی اصلوں بھکھ نہ میںوں
زاہد ورگی بازاں دی ہندی زندگانی

ماد جھراہٹاں پرتن ' پرت کے فیر جھراہٹاں
لہنو نوں کوسا رکھن دی اک ایسوی بانی

لندا چڑھدا سارا وینر چکوراں جوگا
مکن والی نہیں ایہ میری کھلہ آسانی

میں اڈراکل وچوں ہاں درویش طبیعت
شہبازاں دی ریت نہیں گمہ جھگی پانی

باغی مرید

ساڈے گھر نئیں مٹی دا وی دیوا بلدا
 پیراں دے گھر بجلی دے پے دیوے بلدے
 پینڈو ، شہری کلمہ گو اے ساد مرادا
 کعبے دے بہمن نوں بتاں وانگوں پوجے
 نذر نیازاں پیر آگراہندے سود بیاجاں
 مکر دی لوئی تھلے ہندے شاہو کارے
 ورثے دے وچ لبھی اوہناں نوں ایہ گدی
 گرہجوں دے قبضے وچ نیں ڈیرے بازاں دے

○☆☆○☆☆○☆☆○☆☆○

ہارون دی اخیری مت

جگ توں ٹر دیاں پتر نوں ہارون کہہہیا پھڑ باہوں
 توں وی آخر پچیا اک دن لنگھنا ایسے راہوں
 کافر دی نظروں رہندا اے اوہلے موت فرشتہ
 پر نئیں رہندا اوہلے کلمہ گو وی کدی نگاہوں

○☆☆○☆☆○☆☆○☆☆○

ماہر نفسیات نوں چتاوونی

جگرا ہئی تے فکراں دی دنیا توں اگے لنگھ جا
خودی سمندر اندر حالی لکے ہین جزیرے

چپ چھتے ایس سمندر دے اسرار نہ کھان
جنے توڑی ضرب کلیسی اہدا تھر نہ چیرے

○☆○☆○☆○☆○☆○

یورپ

سود وہار یسودی بیٹھے چہ توں چھاہیاں لا
جنہاں دی لومڑ چالی توں شیر وی جاندے سنگ

نہشی اتے پکے بیر دے وانگوں ڈگن بھار اے
دیکھو کیٹری جھولی آخر ڈگے آن فرنگ

(نہیشے توں لے کے)

○☆○☆○☆○☆○☆○

فکراں دی کھلھ

جیہڑا اپنی فطرت پاروں نہیں اڈن دے لائق
اوس وچارے پنچھی آخر ڈگنا اڈ پڑ جانے

ہر سینے دے اندر نہیں جبریل امین دی وسوں
ساریاں فکراں دے نہیں سدھی لگدے تیر نشانے

انجھدی قومے سوچ دیاں پھلجھڑیاں دے وی خطرے
جیہڑی قوم دے بندے نیں ہر کھلے توں کھلھ جانے

نیا جگ تے لو اے جیہڑی فکر دی 'رب دی دین اے
فکراں دی کھلھ جاپے وتی مت شیطان سیانے

○☆○☆○☆○☆○☆○

شیرتے خچر

شیر

جنگل دے دسنیہکاں وچوں توں پیا وکھرا جاپیں
کیڑے تیرے وڈ کے نیں تے کیڑی نسل پچھان اے

خچر

آپ ہوری نہیں خبرے میرے ماماں جی دے جانو
نہیہری وانگ تھرکھے 'شاہی اصطبلماں نوں مان اے

(کے جرمن نظم وچوں)

○☆○☆○☆○☆○☆○

کیڑی تے عقاب

کیڑی

میںوں ہر کوئی آن مدھولے میں دکھیا بے حل
توں کیویں چھڈ جاویں پچھے تاریاں والا جل

عقاب

توں پئی دانہ دنکا لبھس راہ وچ میں گاہ
میں پرست اسمانوں نئیں رکھدا وچ نگاہ

○☆○☆○☆○☆○

قطعہ

میںوں رب طبیعت بخشی جیویں فجرس بے
کدی میں نوران مٹھیاں کدی میں ہرنیاں وانگ ترکھیاں

پھلاں دے پنڈے تے میںوں آپے ریشم مڑھناں
میں کنڈیاں دیاں نوکل کرناں سویاں وانگ ترکھیاں

○☆○☆○☆○☆○

قطعہ

میخانے دے پیر ، مریداں نوں کل انج سمجھایا
میری ایسہ گل سچے موتیاں توں دی بھارے مل دی

لال شراب افزگی اوہدے حق وچ موہرا جانو
جیہڑی قوم دے بالک ہتھوں ستھرے نئیں ، نہ آنکھی

○☆○☆○☆○☆○

بال جبریل میں اقبال کے حکیمانہ بصائر، موسیقیت کی میزان میں تل کر سحر حلال ہو گئے ہیں۔ یہ کتاب اقبال کی شاعرانہ عظمتوں کی عکاس ہے اور اسی میں فلسفی کی سوچ، شاعر کا ساز اور مومن کا سوز منہ بہ منہ کمال پر پہنچ کر ہم آہنگ ہو گئے ہیں۔ یہ جناب اسیر عابد کے اپنے ذوق کا نکھار اور شوق کا وقار ہے کہ انھوں نے اقبال کے اس مجموعہ کلام کو پنجابی نظم میں ڈھالنے کے لئے منتخب کیا ہے اور یہ ان کی اپنی قدرتِ اظہار ہے کہ اکثر مقامات پر ترجمے میں تخلیق کی شان پیدا ہو گئی ہے اور ایک عام قاری کے لئے تفہیمِ مطالب میں آسانی بھی پیدا ہو گئی ہے۔ اسیر عابد



قبل ازیں دیوانِ غالب اور قصیدہ بردہ شریف کو پنجابی نظم کی بہتیت دے کر اہلِ دل اور اہلِ نظر سے اپنی شعری اور فکری حیثیت منوا چکے ہیں اور زیرِ نظر اوراق میں ترجمے کا وزن اور قافیے کی پابندی کے ساتھ متن کے مطابق ہونا ان کی شاعرانہ سرشت کی فنکارانہ گرفت کا واضح ثبوت ہے۔

منظوم ترجمانی میں تاثراتی واقعیت ابھارنا ایک انتہائی مشکل کام ہے۔ ترجمہ ایک تعمیری اور مثبت ادبی روایت ہے۔ اس سے زبانوں اور انسانوں میں قربت بڑھتی، یگانگت ابھرتی اور یک جہتی پروان چڑھتی ہے اسی سے خیالات کو بال پر ملنے اور اسلوبِ ادب میں ندرت نکھرتی ہے۔ یہ فی الواقع عکس فن ہے اور زاویے عکاس کے اپنے ہوتے ہیں۔ جناب اسیر عابد کا یہ منظوم ترجمہ اپنے اندر پنجابی اور اردو کا ایک ایسا ارتباطی کیف لے لے ہوتے ہے جو اہلِ ذوق کو مدتوں مسحور لذت رکھے گا۔ پنجابی اور اردو میں بہت سے جغرافیائی اور جذباتی رشتے ہیں اور یہ ترجمہ اس ذہنی اور قلبی مماثلت کا دل آویز اظہار ہے۔

پروفیسر محمد اقبال جاوید



اقبال اکادمی پاکستان